

# بد مذہبوں کی گستاخیاں

بد مذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور  
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں کے شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ،  
شان صحابہ اور شان اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے  
(بد مذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:

مولانا محمد طفیل ضیوی

مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بزم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی



# بد مذہبوں کی گستاخیاں

بد مذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور  
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں کے شان باری تعالیٰ شان رسالت ﷺ،  
شان صحابہ اور شان اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے  
(بد مذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)



مؤلف:

مولانا محمد طفیل رضوی



مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بچم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی



## جملہ حقوق محفوظ ہیں

|          |   |                                   |
|----------|---|-----------------------------------|
| نام کتاب | : | بد مذہبوں کی گستاخیاں             |
| نام مصنف | : | محمد طفیل رضوی                    |
| بار اول  | : | 1100                              |
| صفحات    | : | 192                               |
| سن اشاعت | : | 2013ء                             |
| قیمت     | : | 250                               |
| ناشر     | : | مکتبہ فیضانِ مشاق، کھارادر، کراچی |

پاکستان بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں۔



نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں

کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا تو انگریزوں نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دانشمندوں، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرنا نہیں جو

روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان میں یہ جذبہ ختم نہ کیا جائے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات کو خریداجائے اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جائیں جس میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر بحث ہو کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہئے۔

شیخ نجدی وہابیوں کے پیشوا شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے کتاب التوحید اور اوضح البراہین وغیرہ نامی کتابیں لکھ کر دنیائے عرب میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ واریت کا بیج بوچکا تھا۔ اس فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کے لئے انگریزوں کو ایک شخص کی تلاش تھی۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام ”اسماعیل دہلوی“ تھا، آگیا اور اس سے ایک کتاب لکھوائی گئی، جس کا نام اس نے ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی، لیکن حقیقت میں ”تقویۃ الایمان“ یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

پھر عجم میں مولوی اسماعیل دہلوی نے ”تقویۃ الایمان“ نامی کتاب لکھ کر پورے عجم خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کی۔ انگریزوں نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ انگریزوں کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں، نفرتیں پیدا ہوں، ایک دوسرے کو مشرک اور بدعتی کہیں اور اس طرح امت مسلمہ کا



شیرازہ بکھر جائے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے خوش چمن حضرات نے اس ناپاک مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کئی کتابیں لکھیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے ان گستاخوں، بے ادبوں اور شریکوں کی کتابوں کا اصل ٹائٹل اور اصل صفحہ پیش کیا ہے تاکہ امت مسلمہ پر واضح ہو جائے کہ ان لوگوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا حلوے ماٹھے کا نہیں بلکہ اختلافات کی بنیاد اکابرین دیوبند، اکابرین اہلحدیث اور نجدی پیشواؤں کی شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ اور شان اولیاء میں گستاخیاں اور بے ادبیاں ہیں مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی، اہلحدیث، وہابی اور سعودی نجدی ان گستاخ مولویوں کو اپنا امام، پیشوا، اکابر اور رہنما تسلیم کرتے ہوئے ان گستاخوں کی شان میں قصائد پڑھتے ہیں۔

جن جن فرقے کے مولویوں کی گستاخیاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں۔ یہ سب مولوی موجودہ فرقوں کے رہنما اور ان کی پہچان بنے ہوئے ہیں لہذا مانتا پڑے گا کہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام ہی لوگ ان گستاخوں اور بے ادبوں کی گستاخیوں پر راضی ہیں۔ یاد رکھئے جو شخص کسی کے کفر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔

لہذا اس کتاب کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں اور غور کریں کہ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا کوئی سچا مسلمان اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور اسلامی عقائد کے متعلق ایسی باتیں لکھ سکتا ہے؟

ہماری یہ کتاب ہمارے ان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دیتی ہے جو اکثر و بیشتر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، بد مذہب بھی مسلمان ہیں۔ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات و خیرات کرتے ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں پھر بھی آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان کو برا کہتے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور ذرا سوچیں کہ جن کے عقائد و نظریات ایسے گستاخانہ ہوں، کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی تعریف کی جاسکتی ہے؟

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھ کر اس اُمت میں فتنہ برپا کیا ہے۔ ان لوگوں نے اُمت میں نفرتوں کا بیج بویا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد اُمت کی اصلاح نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں گمراہیت کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کتاب کو تیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات تحریر ہیں، یہ تمام کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین



(حصہ اول)

اکابر دیوبند اور دیوبندی

مولویوں کی گستاخیاں

اور بے ادبیاں

انہیں کی کتابوں سے



## کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں اور بے ادبیاں

دہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں کی ہیں۔

- 1= غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں (تقویۃ الایمان، ص 8)
- 2= ہر مخلوق بڑا ہویا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص 16)
- 3= اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان، ص 35)
- 4= جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص 47)
- 5= اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں (تقویۃ الایمان، ص 68)
- 6= سرور کونین ﷺ کی طرف یہ جملہ منسوب کر کے لکھا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، ص 69)

7= جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان، ص 72)

محترم بھائیو! سرکارِ دو عالم ﷺ کے متعلق اس اندازِ بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب کبریٰ ﷺ کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو درکنار خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لئے برتتے ہیں۔ اگر یہ اندازِ بیان گستاخانہ نہیں ہے تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔ دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی اسماعیل دہلوی کو شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی گستاخانہ کتابوں تقویۃ الایمان اور صراطِ مستقیم کی تعریف کرتے ہوئے اسے دعا دی۔

جبکہ دوسری جانب غیر مقلدینِ الہمدیہ فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۃ الہمدیہ میں غیر مقلد الہمدیہ مولوی نے مولوی اسماعیل دہلوی کو اپنے اسلاف میں شمار کیا اور اس کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کو لا جواب کتاب قرار دیا۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسماعیل دہلوی دونوں فرقوں دیوبندی اور الہمدیہ کا پیشوا ہے۔



^

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو صف الوہیت عطا فرمادیا ہے وہ مشرک اور کافر ہیں، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطاۃ الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کی مغرب ترین حتیٰ کہ حضور ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور عطاۃ ذاتی کے قائل نہیں اس کے باوجود اسماعیل دہلوی کا مسلمانوں کے عقیدے کو مشرکین کے کفر و شرک کے برابر لکھنا، اسماعیل دہلوی کی کمر الوہیت کی واضح دلیل ہے۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ  
ہر مخلوق بڑا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے

۱۶

تفسیر النبیان

اور ان کو شرک کی آفت سے بچا دے آمین قال اللہ تعالیٰ وَاذْ قَالِ  
لِقَوْمِ الْاِثْمِ وَهُمْ يَعِظُهُ لِيُنْجِيَ الْاَشْرَكَ يَاللّٰهُ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ  
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ لقمن میں جب کہا لقمان نے اپنے  
بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اُسکو نے بیٹے میرے مت شرک بتا اللہ کا جیکہ  
شرک بتانا جیسی ہے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقل  
دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور  
کسی کو کرا دینا اور جس نے اللہ کا حق اُسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے  
کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک ہمارے سر پر  
رکھ دیجئے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہئے  
کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل  
ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے  
کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی معلوم ہوتا  
ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی  
میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بھروسے کی بے ادبی کرے سو اللہ  
سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا  
اَمْ سَلَمَةَ مِنْ فَبِكَلٍّ مِنْ شَرٍّ اَلَا كُوْنُ الْاَشْرَآءَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا  
فَاَعْبُدُوْنِ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سجدہ انبیاء میں اور نہیں سمجھا ہے  
تجھے پہلے کوئی رسول مگر کہ اُسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں نہ کہ کوئی ملے  
کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی تجھے پیغمبر آئے  
سو وہ انکی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو اے اور اس کے سوائے  
کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب  
شرعوں میں ہے سو یہی راہ ہدایت کی ہے اس کے سوائے اور سب راہیں غلط  
ہیں وَاُخْرِجْ مُسْلِمًا مِّنْ اٰیِ قَوْمٍ اٰتٰہُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالِ

مَا سَأَلَ اَقْوَامًا اَلَا بِمَا لِلّٰهِ

ترجمہ شیخ حافظ حمید اللہ متاف نائل سکرٹری المہدی

کا نفرنس دہلی



ما فی فضل حبس ملوک کے

مطبع کتبائے عربیہ و اسلامیہ

☆ اسماعیل دہلوی نے ہر مخلوق کو بڑا یا چھوٹا چھارے سے زیادہ ذلیل لکھا جبکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو عزت والا فرمایا۔

القرآن: وَفِي الْعِزَّةِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے

تقریر الایمان

۲۵

ہے اسکو کان رکھ کر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیاء و اولیاء کی شفاعت پرست  
 ہوں ہی ہیں اور اس کے معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی  
 حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش  
 کو اور دنیا میں سفارش کوئی طرح کی جوتی ہو جیسے غلام کے بادشاہ کے ہاں کسی  
 شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے  
 بچا دیوے تو ایک تو یہ صورت ہو کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا  
 ہے اور اسکی آئین کے موافق اسکو سزا پہنچتی ہو مگر اس امیر سے دب کر اس کی  
 سفارش مان لیتا ہو اور اس چور کی قصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت  
 کا بڑا درکن ہو اور اسکی بادشاہت کو بڑی رولتی دے رہا ہو سو بادشاہ یہ سمجھ رہا ہے  
 کہ ایک جگہ اپنی غصہ کو تمام لینا اور ایک چور سے درگزر کر جانا بہتر ہو اس سے کتنے  
 بڑے امیر کو ناخوش کر دیجئے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جائیں اور سلطنت کی  
 رونق گھٹ جائے اسکو شفاعت و عاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجہات  
 کے سبب اسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں  
 ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے  
 کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شیخ سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہو اور بڑا  
 جاہل کہ اسنے خدا کے سنے کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی پہچانی  
 اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہو کہ ایک آن میں ایک حکمران سے چاہے تو کروڑوں

بنی ادر علی اور جن و لرشتہ جبرئیل و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے

اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور  
 ہی عالم اس جگہ قائم کرے گا کہ تو محض ادا دے ہی سے سہرہیزہ ہو جاتی ہے کسی  
 کیواسے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور جو سب لوگ تھے  
 اور بھلے اور آدمی اور جن بھی سب ملکر جبریل اور غیبری سے ہو ہاویں تو اس ملک  
 ملک کی سلطنت میں ان کے سب سے کچھ رونق بڑھ جائے گی اور جو سب شیطان

مَا سَأَلَ أَقْوَمُ إِلَّا كَرَّمَ اللَّهُ

میرزا بشیر شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فاضل سکرٹری الہ آباد

کافر نس و سلی

باستان

ماضی فضل جمیل صاحب کے

١٢٠٠

[illegible]

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت اس آیت قرآنی کے خلاف ہے:

القرآن: ما كان محمد اباً احده من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين ۝ (سورة الزاب، آيت 40 پارہ 22)

ترجمہ عمر (رحمۃ اللہ علیہ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے بچے۔

☆ جب آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی مگر یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کروڑوں مسلمانوں کے برابر پیدا کر ڈالے، آیت قرآنی کے خلاف ہے



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ  
جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقویر الامان

۴۷

ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں پھر اسید طرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں وہاں نہ اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سوسب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص ہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سوا اس شخص کہ اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال جو سوارس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہی اور وہ کون ہو کہ اس کے کہنے سے ان کا ارتکاب اختیار ہو دے یہی اصل دین ہو کہ اللہ ہی کے حکم پر چلے اور کسی کا حکم اس کے مقابل میں برگزیدہ یعنی لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کا حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور کسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سو ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعلیم کے واسطے شہر لائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے سو اسے اللہ کے نزدیک ہو پھرنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دیتا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا فاضل و قطب کی یا مولوی و مشائخ کی یا باب دادوں کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت کی بات کو اور او کی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل میں ہر ماستاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو روئے بیکہ کہ شرع انہیں کا حکم ہے انکا جو بھی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی اُمت پر لازم ہو جاتی تھی سوا اسی کو سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا

مَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

وَمَا اسْتَلَفْنَا فِي الْإِثْمِ

اسلامی دہلوی کی یہ عبارت قرآن و حدیث کے خلاف ہے

القرآن: انا اعطيتكم الكفر ۵ ترجمہ: اے مجھ سے کفر دیا گیا ہے (سورہ کثر، آیت ۱، پا 30)

حدیث شریف: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا

والی اعطيت مفاتيح الخزائن الارضی او مفاتيح الارض ۵ ترجمہ: ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کھیاں جلا کی گئیں یا زمین کی کھیاں

(بخاری شریف، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)











وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر نبی امت کا اسی طرح سردار ہے جس طرح قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ہوتے ہیں

۷۲

نقوۃ الامان

بھی اختصار ہی کرواؤ اس میں ان میں منہ زور بگڑے کی طرح مت دوڑو کہ کس نے  
کی جناب میں سجاد بنی ہو جائے آپ مستطابا ہے کہ سوار کے نفاذ کے دو مانتی میں کیا  
تو یہ کہ وہ خود مالک بخار ہو اور کسی کے حکم پر نہ ہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے خط میں  
بادشاہ سویر بات اللہ ہی کی شان سے ان معنوں کے لئے سوائے کوئی مشر اور نہیں  
دوسرے یہ کہ معنی ہی ہو مگر اور معنوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اس حاکم کے حکم کو  
اسپر کسٹا اور کسی زبان اور کوہ پونے جیسا ہر قوم کا جو دہری اور گناہوں کا زمیندار  
سوان معنوں کے ہر پہلو پر امتیاز کا سرکاری اور سرعام اپنے وقت کے لوگوں کا اور  
ہر جہتہ اپنے بابوں کا اور ہر بزرگ اپنے مرید و کما اور ہر عالم اپنے شاگرد و کما کہ یہ  
لوگ اول بکر آپ قلم نبوت میں درجہ اپنے چوٹوں کو کہتے ہیں سو سببات  
سے ہمارے پیغمبر سابقہ یہاں کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا قریب ترین ہے  
ہو اللہ کے احکام کے سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سے گئے ہیں ان کے  
محتاج ہیں ان معنوں کے ان کو سائے یہاں کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ضروری  
جانتا ہوں ان پہلے معنوں سے ایک چوٹی کا بھی سردار ان کو نہ دیتے کیونکہ وہ  
ان کی طرف سے ایک چوٹی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے بخیر الخیار ہی عن عائشہ  
انھا اشرفت مرقدہا بنصرہ بن قنبرہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قام علی الباب فمد یدہا حل فخرت فی وجہہا لکراہیۃ قالت فقلت یا رسول  
اللہ انت ابی اللہ والی رسولہ ماذا اذینت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیکم وسلموا ما نزل ہذہ النمرۃ قالت قلت اشتریت لک لیقعد علیہ و  
تومنتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخصاب ہذہ القصر  
یعدون یوم القیۃ ویقال لہذا اخصوا ما حلقتم وقال ان البیت الذی فیہ  
النفس لا تدخلہ الملائکہ شریک مشوۃ کے باب امتداد میں کسی قسم کی مخالفت  
نے ذکر کیا کہ نبی یا اللہ کے نقل کیا کہ انہوں نے خیرہ ایک غار پر کہ اس میں تیسویں شخص  
بہرین اسوہ کجا پیوستہ انداز میں کھڑے ہوئے اور اللہ نے ان کے جوہر جانی میں

مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَأَى اللَّهَ

جس باریش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب نائل سکریری المحدث

کا نفرنس دہلی



باستتمام

قاضی فضل جمیل علیہ السلام کے

مطبع کتبائے اسلامیہ



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں سے  
بھرپور کتب ”صراط مستقیم“ اور ”تقویۃ الایمان“ کی تعریف کی اور مولوی کو دعادی

۱۲) جب کسی زمین غیر وقف میں میت کے انگوٹھ پر سیدہ ہر باور کی نذر امانت دینا اس پر درست  
کئے ہیں۔ کر دہنت کا لگا ہوا پناہر سب دہست ہوا اور زمین کا کور دیا جس پر درست ہوا البتہ اس  
کی کلا حد میں نہیں۔ شوز زمین میں ہر مرد پر سیدہ ہر باور کا غیر شوز زمین میں ہر مرد پر سیدہ ہر باور کا  
کتبہ لا حق و رشید احمد گنگوہی رضی عنہ۔

رشید احمد گنگوہی

## مسائل منثورہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مرکز  
سوال: انجمن حمایت الاسلام کا مذہب کیا ہے اور اس انجمن نے جو کتبیں لکھیں ہیں وہ  
کی تالیف غلط ہیں یا ان کو ان کا پرستار ماننا مفید ہوگا یا نہیں۔

جواب: انجمن حمایت الاسلام کا مذہب اہل سنت والجماعت ہے اور ان کی کتابیں  
ذہبیات کی ہیں اور انہوں نے تمام کمال رکھا نہیں ہے ان کے پڑھانے سے بچوں کو فائدہ ملے گا  
جو کا فائدہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان و صراط مستقیم  
سوال: کتاب تقویۃ الایمان و صراط مستقیم جنوں کتب کس کی تصنیف سے  
ہو اور کتب پر کتبہ الہام کس کی تصنیف سے ہے یعنی اس کے مؤلف کون ہیں۔

جواب: ۱۔ حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور  
صراط مستقیم تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ البتہ ان  
دونوں کی تالیفیں ہیں کس کی تالیف ہاں ان تینوں کتابوں سے میں واقف ہوں اور اس  
غلطی سے مستفید اور ان کے متعلق خیالات پر لکھا مطمح رسوم مروجہ کو جناب مولانا محمد اسماعیل  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر احتیاط فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور اس  
اور اور اس میں قیام و خیر کی نسبت ہر دیکھا گیا ہے دوبارہ کہنے کی ضرورت نہیں۔  
بقولہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افانسات مبارک

حضرت مولانا الحاج الخافض رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانے

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اکابر دیوبند بھی تائید کر رہے ہیں



# ہمارے اسلاف لکھ کر غیر مقلدین اہل حدیث نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں

ہمارے اسلاف

شاہ محمد اسماعیل شہید دہلویؒ

عبدالرشید عراقی

۱۱۹۳ھ - ۱۲۴۶ھ

کے وقت توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں ہوتے تھے۔ آپ سامعین کو غیر شرعی امور سے باز رہنے اور توحید و تقویٰ کے سیدھے عہدے پر گامزن ہونے کی نصیحت فرماتے۔ ان کی لمحات و بلاغت اور تائید کا یہ عالم تھا کہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:  
میری تقریر اسماعیل نے لے لی۔ تحریر رشید الدین نے اور  
تقویٰ اسحاق نے۔ (تاریخ ص ۱۴۲)

دہلی میں توحید کی تبلیغ کے دوران ہی پنجاب سے مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم و ستم کی خبریں آنے لگیں۔ اس زمانے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے توہم و دستان کے متعلق دارالحرب کا فتویٰ دیا۔ لیکن اس دارالحرب کو دارالسلام بنانے کی کوشش کرنے والے حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تحریک جہاد شروع کی۔ جس کے دور رس نتائج نکلے۔

اعتراف عظمت

شاہ محمد اسماعیل شہید فرزند توحید تھے۔ ایک جہ عالم و بی مظہر عالم طبع بدعت بلند پایہ مبلغ اور عظیم مجتہد تھے۔ وہ غیر معمولی عظمت کے مالک ذہن و فطن اور صاحب بصیرت تھے۔ دین اسلام سے انہی کی محبت رکھنے والے متقی و پرہیزگار زہد و ورع کے دیگر شجاعت میں بے مثال اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔  
ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ دریاخت و رسائی  
نکر پگانہ دوزگار و مٹا رہا علی کہار پور  
یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور مولانا شاہ ولی اللہ کے چوتھے  
دیانت اور فہم و فکر میں پگانہ دوزگار تھے۔ حلقہ علمائے کہار میں شمار  
الیا تھے۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ ص ۹۶)  
مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید  
دہلوی کی شخصیت کا درجہ اعلیٰ الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔  
یعنی اس خانہ دین دلی الہی دہلوی کا ہر فرد علم و عمل و فہم

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا شمار  
"اکبر دین اور بلند پایہ مجتہدین میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسماعیل ۱۱۹۳ھ  
/ ۱۷۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۹ سال کی عمر میں ان کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن  
مجید سے ہوا۔ اور دو سال میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد  
صرف دو محاورہ فقہ حنفی کی کتاب میں اپنے والد محترم شاہ عبدالغنی سے پڑھیں۔  
۱۲۲۷ء میں ان کے والد محترم نے وفات پائی۔ تو ان کی تعلیم و تربیت ان کے  
تایا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم  
اسلامیہ کی تحصیل اپنے تایا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کی۔  
اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ محمد اسماعیل کو حنفیہ کی غیر معمولی لغت سے  
نوازا تھا۔ آپ نہایت ذہین و فطن تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں  
مرحوم فرماتے ہیں کہ:

مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی علوم حنفیہ و فقہ حنفیہ میں اس درجہ  
ماہر تھے کہ انہیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد دہن سے نکل جاتی۔  
علوم قرآن و حدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے اور فقہ حنفیہ و فقہ حنفیہ میں  
انہیں پہلی مشق حاصل تھی۔ (اتحاف المصنف ص ۴۷)

سرسید احمد خاں نے بھی آپ کی ذہانت اور فطانت کا اعتراف کیا ہے  
وہ لکھتے ہیں کہ:

شاہ محمد اسماعیل کی ذہانت کی دھوم تمام شہر میں تھی۔

(۱۲۷۱ھ تا ۱۲۷۲ھ ص ۹۹)  
حضرت شاہ محمد اسماعیل دہلوی علوم اسلامیہ کی تحصیل کے ساتھ ساتھ  
جسمانی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوئے۔ آپ نے حیرانمیزی اور حیرانگی  
میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت سید احمد  
شہید دہلوی کے ملکہ امداد میں شامل ہو گئے۔ ۱۲۳۳ھ  
میں حضرت شاہ محمد اسماعیل نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ حرمین شریفین  
کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت سے شرف ہوئے۔

مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی بہت بڑے خطیب بھی تھے۔ ان کی ذہانت کا  
شہرہ پوری دہلی میں تھا۔ آپ جامع مسجد دہلی میں ائمہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ



## اسمعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتاب ”تقویۃ الایمان“ کو لا جواب کتاب قرار دیا

پاکستانی عوام

خادم الحرمين الشريفين الملك  
عبدالله بن عبدالعزيز آل سعود

کو ان کی صحت یابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک  
باد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کی درازی  
عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ زلزلہ زدہ علاقوں کی بحالی  
کا معاملہ ہو یا سیلاب سے متاثرہ عوام کی خدمت  
سعودی عرب کا کردار ہمیشہ منفرد اور محبتوں کا آئینہ  
دار رہا ہے۔

خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن عبدالعزيز  
آل سعود کا پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہوئے  
پاکستانی افرادی قوت کی درآمدی پالیسی کی وجہ سے  
پاکستان کے سالانہ زیر مبادلہ میں بے پناہ اضافہ آج و  
عمرہ کے زائرین کے لیے آپ کی خدمات قابل  
ستائش اور سعودی عرب اور پاکستان کے دیرینہ مراسم  
اور لازوال برادرانہ تعلقات کی عظیم مثال ہیں۔

اہل پاکستان دعا گو ہیں کہ

خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن

عبدالعزیز آل سعود

ہر دل عزیز شفیق شخصیت تمام اسلامی دنیا کے لیے

امن اور خوشحالی کا محور بنی رہے۔

زور تقریر فصاحت تحریر اور تقویٰ دیانت و امانت اور مراتب و  
ولایت میں یکسانہ روزگار فرید دہر اور وحید عصر تھا۔ ان کی اولاد کی  
اولاد بھی انہی اور بات بلند پر فائز تھے۔ یہ ایک ذریعہ سلسلہ تھا۔  
(اتحاد العلماء ص ۴۳)

حضرت شاہ محمد اسمعیل جس بلند مرتبہ و مقام اور مرتبہ کے شخص تھے۔  
اور کوئی شخص ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔  
علامہ قابل کا فرمان ہے۔

ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسمعیل  
کی ذات تھی۔ (دکنش آف شاہ اسمعیل شہید ص ۴۳)  
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی حضرت شاہ محمد اسمعیل شہید  
دہلوی کی ساسی جیلہ کے سحرک تھے اور ہاتھ آٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔  
الحمد لله الذي وهب لي على الكبر اسمعيل واسحاق  
(امیات بعد المات ۲ ص ۱۰۸)

تصانیف

رد الاثرک (عربی)۔ تقویۃ الایمان (اردو)۔ صراط مستقیم (فارسی)  
منصب امامت (فارسی)۔ نور احسن فی اثبات ریح المہدین (عرب)۔  
طبقات (عربی)۔ رسول قدس (عربی)۔ ایضاح الحق الصریح فی احکام اہمیت  
والصریح (فارسی)  
تقویۃ الایمان

اثبات توحید اور تردید شرک میں لا جواب کتاب ہے۔ اس کتاب کی  
مقبولیت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ جنول مولانا رشید احمد کنتوی۔ اس (تقویۃ  
الایمان) سے بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمعیل کی حیثیت ہی میں دو  
احادیث لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو نفع ہوا۔ اس کا تو  
اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

(امجد الروایات مطبوعہ در مجموعہ حکایات اولیاء ص ۹۲۔ طبع لاہور)

وقات

حضرت شاہ محمد اسمعیل نے ۱۳ / ذی قعدہ ۱۲۳۵ھ مطابق ۵ / مئی  
۱۸۳۱ء کو حضرت سید احمد شہید رائے بریلی کے ہمراہ بمقام ہلاکوٹ  
شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا لله والیہ وارجعون۔

ما کر دہ خوش رہے نہاک و خون لعلہدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را



☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی الجھڑت فرقتے کے مولوی تائید کرتے ہیں۔



غیر مقلد اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری لوگوں کو رسوائے زمانہ کتاب  
تقویۃ الایمان پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں

فتاویٰ ثناء اللہ امرتسری ۸۷ اب اولیٰ قلم و کتابت دہلی

ہم آپ کی جیسے پیدائش مکہ مکرمہ اور آپ کی جیسے ہجرت مدینہ منورہ کو حرم ماننے ہیں۔  
ہم آپ کے روح مبارک کی زیارت کو مسنون اللہ کا پڑنا ماننے ہیں۔ ہم غاضب کہ آپ  
کے تمام کوشش میں نقص ماننے ہیں۔ قیامت تک آپ کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ آپ کی تمام  
انتانت میں سب سے زیادہ افضل اللہ بزرگ خلیفہ ۱۱ فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں  
آپ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت  
عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔  
امام بھیدی علیہ السلام کی اس بات پر حق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھا  
گئے ہیں۔ وہ اب تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ رجال کو  
قتل کر دیں گے۔ وغیرہ۔  
سوال۔ کچھ ہمید میں بکثرت کتابت شرک کی رو میں وارد ہیں۔ مگر کہہ کے سنا اللہ ذوالجلال نے  
سنت و عہد بیان فرمائی ہے۔ تلاوت کے وقت طبیعت غالبہ ہو کر ہے کہ اس مرض سے بچت  
کیجیے ہوگی۔ جزائی فکر شرک کی جامع مانع تعریف تحریر فرمائی ہیں۔

محمد عتیٰ فضل الرحمن از جہلم شہر

جواب۔ شرک کی جامع مانع تعریف اللہ اس کے اقام سمجھنے کے لئے مولا کا تسخیر شہید  
کتاب تفریح ایمان پڑھیے (الحدیث جلد ۲۲ ص ۱۱)  
تشریح۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بَدْءُ اَبْدَانِ شَرِّیْنَ وَ سَبْعُ اَبْدَانِ  
مَبْدُؤِ الْفِتْرِ بَدْءُ الْاَبْدَانِ یُفْلِحُ مَنْ اَشَدَّ اَلًا مِنْ سَبْعِ اَبْدَانِ  
یعنی خاندان اسلام شروع شروع مسافر اندر رکش میں چلائے۔ ترقی کے بعد ہر مسافر اندر رکش  
میں ہو جائے گا۔ جو رکش ہو ان مسافروں کو جو میری سنت میں لوگوں نے جو رکشیاں پر گام  
کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریف میں اسلام کی زندگی کے ہر مسافر کو فراموش  
(۱) پہلی حالت ہے کسی کی تھی جو ہجرت سے قبل کہ مومن بن گئی (۲) دوسری درجہ میں

۱۔ سفر مدینہ مسجد نبویؐ روئے مسد یا ضلالت میں غار مار کر سنے کو نیت ہے ہونا چاہیے  
ہر روز صلوٰۃ و سلام پر مانع لایساعات بعد دانہ ۱۔ اس حالت میں شوق ہونا چاہیے  
آفریاد ہر حالت میں یہ ہو جائے گا۔ نہ خستہ ہونا بلکہ دلچسپی میں اس وقت مناسب ہونا چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثناء

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مکتبہ محمد اودراز

مکتبہ صحیفۃ الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

پانچواں، چلا، دوم، ہفتہ، سوارڈوٹار و لاٹوہ



غیر مقلداً بحديث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے گستاخ رسول مولوی اسماعیل دہلوی کو مصنف  
عالمشان، مجاہد فی سبیل اللہ، شہید اور حد تو یہ ہے کہ ”رضی اللہ عنہ“ تک لکھ دیا (معاذ اللہ)

فتاویٰ ثنائیہ جلد اولی

۹۹

اس مقلد مقلد و مقلدات ہیں

کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہید کا یہ مسکرتہ تھا بلکہ  
وہی تھا جو مولانا نے خود بتلایا ہے

مولانا کے مسکرتہ کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تنزیل العینیں سے ہوتی ہے جو مستند فقہی  
کے اثبات میں ہے جس کا خلاصہ ان دو فقروں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں۔  
یثاب فاعلہ ولا یلا مرتانکھ یعنی خدا کو دین دین کرنا ثواب کا کہ ہے۔  
کیا رنج دین کے متعلق خدا غنیہ کا یہی ذریعہ ہے اگر یہی ہے تو نعم الوفاق و  
ناظرین کرام! سبذالاتفاق مختصر یہ ہے کہ مولانا اسماعیل شہید کا مسکرتہ وہی تھا جو ان کے دارا  
مرحوم ثناء ولی اللہ صاحب مدرسہ اسلام آباد کا تھا کہ اولاً وبالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔  
گویا ان کا یہ قول تھا کہ

لے راجع مقلد میں کسی طرز کے ہم ہیں ہر شعر میں جو طیل شیراز کا انداز پیدا  
(۲۰ صفر ۱۳۳۵ھ)

شیخ بشیر احمد بی لے۔ معتقد محمد قاسم  
ولی اللہ سو سائیں لاہور۔  
اس کا نتیجہ نکلا کہ ولی اللہ ہارٹی کے کارکن  
کی حیثیت سے جو امام عبدالعزیز کی قیادت  
میں کام کر رہا تھا۔ فقط حنفی فقہ کو ماننا کلیتہً ضروری تھا مگر خلیفۃ المسلمین بن جانے کے  
بعد ان کی دعوت میں عمومی آگئی۔ جس کے ساتھ نجدی ائمہ نے طریقوں سے کام کر لے  
والوں کا رد چڑھ گیا۔ جو فقہ حنفی کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے اس کا انجام یہ ہوا کہ انھوں  
کو جو فقہ حنفی کے شدت سے پابند تھے مجاہدین کے ساتھ دشمنی ہو گئی۔ یہ بات وہاں بیت کی  
تدوین میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہابی کی اصطلاح کا عمومی اطلاق ”جماعت اہل حدیث“  
پر ہوتا ہے مستند احمد شہید کی جماعت میں فی الحقیقت اہل حدیث ہی کا غلبہ تھا اس کی وجہ یہ  
تھی کہ حضرت اسماعیل شہید اعتقاداً و عملاً اہل حدیث تھے اور آپ لشکر کے کمانڈر و خلیف  
ایسے سالار تھے راغبانہ و نرم لاہور۔ ۷ رجب ۱۳۳۵ھ ص ۴۰ جلد ۴

تقویۃ الایمان! اس کا مصنف عالمشان  
اسماعیل و گادوالی ماسماعیل  
کتاب تقویۃ الایمان پر ذکر الہیہ پر ہے۔ کتاب کی نسبت بحث ایک عالمشان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

محمد اودراز

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
بالمعین حلال دین سپار پیو روپا روپو



غیر مقلد احمدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان  
کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کو پکا احمدیث لکھا

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول

۳۸۲

باب اول فتاویٰ ثنائیہ

باتوں کا ذکر ہے۔ اَلَمْ تَقُولُوْنَ مَا لَا تَعْمَلُوْنَ۔ کہو مَقَاتِلُ عِنْدَ اَسْلُوْا اَنْ تَقُوْلُوْا  
لَا تَعْمَلُوْنَ۔ مگر ایسا شخص دغا کہہ کر سننا چاہیے۔ [احمدیث ۱۸ سوال مستحکم]  
سوال: تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دیگر وظائف کرنا اور پھر ان وظائف کو قرآن مجید  
تلاوت پر ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین وظیفہ ہے۔ اسے کم درج سمجھ کر اور وظیفہ کرنے والا  
غفل کرتا ہے۔ بہت جدا سے تو کہہ کر بیٹھ جائے۔ قرآن مجید میں قرآن کا نام احسن  
آیا ہے۔ [ردی ۲۷ ج ۱ مستحکم]

سوال: شریعت، طریقت، معرفت کی جامع مانع تعریف اہل ان کی تفریق محل طور پر  
عہد قاسم الینور

جواب: شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ ان میں  
بعض درجہ دل لگا کر ادا کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے مخالف نہیں ہے  
بلکہ حقیقت شریعت کے لئے طریق کار کا نام ہے۔ اس کے حضرت مجدد صاحب مرتبہ  
قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کل حقیقتہ ہدایت الشریعۃ فیہی نہاد فہ دیکھتے ہیں  
یعنی حقیقت کے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی اتحاد و بیحدی ہے یہ تینوں  
طریقت، حقیقت اور معرفت دراصل شری احکام کے طریق کار کا نام ہیں۔ اور تینوں  
دراصل ایک ہیں۔ [ردی ۲۷ ج ۱ مستحکم]

سوال: اگر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا ندووی حنفی، مولانا امجد علی شہیدؒ، مولانا  
خان حنفی تھے کیا یہ حق ہے؟

جواب: یہ تینوں صاحب کلمے احمدیث تھے۔ مولانا ندووی صاحب کتاب میل  
ایم مولانا امجد علی شہیدؒ کی تقویۃ الایمان وغیرہ اور نواب صاحب مرحوم کی پیشکار کتابیں  
تعلیم میں موجود ہیں۔ [۲۱ اپریل مستحکم]

سوال: کتاب حقیقی میں لکھا ہے کہ امام بخاریؒ جو مسلم و ترمذی و حنفی و اشاعی۔ دار  
ابن ماجہ وغیرہ امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔

جواب: امام بخاریؒ کو عروس احمدیث تھے۔ ہوائی کو شافعیؒ کا مقلد کہتا ہے  
نے کتاب میں نہیں پڑھی ہیں کہ یہ تو کئی جگہ امام شافعیؒ کی تردید کرتے ہیں [۱۷ اپریل مستحکم]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام اجتہاد

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مفت محمد اودراز

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
ہالنجی چیل دیں مہینہ جوانہ و بارہ ماہ







# وہابیوں اور دیوبندیوں کا پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

۱۶

اقول۔ مگر قول یہ وقوع مثل مذکور کذب مطرست معافا مثل مذکور  
فاما قول ہا مکان مثل مذکور میں مستلزم مکان کذب مطرست۔ علاوہ بریں  
قول کہ ہا مکان مثل مذکور میں وجہ ہم سے تو ایہ شدہ کا منہ اختیار عدم وقوع ادا میں واقع  
مے شدہ عدم اختیار عدم وقوع مثل مذکور میں بہ عدم اختیار بقولان مجدد اس ادا میں  
مکن نیست داخل تحت قدرت الہیہ کا قال اللہ تعالیٰ عزوجل قل لو کان اللہ مع الذلیلین  
ما یقیمہم الا آذناکم ہم ، ونیز ہذا اختیار مکن است کہ ایشان از قراوش گردانیدہ شود میں  
قول ہا مکان وجود مثل اصل متفق بہ کذب نس ان نفوس مگر وہ مطلب قرآن مجید و ہمیں  
انزال مکن نیست داخل تحت قدرت الہیہ کا قال اللہ تعالیٰ ونہیں یستلزم قہت ہا کیو مائل  
وہا بلق شہ لا یقیمہم الا آذناکم ہم فیکیدہ۔

قوله۔ وہو محال لانه نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال۔

اقول اگر مراد از محال متعین نہ است کہ تحت قدرت الہیہ داخل نیست  
میں انہیں کہ کذب مذکور محال یعنی مطر ہا شدہ مقدمہ قضیہ غیر مطر ہا واقع واقعہ  
آں بر ملا مگر و امید خارج از قدرت الہیہ نیست والا لازم آئے کہ قدرت انسانی از یہ  
از قدرت ربانی ہا شدہ مقدمہ قضیہ غیر مطر ہا واقع واقعہ آں بر مخاطبین در قدرت  
اکثر افراد انسانی است۔ کذب مذکور میں معنی محکمت است میں مست ہا نہر است۔  
ہذا عدم کذب ہا الکالات حضرت حق سبحانہ سے شامہ فاوار علی شانہ آں مع سے  
کندہ خلاف اطرس و ملکہ ایشان را کہے بعد کذب درج کے کندہ و نیز ظاہر است

یک روزہ مطر ہا کا اصل لٹو

وہابیوں اور دیوبندیوں کا پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

فارسی

حضرت مولینا شاہ محمد اسماعیل شہید

ناشر

فاروقی کتب خانہ بکیر پلہ شیر پتان

تعداد صفحات ۱۰۰

قیمت ۳۰ روپے

یک روزہ کا منظر ہا میں







## دہائیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ”صراط مستقیم“ میں سنگین گستاخی

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

نماز میں زنا کے دسو سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آ جانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے لئے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان تلاوت کرے اور معنوں کی طرف خیال نہ جائے، لہذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی تکلیف مالا یطاق ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: صلوا کما رابتمونی اصلی یعنی نماز کی ادائیگی میں میری ادائیگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ زنا مجامعت، بیل اور گدھے جیسے حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جائے۔

”صراط مستقیم“ کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے بلکہ یہاں تو صراحتاً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔



[illegible]

صراطِ استقیم فاسی منہ ۸۷ کا اصل نوٹ

ملفوظات حضرت مولانا محمد امجد علی دہلوی مدظلہ العالی

جمع و ترتیب

• مستبد محمد إسماعيل مشهور في الرحمة

• مولانا عبدالحق بڈھانوی علیہ السلام  
- ۱۶۴۳ھ

المكتبة الشيش على يد الامور

صراطِ مستقیم کا صفحہ نمائش

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمائیے۔  
حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سہوار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوش سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے منہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرادیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
☆ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ کھٹنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔







میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا (معاذ اللہ)

کتاب الحکمیت ابیات فی فضیلت من لدن حکیم خدیو  
قدس سره در بیان اینست که فرما کتاب است غایب بسوی شهاب  
تفسیر و ترمیم و شرح و آن کجاست بجز بدید و بدید لطیف است انقاس

بُلْغَةُ الْحَيْرَانِ  
فِي  
رَبْطِ آيَاتِ الْفُرْقَانِ

[illegible][illegible][illegible]

بیتہ امیرن کا منو میسج



## 144

بلغت ایران و صنوبر نامی



### رسالہ الامداد: مطبوعہ تھانہ بھون، ص 34/35

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں آپ کے ملفوظات واقادات پر مبنی ”الامداد“ نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے مفر المظہر ۱۳۲۶ھ کے شمارے میں تھانوی کے ایک مرید کا حال اور تھانوی کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی لکھتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی۔ مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ تھانوی مسجد افتاء اور سجادہ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ اگر اسے پہچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل ہجو و تمکین نے بھی حالت بے خودی و حالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی ایسے مرتع کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔



دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب "الامداد" کا ناسل صفی

بشر و منجی ۱۲

۴۸۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

اِسْتِزْهَیْ کَرْدَالِ سَتَرِ مَطْلُوبِیَتْ یَا دُرِّ عِلْمِ یَا مَادِدِ وَ لِّلْهَدِیْ کَرْدَالِ سَتَرِ بَیْزِیْیَتْ کَسْتِ اَز :

فصل در آراء و صحیفہ شریعہ مطبوعہ

**الامداد**

مستملک شریعت علیہ متنوعہ خمسہ سلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفوائد فی الفقه و العقائد و حوادث الخ و فی ما یصلح ان یتعلق بالسلوک الجریہ  
تربیۃ لبسالک فی الاموال الخاصۃ من البساک و الفرق فی مساوئ الطرق فی الاحوال العامۃ من ذ  
لمنہ ظاہر خبرت فی القوائد المختلفۃ العقلیۃ و البقلیۃ کہ ان از اقا فائست سلسلہ حضرت امام اشرف علی  
مجاہد ثلاث باہل ان از اقا ضات حضرت شیخ العربیہ بمسولات امام حاج شاہ محمد امداد شریعت  
غنیہ صیفہ مشیرت بیک نام تائیدش نیزہ خاصا الاشیاء الیہ اجتہاد علیہ دیگر انشکست

جلد ۱ | بابت ماہ صفر الطیر ۱۳۳۲ | جلد ۳

از مطبع امداد المطلاع تحت اہتمام جلاوہ نمودن گرفت



# اشرف علی تھانوی کے مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ رہا ہے

کتابت حضرت

۳۵

۲۴۰

۳۴۰

کتابت حضرت

اور سو گیا کہ وہ صبح کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کر شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں  
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام پڑھتا ہوں اس لئے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے کس نے  
کر شریف کے پڑھنے میں اسکو کچھ پڑھنا پڑھنے اس خیال سے دوبارہ کر شریف پڑھتا ہوں دل پر  
تو یہ ہے کہ کچھ پڑھا ہے لیکن زبان سے بیخود بجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے  
اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح دست نہیں لیکن بے اختیار زبان  
سے یہی نکل جاتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی  
پہنہ شخص حضور کے پاس تھے لیکن اسے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کمر اکھڑا ہوا ہوں اس کے کہ  
وقت طاری ہو گئی تین پر گزرا اور نہایت زور کے ساتھ ایک جھجکادی اور مجھ کو معلوم ہوا تھا کہ  
میرے اندر کوئی طاقت ہوتی ہے جس میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں کچھ  
بے بسی تھی اور وہ اثر طاقت پرستوں کا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال  
تھا لیکن حالت بیداری میں کر شریف کی تسلی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اندازہ ہوا کہ اس کی  
کردل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی تسلی نہ ہو جائے جس میں خیال بندہ نہ گیا اور پھر  
دوسری کو ثابت کر کر شریف کی تسلی کے خاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر شریف  
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کتابوں اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی نکل جاتا ہے  
ایسی باتیں خواب میں نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے نالوں میں نہیں اس ہزار  
ایسی کہ خیال رہا تو وہ جھجکادی میری رفت رسی خوب روایا اور بھی بہت سے وجوہات  
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ شکر عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

سوال جناب محمد امین مولانا امجد علی صاحب دہلیکرم رحمہ اللہ درجہ بدرجہ کائنات مکرمت ندرت و  
ہو کر باعث اعزاز ہوا یہ ناچر حضرت جلیل القدر عالم دین علامہ عالی کا پڑاؤ اس مولوی.....  
صاحب مرحوم کا لڑکا ہے جس نے طلبہ میں کہ جناب نے ضرور بات نانائے کے لئے تفسیر میں نوحہ  
بست کی ہے اور بہت سے رسائل منہ و مینا میں لکھا کہ وہ کون کونستیفیض فرمایا کہ آپ سے

دلی ہو تا جہاں سے اوقات حدود شریف کا خیال بھی نہیں رہتا اس شخص صاحب حضرت صدیق گمراہ  
کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی غفلت فرماتے تھے مگر محض محبت طبع سے نہ کہ محبت شرعی سے جس خواب میں  
میرے غلاموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جو دو تم باطن ہی متا باقی ظاہر ہے اسلام  
اور شوال ۱۳۴۰ھ۔

سوال اب وہ اس کی عرض کرنا ہوں کہ محبت چھوٹے کا خیال مجھ کو کیوں ہوا اور حضور کی  
طرف کیوں رجوع کیا محبت کا شوق صرف مطالعہ کتب سے ہوتا ہے اور حضور کی جانب رجوع  
کہ پھر کیا صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و  
مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و  
سے غرض تھی کہ چاہے تانا یا ادا کوئی اپنے دادا و غیرہ علماء کے اعتقادات کو خواب ہی ہوں  
ان کو بلاوجہ ترجیح دی جائے اصل غرض یہ ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات باطل ایک  
ہیں یا اگر مولوی صاحبان مولانا مولوی اور حضور کے دو بیان کسی فرد میں اختلاف بھی ہو  
تو اس میں جناب کی طرف رجوع کرنا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف میں کتابیں زیر مطالعہ  
رہن ہیں جن میں سے بشتی زیور تہذیب جان ہے اور شریف ثنوی مولانا مولوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ  
نہیں ہیں چند تصنیفات تھیں کہ دریں (۳) ایک دفعہ پھر یہاں پہنچے جیسے کہ اتفاق مبادی ہوں  
ایک سجد میں ایک مولوی صاحب نے طالب علم تھے ان کے پاس پانچ شہر کے اتفاق ہو گیا اور یہی  
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے محبت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی تھیں  
لنگھوں معلوم ہو کہ ان کے پاس تمام صحیفوں سے دس سالہ الامداد و حسن آفرین بھی مابواری  
آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب صاحب علم  
نے چند کتب لکھ کر دیکھنے کے واسطے دئے احمد شریف و طبع ان سے آٹھ یا بیان سے باہر ہے  
ایک روز کہ ذکر ہے کہ میں عزیز دیکھ رہا تھا اور وہ ذکر کا وقت تھا کہ خیر نے غیب کیا اور سو جائے  
ایادہ کیا وہ مولوی صاحب نے ایک ایک طرف لیکن جب بندہ سے دوسری طرف کر دے تو  
دل میں خیال آیا کہ ان کو کچھ کچھ ہو گئی اس لئے صاحب شریف عزیز کو اٹھ کر اپنے سر کی جانب لکھایا

جواب میں تھانوی صاحب کو چاہئے تھا کہ مرید کو توبہ کی تلقین کرے مگر تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اس واقعہ  
میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔  
تھانوی صاحب! ایسا خواب اگر مرید نے دیکھا بھی تو اس کو اپنے رسالے میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟



چوپایوں، بچوں اور پانگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
حفظ الایمان  
مع  
بسط البنان  
مستفاد  
حضرت مولانا محمد شرف علی صاحب قاضی  
جسکو  
نازند سید احمد مالک کتب خانہ اعزاز بہ دیوبند ضلع سہارن پور  
کتب خانہ اعزاز بہ دیوبند

ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اسے عام لوگوں کو احسبیں فیہ کا علم دے۔ ہاں اللہ جنہن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔



۱۵

تجزیہ و تحلیل

أَمَّا أَنَا فَاسْمِعُوا لِلَّهِ يُعْطِنِي

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

## تخذیر النکاح

ارافاضات مبارکہ

حجة الاسلام حضرت قائم العلوم والنجرات مولانا

محمد قاسم صاحب سراج الغریبان فی دارالعلوم دیوبند

مع توضيح المطالب

بعد نظیر شامی و تصحیح اعلاط و غیره

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحیمپور دیوبند نے  
اپنے

کتبخانه حرمیه ضلع ریور شاکیا

۱۔ اور ہر قسم کی غول فائدہ رسا کتابیں بچاتے ہوئے کا یہ ہے کہ کتنی نادر محبتیں پونہ (۱) - لاء یا

اصل عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ کوئی نیا پیدا ہوتا تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

ذیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی یہ مہارت قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق ہے۔

القرآن: ما كان محمد، ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين، وكان الله بكل شيء عليماً (سورة الزاب، آت ٥)

(22.4.40)

ترجمہ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

☆ جب رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ میرے آغری می ہیں تو میرا کی بات لکھنی ہی نہیں چاہئے۔



دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ)

۵

تخریفات

اِنَّمَا اَنَا قَاتِلٌ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ يَبْتَغِيْ طَنَ

اِسْمُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهِٖ وَصَلِّ وَسَلِّمْ اِنَّكَ تَفْعَلُ

# تخذیر الناس

ارافضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم و انجیرات مولانا  
محمد قاسم صاحب سرائے الغریبان دارالعلوم دیوبند  
میں توضیح المطالب

بغیر تشریح و توضیح اظہار و غیر

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحمتیہ دیوبند نے  
اپنے

کتب خانہ رحمتیہ دیوبند سے شائع کیا

یہ لکھ کر کہ مولانا صاحب کتب خانہ رحمتیہ دیوبند سے شائع کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ علم اللہ لیس الاخرین بشرط فہم اسی جانب مشورہ شرح میں  
سمجھ کر اس ارشاد کی سراسر غلط فہم کر کے بات مانع کر کے علوم اولین مثلاً اور ہر در علوم آخرین اور  
لیکن وہ سب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں سو جسے علوم سمجھ اور علم حاصل  
ہو اس میں ہر وقت عاقلانہ نفس طمعیہ سے سب علوم مجتمع ہیں سو ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اختیار باقی کو سمجھنے پر نظر ہو کہ سب دیکھ کر ملک عالم ہیں تو بالعرض ہر در علم حقیقی اور  
عالم حقیقی وہ عقل و نفس طمعیہ کی اسی طرح سے عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
اصحاب باقی اور اولیاء اور علماء گذشتہ مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض ہیں علم کے ساتھ ہی  
ان فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علمی ہیں وہ کمالات علمی ہیں نہیں ان فرض کمالات ذوی العقول  
و کمالات میں ہر جہت کے کمال علمی و کمالات علمی اور بنائے روح کل نہیں وہ باقی کے چنانچہ  
غلام اللہ میں چار فرق کی تعریف کرتے ہیں زمین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین جن میں سے انبیاء  
اور صدیقین کمال کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کمال کمال علمی انبیاء کو تو سب علوم اور  
فہم اور صدیقین کو سب علوم احاطہ کرتے ہیں اور شہداء کو سب علوم احاطہ کرتے ہیں اور صالحین کو  
سب علوم احاطہ کرتے ہیں باقی رہا عمل میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں  
فہم اور قوت علمی اور ہمت میں انبیاء مشورہ زیادہ بھی ہوں تو یہی ہوتے کہ مقام شہادت اور صدق  
شہادت ہی انہوں نے اصل جہت مگر کوئی لقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالب کے ساتھ لقب  
ہوتا ہے۔ مرزا جان جاناں صاحب اور شاہ غلام علی صاحب اور شاہ ولی اللہ  
صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب۔ چاروں صاحب جامع بین الفقر و العلم تھے  
پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ  
صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علم میں۔ وہ اسکی ہی ہوتی کہ انکے علم پر انکی فقیری  
غالب ہو تو وہی فقیری پر انکا علم۔ اگرچہ انکے علم کا علم یا انکی فقیری یا انکی فقیری  
کم نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ انکا عمل اور ہمت اور قوت اور  
عمل قوت اور ہمت سے غالب بہر حال علم میں انبیاء اور ان سے ممتاز ہوتے ہیں اور صدق  
ہوتے کمال علمی ہی جیسا کہ مصداق صدیقہ میں وہ کمال علمی ہے چنانچہ لفظ نبی اور  
ہو جاتا ہے اس بات پر شاہ و بٹا کو خبر کہتے ہیں جو مقام علوم یا علوم

اصل عبارت انبیاء امی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے  
ہیں لکھ دے جاتے ہیں (معاذ اللہ) یہ عبارت احادیث کے سراسر خلاف ہے۔

حدیث شریفہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جتنے نماز پڑھنے  
والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے  
ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول  
اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جتنے نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔  
آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی آخر ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)  
(مسلم شریف، عربی، کتاب صلوٰۃ المسافرین و قصر، حدیث 1715، ص 298، مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)



## برائین قاطعہ:

مصنف: مولوی خلیل انیسٹوی

مصدقہ: مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت: صفحہ ۵۵ جس میں پہلی عبارت:

”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں“

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں“ (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں ”اصلی ندارد“ فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں۔ دیکھئے کتاب مدارج النبوة جلد ۱، ص ۷،

”جوابش آتست کہ اس سخن صلی ندارد“

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متفقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو 56)

خط کشیدہ: دوسری عبارت میں ہے

”شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ“

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انیسٹوی اپنے مخالف مولف ”انوار الساطعہ“ کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مولف اپنے زعم میں بڑا اکل الایمان ہے۔ تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انیسٹوی صاحب نے شیطان سے افضل واعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل واعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لئے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نعوس قطعہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لئے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہونا ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا علم شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لئے علم محیط روئے زمین کے اثبات پر کوئی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی لئے بھی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی۔ جبکہ شیطان کیلئے بھی وسعت علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور ﷺ کو اس کمال میں نیچا دکھانا، کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟



154

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے دوستان! کہ کتاب ہے اس جہت سے کہ ہر روز سے  
 الحمد للہ اس کے کتبہ بجا ہوا نامی رسوم و عبادت  
 و انشاء و اقام و تلاوت کلمی و غیرہ لایعنی ہر لایل تاغدا یعنی

الْبَشِيرُ الْفَارُغِيُّ طَلَا الْإِلَهَ طَعَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے دوستان! کہ کتاب ہے اس جہت سے کہ ہر روز سے  
 الحمد للہ اس کے کتبہ بجا ہوا نامی رسوم و عبادت  
 و انشاء و اقام و تلاوت کلمی و غیرہ لایعنی ہر لایل تاغدا یعنی

طَبَعَ كَلَامُ اللَّهِ وَطَبَعَ شَرَفُ الْمَوْلَى

اصل مہارت: پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو حیل، خود کے سامنے کھلیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (معاذ اللہ)  
جبکہ رسول پاک ﷺ ہر روز اپنا یوم ولادت مناتے تھے اور ہر جمعہ اپنے جدا مجد حضرت آدم علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے تھے۔  
حدیث شریف: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ میرا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی (صحیح مسلم شریف)  
حدیث شریف: حضرت ابو اللاحع صنّاعی رضی اللہ عنہ نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی (ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)



44

19

بسم الله الرحمن الرحيم

داخ - ہم اہل کفر کے خلاف جہاد میں حصہ لیں گے۔

الْبَرَاهِينُ لَطِيعَةٌ

ظلم الانوار الساطعة

بِالْكَافِ الْمُبِينِ

كَلَامُ الْمَرْحُومَةِ الْمَوْلَا وَالْمُتَجَنِّبِ

باعتبرني السلف الخلف من انتم في الدنيا والآخره

تاریخ خان قلات دیوبند ۱۸۵۷ء

برای این قاعده سفر ۲۶ کا اصل خود

برای این قاعده کاملاً مستقر مثال

اصل عبارت: ایک صالح فخر عالم طیبہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو اردو کہاں سے آگئی، آپ نے فرمایا جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آگئی۔







مدارج النبوت کے صفحہ کا عکس (شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو شیخ کی طرف خلیل احمد انبیٹھوی نے منسوب کر دیا)



## دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو قاسم نعمت کہا

از واج ثلاثہ

یعنی

## حکایات اولیا

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان کے تمام مشائخ اور اکابر  
و مشائخ دیوبند کے حالات و حکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب اس دفعہ  
جدید اضافوں اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوتی ہے

مترجم: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دارالاشاعت  
لاہور، پاکستان  
2213700

۱۲۹

حکایات اولیا

تھے سرور ہو گا ہمارے حضرت نے فرمایا کہ مجھے حریت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا شخص جو تمام  
دولت ہو وہ ایک ایسے تھوڑے کچے پڑے بزرگ (یعنی قلب عالم حضرت خانی نور اللہ  
مرقدہ) کا ایسا مقتدہ ہو جائے۔

حکایت (۳۱۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوئی رحمۃ اللہ علیہ  
اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مع بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولانا گنگوئی کا تو قدم قدم پر  
انتظام اور مولانا نانوتوی لا اہل، کہیں کی چیز کہیں پڑی ہے کچھ بروہی نہیں۔ اس وقت ایک  
کرہ مولانا گنگوئی کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ جاکر چلیں گے آپ نے فرمایا کہ زلم  
روا بھی ہے؟ انہوں نے کہا ایسے ہی تو کل پر چلیں گے مولانا نے فرمایا کہ جب ہم جہاز کا  
کل لیں گے تو تم خیر کے سامنے توکل کی پوچھی رکھ دینا بڑے آئے توکل کرنے، جہاز اپنا  
کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی سے کہا تو آپ نے اجازت دیدی۔

برگئے اور گنگوئی نے دیکھا

راست میں جو کچھ بھی ملتا وہ سب ان لوگوں کو دیدیتے۔ اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو  
سب ہی دیدیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھتے تو فرمایا اے انا اللہ واللہ بعلی۔ اسی سفر میں  
مولانا گنگوئی نے مولانا نانوتوی سے فرمایا کہ آج سے شام تک پھرتے ہی دو کچھ فکر بھی ہے۔  
تو فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے؟

حکایت (۳۱۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی ڈاکر نے حضرت مولانا گنگوئی سے عرض کیا  
کہ ذکر کے وقت بند آتی ہے فرمایا کہ رکھ کر سوچا کہ ذکر پھر کر لیا کہ دیند کا علاج سوائے  
سوئے کے کچھ نہیں۔

حکایت (۳۱۵) فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پر حاضر تھا وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب  
آئے وہ حضرت خانی محمد عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ  
گئے خطبہ شروع کیا۔ چونکہ ریح الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیے اور  
خطبہ نہایت طویل کہ ختم ہونے پر میں نے آئے۔ لوگ پریشان ہو گئے۔ حضرت مولانا گنگوئی  
بھی اتفاقاً شریف فرماتے تھے کہ مولانا کو حق تعالیٰ نے ہمیشہ سے اعجاز حق کی شان دی تھی،  
ان مولوی صاحب سے فرمایا کہ مولانا خطبہ ختم کیجئے وہ بولے چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام  
تھ (و یہاں تک تھا) مولانا گنگوئی نے فرمایا کہ حرام و خلاف کیا ہے پھر نے ہو تو اس کا نقل ہو  
میں نے کہہ دیا تھا پھر کرا کر پڑھا جاتا ہے پھر اس نے بھی جواب دیا، چپ رہو، مگر اس نے

☆ یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے کہ ”اے انا قاسم واللہ بعلی“ میں ﷺ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔ رب تعالیٰ عطا کرتا ہے۔  
دیوبندی پیشوا نے اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا (معاذ اللہ)



## وہابیہ کے نزدیک سفرِ مدینہ بدعت اور حرام ہے

مفتی محمد شفیع

10

[illegible]

## بحر المذنبين — روس باشا طين

الشَّهَادَاتُ الشَّافِيَّةُ

المستشرق الكاذب

مؤلفی ہمارے علماء و کرام تھے انھوں نے اس کتاب کو تصنیف فرمایا ہے۔  
حسین احمد صاحب علی رحمۃ اللہ علیہ صمد المدین دارالعلوم دیوبند منبع سہارنپور  
جس کو

بر آستانه دیوبند ضلع سہانپور

[illegible]



















دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا  
تناول کرنا مسلمان کے لئے درست قرار دیا

کسی

۵۶۱

فتاویٰ رشیدیہ

جواب :- کفار سے سلام نہ کرنے مگر بغیر سنت سماج ہے۔

آریہ سماج کا پچر سٹنٹا

سوال :- آریہ سماج کا پچر سٹنٹا اس موقع پر کہ مرگ پر پورا ہوا ایک کتے مکان میں  
کھڑا ہوا ہے تو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب :- آریہ کے دھند کو نہ سمجھ کر انتہائی فساد دین کا ہے مگر ہر عام ہے اور مدد کرے تو  
کھڑا ہوا ہوتا ہے در نہ منع ہے نہ شرعاً نہ تقاضاۃً اہل علم۔

انگریزی اور

سوال :- پکڑا دیتا انگریزی میں عرق وغیرہ جوتا کر آتا ہے بظاہر اس میں خالص شراب  
برابر درجہ نفاذ تاثیر کے جو صحت علت متعارف و جراثیم شراب سے ہے اور بعض وقت دگر سے  
بعض نرغہ دیکھتے ہیں انکو شراب معلوم ہوا ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔  
جواب :- جس میں خالص شراب یا جس شے کا ہے اس کا استعمال باوجود علم کے حرام ہے اور  
لاہلی میں صندوب سے دھند تقاضاۃً اہل علم۔

بسکت نان پاؤ کا مسئلہ

سوال :- جو نان پاؤ بسکت وغیرہ نمک لڑی ہو جو نمک مسکات ہے کھانا اس کا مانع ہے یا نہیں۔  
جواب :- یہ مسئلہ مختلف ہے سلام محمد کی مذہب بنامست و حرمت کی ہے اور یہ نہیں کی جواز کی  
تین مذہب ترقی یافتہ مذہب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال :- ہندو تہذیب و ادب میں اپنے استاد یا مالک یا دیگر کو کہیں اپنی بائبل کچھ کھانا  
بعد تحفہ بھیجتے ہیں تو چیزوں کا لینا اور کھانا سنا دھرم رکھ کر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔  
جواب :- درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال :- ہندوؤں کی شادی میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ سروریم سے جو ملاقات مسلم  
ہوتے ہیں ان کو تنہا جانا درست ہے یا نہیں۔

بہارِ اسلامیہ کے مولانا کاظم رشید احمد صاحب گنگوہی

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افانسانت مبارک

حضرت مولانا الحاج اکمل رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ واہ گنگوہی صاحب واہ آپ کے نزدیک ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست  
ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے سبیل کا اور شربت پلانا حرام ہے۔



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابیوں کا پیشوا  
گستاخ رسول، محمد بن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا (معاذ اللہ)

قارئین

۳۳۱

محمد

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال ۱۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب ۱۔ محمد بن عبدالوہاب کوڑک دہلی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب  
منہل رکنا تھا مال بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدد یہ اس کے مزاج میں  
تھی ماضی کا اہم۔

دہلی کا عقیدہ

سوال ۱۔ دہلی کوڑک ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا کہ مذہب تھا  
کیا شخص تھا۔ اہل دہلی کے عقائد میں بدعتی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔  
جواب ۱۔ محمد بن عبدالوہاب کے عقائد میں کوڑک دہلی کہتے ہیں ان کے عقائد میں مذہب  
منہل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں تشدد بھی تھا۔ اور ان کے عقائد میں بھی۔ مگر  
ان پر حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے عقائد میں۔ اہل دہلی میں فرق حنفی  
شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال ۱۔ یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انہوں نے اکثر  
مغایین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت جو پرچا بانا تھا تو سکت کوٹے تھے  
مگر ان کا حال سوچو جو تو سطحی فرائض کے کس عقائد کے ہیں اور کس استدلال کے ہیں یہاں تو ایک نفل  
کے تین پلہ کا نفل پڑتے تھے زیادہ حبیب اس امر سے بالضرر و اغراض نہ فرمایا بلکہ نقطہ۔

جواب ۱۔ حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں بلکہ کوئی عالم دین ہی  
ہم کہے لوگوں نے بلوچر محل کے امور دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دنیا کی سٹش کے واسطے ہتھ  
کر لیا ہے غرض کہ گراہ کر رہے ہیں تو قیام پناہ دیوے مگر بندہ کو معلوم ہوتا تو سکت کوٹے گریبان کی لڑائی  
اس ہم کہیں وہاں کے سب لڑتے بندہ مانتا ہے عقائد مستقام۔

حضرت مولوی کاظمیہ کوٹلیہ بتانا

سوال ۱۔ حضرت مولوی نے اپنے مدبر بد مذہب کوٹلیہ کوٹلیہ کیا ہے یا نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ  
کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از امانات مبارکہ

حضرت مولانا اسحاق اچھا نظر رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

مگر جبکہ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ رد المحتار حاشیہ درمکار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاة میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں یعنی خارجی ایسے ہوتے  
ہیں ہمارے زمانے میں یہ وہاں محمد بن عبدالوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین شریفین پر غلبہ کیا اور وہ اپنے آپ کو خلیفہ  
کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں۔ اس وجہ سے  
انہوں نے اہلسنت و علمائے اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکرِ مسلمین کو  
ان پر 1233ھ میں فتح بخش (رد المحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر، جلد 3، ص 339)



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے

کس

۱۲۹

مذہب

دیوبند وغیرہ سے نہ محمد علی ہذا مذہب کی کوئی صورت میں نہیں۔ ممکن ہو اس کے ثبوت حدیث سے ہے  
اور کسی صورت خاصہ کو ضروری جانتا بدعت ہوگا۔

عیدین میں خطبہ کے پہلے دعا مانگنا

سوال پر مسئلہ عیدین میں خطبہ کے اول دعا مانگنا چاہئے یا بعد خطبہ کے یا بالکل نہ چاہئے۔  
جواب بہ خطبہ سے اول دعا اور مذکورہ تاکیدیں ثابت نہیں لہذا نہ کرنا چاہئے البتہ بعد سلام نماز  
میں دعا کریں پھر پھر رکعتوں کو دعا ثابت نہیں۔

معافہ خصوصاً عیدین میں

سوال پر عیدین میں معافہ کرنا اور بنگلہ بونا کیسا ہے۔

جواب نہ عیدین میں معافہ کرنا بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد  
عبد اللطیف

الجواب صحیح محمد عبد العلیف علی ہند

رشید  
احمد

معافہ کرنا خصوصاً عیدین میں

سوال پر معافہ کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس وجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔

جواب: معافہ معصومانہ بوجہ تہنیت کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور اور باعث  
لذت اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے میں بدعت ہے اور مکروہ تحریمی اور علی الاطلاق ہر روز  
معافہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرائط خود ولیم العید کے ہے اور علی ہذا معافہ معصومانہ خود ولیم ایام  
میں ہے ویسا ہی یوم عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے کرنا بدعت ضلالہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الوداع کا خطبہ طہینا

سوال :- پڑھنا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع

الوداع یا سنت الترادیع اور استعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ ماہ رمضان المبارک  
میں درمیان یکے دوام لٹا اس خطبہ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے  
ہوں کیسا ہے۔ آیا حسب مکتبہ الی کے سنت یا استحباب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و  
عقلیہ از کتب معتبرہ جواب بارگاہ فرمایا جاوے میں اتوا جروا۔

بہارِ شریعت

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افانبات مبارک

حضرت مولانا الحاج اچانہ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معافہ کیا جائے تو اس  
میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ گنگوہی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔



اکابر و یوں مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

## تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے

کے

۴۶

تدفین کے بعد

ایصال ثواب میں دن اور کھانگی خصوصیت

سوال ۱۔ دوسرے روز مرنے کے پچھلے چار آدمی جمع ہو کر کھانگی طیبہ بنوں وغیرہ پڑھتے ہیں اس جمع میں جانا کیسا ہے۔

جواب ۱۔ میت کے واسطے کھانگی طیبہ وغیرہ پڑھنا بہت بہتر اور ثواب ہے مگر تخصیص میرے روز کی اور چمنوں کی بدعت ہے وہاں شریک نہ ہونا چاہیے۔

میت کے دفن کے بعد مکان پر فاتحہ

سوال ۱۔ جنس لوگوں میں دستور ہے کہ جس وقت سوئی کو دفن کر کے آتے ہیں اس کے گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں۔ یہ فعل فائز پر صاف درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

برادری کا میت کے گھر باکر رسوم ادا کرنا

سوال ۱۔ حسبِ مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں باکر فاتحہ پڑھنا اور گچڑی بڑا دینا بدعت ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ یہ سب امور بدعت اور زائد درست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا بدعت ہے مگر دفن کفن میں نہ شریک ہوا جو۔

بنا قیود و رسوم ایصال ثواب کرنا

سوال ۱۔ میت کو ثواب پہنچانا باقیین تاریخ کے یعنی تیجا، دسواں، چالیسواں نہ ہو بدعت ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ ثواب میت کو پہنچانا باقیہ تاریخ وغیرہ اگر ہو تو میں ثواب ہے اور جب انہیں صحت و التمرات مروجہ ہوں تو بدعت اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔

اہل میت کو کھانا کھلانا

سوال ۱۔ اس ملک میں بموجب رسم کے اگر کوئی مرادے تو اس گھر والے یا اس کے ہم کے لگ اس کے خلیش و انداب کی روٹی پکاتے ہیں یہ لگ کہ جب تک روٹی تیار ہو جائے تو کھانا نہیں کرتے اس روٹی کا کھانا حرام ہے یا مکروہ۔

فیضانِ اسلامیہ  
کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افادات مبارک

حضرت مولانا الحاج الخافض رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ گنگوہی صاحب اکیا اب ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی ثبوت پیش کرنا ہوگا؟



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:  
محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذ اللہ)

کس

۲۲۵

مفت رشید

سوال :- مجلس میلاد دوسری و سوم و چہارم  
مجلس میں باپ پائیے یا نہیں۔

جواب :- مجلس مرد و زنانہ میلاد دوسری و سوم و چہارم بالکل ہی ترک کرنا چاہیے کہ اکثر مسلمان  
احادیث سے خال نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
محفل میلاد کا کرنا

سوال :- زید نے بکر سے روایت کیا کہ مجلس میلاد مرد و عورتوں کے لئے جائز ہے یا نہیں اور اس میں  
شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو راہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔  
پھر خیال اس کے کہ ختم زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں باہر نہ جاتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا اور اس کے  
تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو لعنہ نہ دیے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بلکہ شرعاً کا ہر جائز  
بعد خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات  
سے مانع ہوا بعد بہ نیت مخالفت مانع ہوا لہذا اس سبب سے بکر کو ترک بہمت سابق و حال  
اور انکار بہمت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب :- ہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعد ترک گناہ  
کو برا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں

سوال :- محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات  
مردودہ کا ذہن نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔  
جواب :- ناجائز ہے بسبب مردودہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب در پائیلو ٹرافیٹ

فتویٰ :- در باب عدم جواز مجلس مولود مرد و عورتوں کے مجمعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب  
المجلد باب الخطر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ مولود از مولوی عبد القدر صاحب رامپوری۔  
استفتاء اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد صنفہ خیر العباد علیہم رحمۃ اللہ الیوم التالی میں جو شخص کہ

محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذ اللہ)

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افانبات مبارک

حضرت مولانا اسحاق الخاں رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

اس لئے کہ اکابر دیوبند کی محفل میلاد سے عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ محفل میلاد میں صحیح روایات بھی ان کے نزدیک جائز نہیں (معاذ اللہ)



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک محرم میں امام حسین کی شہادت کا بیان،  
چاہے وہ صحیح روایات سے ہونا جائز ہے اور کبیل لگانا، شربت پلانا حرام ہے

بہارِ شریعت  
کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بظریعہ دید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج اکحافظ رشید احمد صاحب گنج

ناشر

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و کتاب

اردو بازار کراچی

ایصالِ ثواب و صدقات کرنا اور عینِ تمب و طعام بھی مثلِ شربت ہے یا کچھ خاص ہے اور برائی اور خیر کا  
اس کا فیصلہ تبرک ہانا اور برائی یا امید اس کو نہ ہو سکتی ہے نہ سہولت کریں اور پراچا نہیں ہوتی البتہ  
کو اس میں بہت دقت ہے قرابلی صورت میں امیدِ ثواب کی ہر گز گتھی ہے یا نہیں اور یہ سب امور بدعت  
و عصبیت ہیں یا نہیں۔

جواب: ۱۔ ذکرِ شہادتِ کلامِ مشرور محرم میں کرنا بہت بہت مدافعت کے مستحق ہے اور آم  
نہ کرنا محرم ہے۔ لیٰ الحدیث بنی عن الراش الحدیث۔ اور غلط روایات بیان کرنا سب جہل میں  
حرام میں تقیم صدقات تخصیص ان اہم کرنا اگر یہ ماننا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلال  
ہے بل بنا تخصیص کسی طعام کی کسی ریم کے ساتھ نہ الفہم ہے اور صدقہ کلامِ غنی کو کر دینا بدعت کو حرام  
ہے اس پر عمل کرنا فسق ہے۔ نقد و نقدہ تعالیٰ اعلم۔

پیران پیر کی گیسد ہو

سوال: ۱۔ تہذیب اور دینی اور عوامی پیران پیر کی گزارشت ہے یا نہیں۔

جواب: ۱۔ تہذیب و دینی بدعت میں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں اور ایصالِ ثواب بروح  
حضرت قدس سرہ درست ہے اور تعین تاریخ کی پس پیش ذکر سے بہت ہے عقائد و فتنہ تعالیٰ اعلم  
ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال: ۱۔ کتاب ترجمہ شہادت میں یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی دانت کو پڑھنا  
کیا ہے حسبِ قرآن یا زبانِ مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب: ۱۔ اہم محرم میں شہادت میں کا پڑھنا منع ہے حسبِ شہادت جہاں روایت کے  
محرم میں سبیل لگانا اور دھڑ کا شربت پلانا

سوال: ۱۔ محرم میں عشرہ و غفرہ کے بعد شہادت کا بیان کرنا صحیح اشعار برداشت صحیح یا بعض  
ضعیف بھی دیکھ سبیل لگانا چند دینا بدعت ہے دھڑ پور کرنا بدعت ہے یا نہیں۔

جواب: ۱۔ محرم میں ذکرِ شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ پر یا سبیل لگانا  
شریت پالنا چند سبیل اور شربت میں دینا بدعت ہے اور دھڑ لگانا بدعت ہے اور شہادت کا شربت پلانا بدعت ہے

☆ کہنے افسوس کی بات ہے کہ اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے پچھلے لٹوئی میں ہمدونوں کی دیوالی کا کھانا تناول کرنے کو درست لکھا مگر  
امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے لگائی گئی سبیل کا پانی اور شربت پینے کو حرام لکھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا حال  
دیکھئے کہ ذکرِ شہادت صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنا ناجائز لکھا (معاذ اللہ)



## گنگوہی کا باطل نظریہ:

اکابر و یوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے  
اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیل بول دیوے تو جائز ہے

۱۸۸

۱۸۸

تشریح

رحمۃ للعالمین

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین لغوی معنی رحمت اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کی رحمتی  
جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ ہر  
مولانا و فیاض عالم و ربانین میں مرحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم  
سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتا دیل بول دیوے تو جائز ہے۔

شفاعت کبریٰ

سوال: شفاعت کبریٰ کا وہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا۔ لیکن باقی ائمن من مہانب اللہ و علیہ  
یا نہیں یا بدون ہجرت ہو کر؟۔ لفظ اللہ اللہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔  
جواب: اگر شفاعت بغیر اذن کے میں ہو سکتی ہے۔ لفظ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
جی کسی کو جرات نہ رہا کہ اذن کے بغیر شفاعت کرے۔

غفر کے ولید کا اسلام

سوال: ہمارے طوط محمد رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ہیں مسلمان تھے یا نہیں۔  
جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام شافعی  
کا مذہب یہ ہے کہ ان کا تعلق حالت کفر میں ہوا ہے۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال: مزارات اولیاء و رحمہ اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس مرتبہ  
جواب: مزارات اولیاء سے کافروں کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کس کی اجازت دے رہے ہیں ہرگز مزارات  
سے اور تحصیل فیض کا طریقہ کمال خاص نہیں ہے جب ہمارے مولانا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے  
حسب استطاعت و فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دوازدہ کھڑا ہے۔  
اولیاء کی کرامات

سوال: مولانا محمد مراد کے ہیں یا

تیر جنتہ باز گرا خدرا

ہست قلم شہید را ازالا

فتاویٰ رشیدیہ  
کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطور جدید

از افانبات مبارک

حضرت مولانا الحاج اکحاف رشید احمد صاحب گنج

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک ﷺ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا

القرآن: وما ارسلک الا رحمة للعالمین ۵

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ 17، ع 7)

لہذا بطور تاویل بھی کسی اور کے لئے بولنا جائز ہے



دیوبندی اکابر اور تبلیغی جماعت کا بانی مولوی ذکریا مدنی لکھتا ہے کہ غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایسا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہڈیاں یعنی کھوکھلا کرنا ہے (معاذ اللہ) دیوبندی تبلیغی نے غفلت کی حالت میں تلاوت کرنے کو بکواس کرنے کے مترادف قرار دیا

ایک سو

۳۸۳

فضائل نماز

## آخری گزارش

مولانا نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں غفلت کی حالت میں نہ کرنا اور ہم کام ہونا ہے غفلت کے ساتھ ہو کر نہیں سکتا۔ نماز کے دوران عبادت میں غفلت سے بھی ہو سکتی ہے مثلاً کھڑے کر اس کی حقیقت دل کا خراب کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ تب بھی نفس کو شاق گزرتا ہے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا سہو کا پیاسا سنا، صحبت کی لذت سے لگا کر یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں غفلت سے بھی اگر توجہ نہ ہو تو نفس کی شدت بڑھتی ہے اور پھر پڑے گا لیکن نماز کا غفلت سے ذکر ہے، قرأت قرآن سے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں میں ایسی ہی ہیں جیسے کہ نماز کی حالت میں نہ بیان ہوئی ہے اور ہرز دل میں ہوئی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی مسکنت ہوتی ہے نہ کوئی فتنہ۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے تابع ہوسوے بکے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے۔ جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکل جاتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے ناس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ نے بھی ایسی عبادت کی طرف توجہ نہیں فرماتے جو بے امداد کے ہو۔ اس لئے نہایت سے کہ نماز اپنی وسعت و بہت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیتیں جو کھیلوں کی معلوم ہوئی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز میں مل بھی لیکن جو ضرور پڑھی جاتے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ کہ جسے کہ طبع پڑھنے سے توجہ پڑھنا ہی اچھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بڑی طبع کا پڑھنا ہی بہتر ہے لے کر نہ پڑھنے کا جو مذاہب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے جس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے۔ جیسا کہ پہلے باب میں منکھل گزر چکا ہے

اردو

## حکایات صحابہ

(مترجمہ)

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب  
ذوالفقار مرقدا

(ناشر)

کتب خانہ فیضی

لاہور - پاکستان







جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

# تفسیر القرآن

جلد دوم

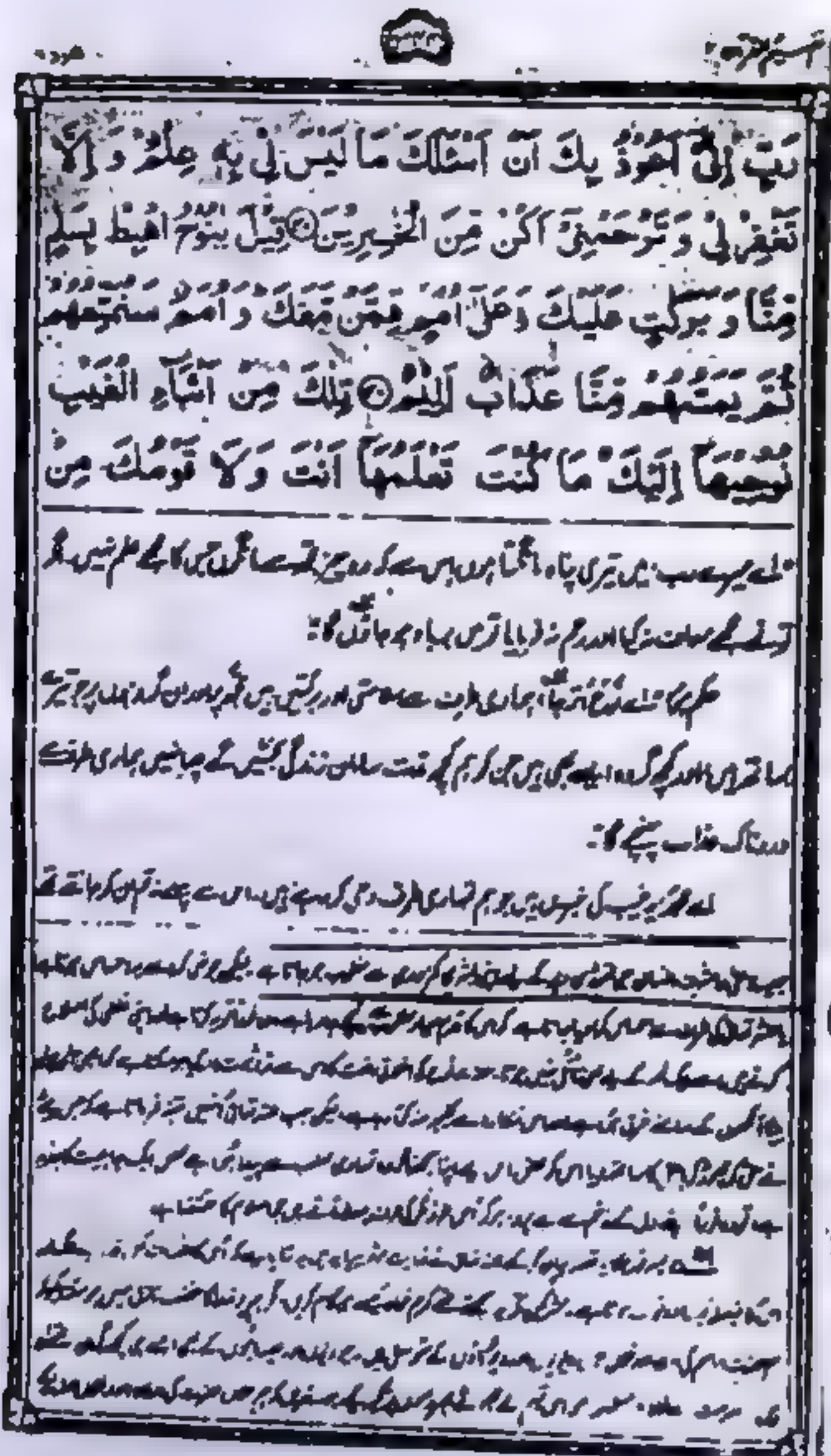
الأعراف بنی اسرائیل

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پریپرائز مکتبہ تعمیر انسانیت مچی دروازہ لاہور

تفسیر القرآن کا صفحہ نمائش





جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی  
مودودی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

تفہیم القرآن

جلد پھارم

(لقمان) \_\_\_\_\_ (الاحقاف)

آبِ اِلَاحِے مَوَدِی

نمبر

شیخ محمد قمر الدین پوپانہ سر مکتبہ تعمیر انسانیت، موحی و دانا لاہور

تعلیم و تفریح کا سفر ہمایوں

تفسیر القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

اصل عبارت: یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فضل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

Marfat.com







## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں

۱۹۵

## تفہیمات (حصہ اول)

اور اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید اس کو بھی گمراہی کا اہم سبب بتاتا ہے۔ **قَالُوا حَسْبُنَا مَا  
وَجَدْنَا عَلَيْهِ اِبَادَةً اَوْ ذِكْرًا اَبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَحْكُمُونَ** (البقرہ: ۱۷۲)  
جو تمہیں شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قربت اور ہیبت  
ہو کہ وہ خدا اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہش نفس  
اول تو معرفت حق ہی میں مانع ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان ہی نہ کرے تو وہ اس کو  
اپنے ہم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر مزاحمت کرتی ہے۔ انسان کے نفس  
میں ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھایا جاتی ہے اور بسا اوقات  
اس کو باندھتے ہو جیتے غلط راستوں پر ٹھکارتی ہے۔ معمولی آدمی تو وہ کنارے بڑے بڑے  
لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یکدمے دُعا  
ہوتے ہیں، اس رہزن کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس چیز کو قرآن مجید  
میں بھی گمراہی کا سبب قرار دیا گیا۔ **وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيًا**  
**هُدًى مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا** اس سے بڑا گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی ہدایت سے الگ  
ہوئی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی۔ **اَقْرَأْتِ مِنۡ اٰتِیَاتِ اللّٰهِ  
وَاَعْتَدَ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَخَفَوْنَهَا عَلٰی نَفْسِهِ وَجَعَلَ لَکُلِّ شَیْءٍ نَّجْوًۢا** (البقرہ: ۱۷۳)  
تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا خدا بنالیا۔ بارہویہ کہ علم  
رکھتا تھا مگر جب اس نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے ٹھکادیا اور اس کے دل پر مہر لگا دی  
اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر  
کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی یہ واقعہ پیش آیا۔  
نبی کی کہی ہے کہ **لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَيُضِلَّکَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ** (ص: ۱۷۱) جو اپنے نفس کی  
پیروی نہ کرنا دے نہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے ہٹکا دے گی،

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں، اس کے ذہن کا سانچہ  
ایسا ہو کہ صحیح اور حق بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے خود فکر اور استدلال عقلی کا زیادہ  
محتاج نہ ہو، بلکہ نظر ثانی و غلط بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و



## مودودی کی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ)

۲۴۹

## تفہیمات (حصہ اول)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

چتر میں رہتا تھا بدیشے پر سوتا تھا۔ مرنے کا جھوٹا پھنسا تھا غریبوں کی سہی نکالنا تھا عاتقے تک کر گزرتا تھا رات رات بھر اپنے خدا کی عبادت میں مگن رہتا تھا غریبوں اور نصیبت نفعوں کی خدمت کرتا تھا۔ ایک مزدور کی طرح کام کرنے میں ہی مسئلہ تھا۔ آخر وقت تک اس کے اندر شامادہ لگنت اور امیرانہ ترقی اور بڑے آدمیوں کے سے تکبر کی ذرا سی بو بھی پیدا نہ ہوتی۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح لوگوں سے ملتا تھا۔ ان کے دھند میں شریک ہوتا تھا۔ حرام کے وہ میان اس طرح بیٹھتا تھا کہ انہی آدمی کو معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ اس مغل میں قوم کا سردار، ملک کا بادشاہ کون ہے۔ اتنا بڑا آدمی ہونے کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ ہی ایسا برتاؤ کرتا تھا کہ گریبان اسی جیسا ایک انسان ہے۔ تمام فکر بعد جہد میں اس نے اپنی ذات کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اپنا پورا ترکہ اپنی قوم پر وقف کر دیا۔ اپنے پیروں پر اس نے اپنے یا اپنی اولاد کے کچھ بھی موقوف قائم نہ کیے۔ حتیٰ کہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینے کے حق سے بھی محروم کر دیا۔ محض اس خوف سے کہ کہیں آگے چلے کر اس کے پیرو اس کی اولاد بھی کو ساری زکوٰۃ نہ دینے لگ جائیں۔

ابھی اس عظیم الشان آدمی کے کمالات کی فہرست ختم نہیں ہوئی اس کے ترجمہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر مشیت مجبلی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا۔ وہ اصل بعد جہد کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلافت وہ زبان عورتے ہیں اس کی رہنمائی کسی طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصول حیات اور قوانین عمل میں اور ان کے صیر مدیکل مدد میں پرست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا نفع و محبت اور محاسب پرستی اور ریاضت کی طرف سے بڑا کر فضیلت اور حقیقت پسندی اور متوازن دنیا داری کی طرف



## مودودی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی چرواہا لکھا (معاذ اللہ)

### تفہیمات (حصہ اول)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

مستطیل طرز کے دو دروازے ہیں۔ ایک خاص طور پر دروازہ چھوڑا جاتا ہے کہ ان کو ایک پاک طینت رکھنے والے آدمی کی طرح دیکھیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح رہتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ان کی زندگی کے اوقات ہوتے ہیں۔ وہ لاکھوں سالوں سے یہاں پر رہتے ہیں۔ پھر اس اسرائیلی چرواہے کو دیکھیں جس سے وادی مقدس طوئی میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح رہتا ہے۔ مصر میں خاص طور پر فرعونیت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دہانے کے لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو قتل سے بچانے کے لیے ایک نیا بت میں رکھ کر دیا میں ڈرایا گیا۔ خاص اسی فرعون کے گھر میں پہنچا گیا جس کو وہ تباہ کرنے والا تھا۔ اس کو پیری صودت دی گئی کہ فرعون کے گھر والوں کے دل میں گھر کرے۔ وہ اُنھیں بتائے کہ تمہارے قتل کے بعد تمہاری تمام عورتوں کے دودھ سے روک دیا گیا۔ بیان کیا کہ وہ پھر اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ گیا۔ اور اس کی پیدائش کا انتظام خاص حق تعالیٰ کی جگہ میں ہوا۔ اور یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے چرواہوں میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موسیٰ علیہ السلام خاص طور پر نبوت ہی کے لیے پیدا کیے جاتے تھے۔

۲۔ پھر دیکھیں کہ اس طرح جن لوگوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ غیر معمولی تالیفاتوں کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔ ان کی قدرت نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ ان کے ذہن کا سانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جرات نکلتی ہے، سیدی نکلتی ہے۔ غلط اندیشی اور گج جی کی استعداد ہی ان میں نہیں ہوتی۔ وہ جلی طور پر اپنے بچے جاتے ہیں کہ بلا لیا اور بلا کی غلطی کے ساتھ وہاں (Mouli) سے ان میں تالیفات پر پہنچ جاتے ہیں۔ پھر انسان کو فکر کے بعد ہی نہیں پہنچ سکتے ہیں کہ معلوم کی نہیں جاتے بلکہ جلی طور پر اپنے بچے جاتے ہیں کہ انسان کی من برکت میں لیت کیا جاتا ہے۔ مگر اس میں سے تالیفات نکلتے ہیں۔ سال طور پر حضرت یعقوب کو دیکھیں حضرت یوسف کا خواب سننے ہی ان کے دل میں لٹک پیدا ہو جاتا ہے کہ اس بچے کو اس کے بھائی جینے نہیں گے۔ برادران یوسف ان کو کھیل کے لیے لے جانا چاہتے ہیں تو حضرت یعقوب نہ صرف ان کی بڑی نیت کو بھانپ جاتے ہیں بلکہ ان کو ٹھیک وہ بیان بھی معلوم ہو جاتا ہے جو بعد میں وہ بتائے والے

اصل عبارت: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیں، جس سے وادی طوئی میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ (معاذ اللہ)



جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا عقیدہ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا (معاذ اللہ)

## رسائل و مسائل (حصہ اول)

رسائل و مسائل (اول) ————— 20 —————  
آرائیوں اور اس فرض و تخمین (Speculation) سے بالکل ایک مختلف چیز ہے جس کا ارتکاب غلط سمجھا کرتے ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس پر قرآن مجید ہر انسان کو خود آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار اس سے کہتا ہے کہ آنکھیں کھول کر خدا کی قدرت کے آثار کو دیکھو اور ان سے صحیح نتیجہ اخذ کرو۔ مسائل نے اپنے سوال میں جس آیت کی تفسیر کے متعلق اپنے شک کا اظہار کیا ہے خود اسی کے مائل و مابعد کا مضمون اگر وہ چاہیں تو دیکھیں گے کہ وہاں بھی تصور کلام کی بنا ہے کہ آیات الہی کے مشابہ سے نہ ایک غیر متعصب طالب حق کس طرح حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۰)

عصمت انبیاء:

سوال: یہ امر مسلم ہے کہ نبی موصوم ہوتے ہیں مگر آدم کے حلق قرآن کے الفاظ صریحاً ثابت کر رہے ہیں کہ آپ نے گناہ کیا اور حکم مردی کی۔ جیسے لَا تَقْرَبُوا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونُوا مِنَ الظَّالِمِينَ کی آیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی تحقیق کے نتائج سے مستفید فرمائیں۔  
جواب: نبی کے موصوم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتوں کی طرح اس سے بھی خطا کا امکان سلب کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نبی ازل تو دانتہ یا فرامانی نہیں کرتا اور اگر اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

پھر یہ بات بھی لائق غور ہے کہ حضرت آدم سے جو فرامانی سرزد ہوئی تھی وہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے کی ہے اور نکل نبوت کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے ہر سیدہ بار میں اس بات کا اقرار کر لیا فَكَلَّمَهَا إِذْ أَتَا مِنْهُنَّ الْقُلُوبُ (اسراء: ۲۴) یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا تھا جب راہِ ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔

فقہ رائے بات اصولی طور پر سمجھ لیجئے کہ نبی کی مصومیت فرشتے کی ہی مصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو بلکہ وہ اس معنی میں ہے کہ نبوت کے ذمہ دارانہ منصب پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بطور خاص اس کی نگرانی و حفاظت کرتا ہے اور اسے

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

۱۔ اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ بشریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ مودودی کا عقیدہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہذا ایسے شخص کی کتابیں نہ پڑھی جائیں



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا ان اسلامی سزاؤں پر تنقید کرنا جنہیں قرآن و سنت میں بیان کیا گیا ہے

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ

مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

۳۲۲

## تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

نہ جو وہاں چور کا ہاتھ کاٹا اور ہر ظلم ہے۔ حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس ظالم سوسائٹی کے لیے مقرر ہی نہیں کی گئی ہے جس میں سود جانتے ہوئے کو کڑا سزا ہو، انصاف قیامت فرشتہ کیا جاتا ہے، ٹیکسوں کی بھرمار سے ضرور پاتے زندگی نہایت گراں ہو گئی ہوں اور تمام ملک چند خصوصیات کے لیے سامان میں فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لیے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔

عام طور پر اسلامی قانون فوج داری کو سمجھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے پیش نظر تو رکھتے ہیں سوسائٹی کے اس مظلوم کو جو اس وقت دنیا کے متعین ممالک میں قائم ہے اور پھر چوری "زنا" قذف اور شراب نوشی جیسے "عادتہ اور دود" جرائم کا موازنہ قطعاً یہ رجم اور گزروں کی سزاؤں سے کر کے رائے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس موازنہ میں ان کو اسلام کی سزائیں سخت اور ہولناک ہی نظر آ رہی ہیں۔ کیونکہ نیم شعوری طور پر وہ خود سمجھتے ہیں کہ جو حالات اس نظام حیات نے پیدا کر رکھے ہیں ان میں چوری ایک عام چیز ہوئی ہے چاہے زنا میں بکثرت مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں اور بزرگوں تک کو جلا ہوتا ہی چاہیے۔ آئے دن منہبہ طریقوں سے لئے والے جوڑوں کے حلق نڈی خبریں مشہور ہوتی ہیں چاہیں بری سمجھتوں میں تو خیر لہجوں کو نڈی مادہ پڑتی ہی چاہیں۔ لہذا ان کا دل یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ اگر ان حالات میں اسلامی قانون فوج داری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی دینہ بھی گزروں سے نہ بچ سکے ہزار ہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹنے لگیں اور ہر روز ہنگاموں آدمی سٹکار کیے جائیں۔

بلاشبہ ان کا یہ خوف بالکل سچ ہے۔ اس بیہودہ سوسائٹی کے بیہودہ نظام کو باقی رکھ

کر اسلام کے قوانین میں سے کس اس کے قانون فوج داری کو نافذ کر دینا ہمارے نزدیک بھی دینی ظلم ہوگا جیسا وہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جس لفظی کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ دراصل یہ ہے کہ انہوں نے سوسائٹی کے اس بیہودہ نظام کو جس کی سبب ہونے لگیوں سے وہ مایوس ہو چکے ہیں انہیں فطری حالت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ فطری حالت جیسا ہے بلکہ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے  
 قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ  
 مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

۲۱۱

## تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

کرنے والے قاتلے راج نہ ہوں جس میں شرع کے لیے پوری آسانیاں ہوں اور شرع  
 تقریب اور طلاق و طبع کے اسلامی احکام ٹھیک ٹھیک نافذ کیے جاتے ہوں۔ ایسی سوسائٹی  
 اپنی میں فطرت کے اعتبار سے اس امر کی متقاضی ہوتی ہے کہ اس میں معاشرت کا جو مسئلہ  
 نظام قائم کیا گیا ہے اس کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ اور اتنی سخت  
 سزائیں اس حالت میں برگزنا منعقد نہیں ہیں جب کہ جائزہ رائج سے منافی خواہشات کی  
 تسکین آسان کر دی گئی ہو اور معاشرت کے ماحول کو بدکاری کی سہولتوں اور غیر معمولی  
 اسباب تحریک سے پاک کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں منافی جرائم کا ارتکاب صرف وہی  
 لوگ کر سکتے ہیں جو غایت درجہ کے بد طبیعت ہوں اور جن کے شر سے خلق اللہ کو محفوظ رکھنے  
 کے لیے نہایت عبرت ناک سزاؤں کے بغیر چارہ نہ ہو۔

لیکن جہاں حالات اس سے مختلف ہوں جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط  
 رکھی گئی ہو جہاں مدرسوں میں دختر و پسر کلبوں اور تفریح گاہوں میں خلوت اور خلوت  
 میں ہر جگہ جوان مردوں اور نئی فطرت عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع  
 ملتا ہو (جہاں ہر طرف بے شمار منافی محرکات پھیلے ہوئے ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست نہ  
 ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور فساد کی شرعی حد جاری  
 کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا) اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم (Normal Type) کے معتدل مزاج  
 اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا جتنا بڑا  
 گناہ ہوگا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم (Abnormal Type) کا  
 اخلاقی مجرم ہے۔ رحم اور کرم کی سزا اور حقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے  
 مقرر ہی نہیں کی ہے۔

اسی پر حد سرقہ کو بھی قیاس کر لیجئے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔  
 جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں۔ قطعاً یہ  
 اور اسلامی نظم معیشت میں ایسا رابطہ ہے جس کو قطعاً نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں یہ نظم معیشت  
 قائم ہو وہاں قطعاً یہی میں انصاف اور میں اعتدال فطرت ہے۔ اور جہاں یہ نظم معیشت

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوڈ مال لاہور (پاکستان)



## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ

۴۷

### تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ہوں گے۔

شررا نفس اور غیبت طینت لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی آدمی 'خصوصاً بڑے آدمی' کے حلق چھوٹی سی بات کی محکم ان کے کان میں پڑ جاتی ہے تو فوراً ان کی قوت متقلد اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور وہ مجلس اپنے ذہن سے بہت سی اسکاٹی صورتیں فرض کر کے ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا یہ محقق واقعات ہیں۔ ہر انسان سے خواہ وہ کیسے ہی بڑے درجے کا آدمی ہو کبھی نہ کبھی کوئی ایسا فعل ضرور ہو جاتا ہے جس کو آسانی کے ساتھ بڑے معنی پہنائے جاسکتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ نبی اسرائیل کے ہیں ایک عام دستور تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لغزش سرزد ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا اس لیے فوراً شہرت پکڑ گیا اور ان پر لوگوں نے حاشے چڑھانے شروع کر دیے۔ اور یا سے طلاق کا مطالبہ یہ گمان کرنے کے لیے کافی تھا کہ حضرت داؤد اس کی بیوی کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اب لوگوں کے ذہن نے نونا شروع کیا کہ یہ میلان آخر ہوا کیونکر؟ کسی ذات شریف کو یہ بات سوجھ گئی کہ عا بنائے کل پر سے اس کو نہاتے میں دیکھ لیا ہوگا۔ مگر ان کی صداقت شعاری نے 'ہوگا' کو محض 'ہوگا' کی صورت میں بیان کرنا پسند نہ کیا اس لیے انہوں نے 'ہوگا' کو 'ہے' میں تبدیل کر کے لوگوں سے بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ ایک واقعہ بن گیا۔ حالانکہ میلان ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے تھے۔ لیکن ہے کہ حضرت داؤد نے اس خاتون کی قابلیت اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حال سن کر اسے پسند کیا ہو لیکن بڑے نفوس کی شرارت ہمیشہ ایسے

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

(۱) اسرائیلیوں کے ہیں یہ کوئی سیوہ بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں شک کرے اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی ہے اس پر برا ماننا تھا۔ اور یہ تو ایک عمدہ اخلاق کی بات بھی تھی کہ کوئی شخص کسی دوست کو نفرت کرنے یا اس کی تکلیف دینے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے تاج میں دسے دے۔ چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ یہ میں میں انصار اپنے باہر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بااد ہے رہا اور جو گئے تھے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اور اسے طلاق کی درخواست کی تھی (کیا کبھی معصوم نبی یہودی سوسائٹی کے بڑے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

(کیا کبھی انسانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا نبی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے؟)



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کے نزدیک قرآن حکیم نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے

## تفہیمات (حصہ اول)

پراصولی وحدت نہ ہو جائے کیا روایات کو قبول کرتے ہوئے مسلم قوم کے لیے آپ ایک آرڈر کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ اس وقت مسلمان وحدت و یکگاہت اور اتحاد قیاسی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اصولاً اس وحدت کا مل آپ کی تجویز کریں گے؟

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ اتنے پیچیدہ نہیں ہیں کہ تھوڑے سے تامل سے خود آپ ہی ان کا جواب نہ پالیتے۔ میرے ان مضامین میں بھی جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے، ان میں سے بعض سوالات کا مل موجود ہے۔ تاہم جب آپ کو ان مسائل میں الجھن پیش آرہی ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس الجھن میں مبتلا ہیں تو ان کی تفسیر کے لیے مختصراً کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن حکیم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کا کام صریح فکر اور صریح عمل کی راہ بتانا ہے اور اس راہ نانی میں وہ قیدنا کافی ہے۔ مگر نجات کے لیے صرف قرآن کا پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم غلوں تہمت کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں اور وہی اعتماد رکھیں جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور اسی قانون کے مطابق عمل کریں جس کے اصول قرآن نے مقرر کیے ہیں۔

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

(۲) ہدایت کے لیے قرآن کے کافی ہونے کا مفہوم بھی عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ کسی کتاب کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی علم یا فن کی تعلیم کے لیے کافی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس فن کے جتنے گڑبہ ہیں یا اس علم کے جتنے اہم مسائل ہیں، وہ سب اس کتاب میں آگئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر شخص جو اس کتاب کے الفاظ کو پڑھ سکتا ہو اس کے تمام مطالب پر مامور ہو جائے گا، اور محض کتاب کے مطالعہ ہی سے اس کو اپنے فن میں اتنی مہارت بھی حاصل ہو جائے گی کہ وہ عملاً اس سے کام لے سکے۔ کتاب اپنی جگہ کتنی ہی کامل ہے لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسری جانب خود

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)



## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا توحید کے متعلق عقیدہ

۵۳

## تفہیمات (حصہ اول)

نیک آدمی اور بہت سے وہ بھی جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے مستحق مذاب  
ہو چکے ہیں، سب کے سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں؟ (الحج: ۱۸)  
وہ زمین اور آسمان میں جس قدر چیزیں ہیں سب طوعاً و کرہاً اللہ ہی کے  
سجدہ کر رہی ہیں! (الرعد: ۱۵)

یہ عبادت، یہ سجود، یہ تسبیح، یہ تقویٰ، تمام جائداد اور بے جاوی، ذوی شعور  
اور بے شعور چیزوں پر یکساں حاوی ہے، اور انسان بھی اس پر اسی طرح مجبور ہے  
جس طرح مٹی کا ایک ذرہ، پانی کا ایک قطرہ اور مٹاس کا ایک ٹکڑا (انسان خواہ  
بقدر کتنا ہی ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پر جا کرنا ہو یا غیر خدا کی،  
جب وہ تازین فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ  
وہ بغیر ماننے اور مجھے، بلا محدود اختیار، طوعاً و کرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے، اسی  
کے سامنے سر بسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے) اس کا پلنا پھرنا، سونا  
جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسی کی عبادت ہے۔ چاہے وہ اپنے  
اختیار سے کسی اور کی پر جا کر رہا ہو اور اپنی زبان سے کسی اور کی بندگی و اطاعت  
کر رہا ہو مگر اس کا روگنا، روگنا اسی خدا کی عبادت میں مشغول ہے جس نے اسے  
پیدا کیا ہے۔ اس کا خون اسی کی عبادت میں چکر لگا رہا ہے، اس کا قلب اسی  
کی عبادت میں متحرک ہے، اس کے اعضاء اسی کی عبادت میں کام کر رہے ہیں اور  
اس کی وہ زبان بھی جس سے وہ خدا کو جھٹلاتا اور خبروں کی حمد و ثنا کرتا ہے وہ اصل  
اسی کی عبادت میں چل رہی ہے۔

بندگی کا صلہ: اس عبادت کا صلہ یا اجر خدا کی طرف سے کیا ملتا ہے؟ فیضانِ برکت  
رزق اور قوت بقا، جتنی چیزیں خدا کے قانون پر چلتی ہیں اور اس کی بندگی کرتی  
ہیں، وہ زندہ اور باقی رہتی ہیں اور انہیں وہ وسیلہ بقا عطا کیا جاتا ہے جسے ہم  
اپنی زبان میں رزق کہتے ہیں۔ اور جو چیزیں اس کے قانون سے انحراف کرتی ہیں  
ان پر نفاذِ خط ہو جاتا ہے، ان کا رزق بند ہو جاتا ہے، اور وہ فیضانِ برکت

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

☆ کفر و انکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم و خوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔  
اس لئے بت پوجنے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں  
کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت کر رہا ہے، اس مقام پر مودودی نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا انوکھا نظریہ بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں

## تفہیمات (حصہ اول)

۱۳۴  
میں پائے جاتے ہیں وہ سب انبیاء کی تعلیمات کے وہ باقی ماندہ اثرات ہیں جو اپنی ذاتی قوت کی وجہ سے قوموں کے اذہان اور ان کی زندگی میں جذب ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد قرآن جو دعویٰ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جس "اسلام" کی طرف وہ بلا رہا ہے وہ وہی اصل دین ہے جس کو ابتداء سے تمام قوموں میں تمام انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نرالا پیغام لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ (احقاف: ۱۰) بلکہ آپ کا پیغام وہی ہے جو ہر نبی نے ہر قوم تک ہر زمانے میں پہنچایا ہے، اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلَىٰ فُؤَادِ النَّبِيِّينَ مِّنْ قَبْلِكَ (النساء: ۱۰۳) اس پیغام سے عرب، مصر، ایران، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، یورپ، افریقہ، غرض کوئی سرزمین محروم نہیں رکھی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفیوشس، زرتشت، مانی، مقداد، نیشا پور

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان دوسرے پیشواؤں میں فرق یہ ہے کہ ان کی اصل تعلیمات ترگوگوں کے اختلافات میں گم ہوئیں مگر آنحضرت نے جو کچھ پیش فرمایا وہ اصل شکل میں محفوظ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" مذاہب میں سے ایک مذہب نہیں ہے بلکہ نوع انسانی کا اصل مذہب ہی ہے، اور باقی سب مذاہب اسی کی جڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ مذاہب میں جو کچھ "حق" اور "صدق" پایا جاتا ہے وہ اسی اصل اسلام کا بچا کچا اثر ہے جو سب کے ہاں آیا تھا اور اختلافات میں گم کر دیا گیا۔ جس مذہب میں اس باقی ماندہ حق کی مقدار جتنی زیادہ ہے اس میں اتنا ہی زیادہ "اسلام" موجود ہے۔ رہے وہ اختلافات جو اصل "اسلام" کے

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳- کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۱۔ آئے نبی ان سے کہہ دو کہ میں کوئی نرالا پیغام نہیں ہوں۔  
۲۔ ہم نے تباری طرف دہی پیغام دہی کیا ہے جو نوع اور ان کے بعد کے میں پر دہی کیا تھا۔



















دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے مسلمانوں کا عید میلاد النبی ﷺ منانے کو  
عیسائیوں کے کرسمس منانے کا مقابلہ قرار دیا جو کہ کم علمی ہے

### اشرف الجواب ۱۳۳

شرکین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو شراب کے بخار نے ضعیف اور بھرا کر دیا ہے تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ طواف میں دل کریں یعنی شانے ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کرو کہ ان کو قوتِ مسلمین کی مشابہ ہو اب وہ سب تو ہے نہیں لیکن ماسور پہ یعنی دل فی الطواف عائد باقی ہے یہ امر غیر مدح بالاعتقل ہے اور جو عمل خلاف قیاس ہوتا ہے اس کے لیے نقل اور عقل کی ضرورت ہوتی ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گزر گئی یا بار بار آتی ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ ختم ہو گئی کیونکہ اب جو تاریخ الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یوم ولادت کی مثل ہوتی ہے نہ کہ عین اور یہ ظاہر ہے کہ اس مثل کے لیے وہی حکم ثابت ہونا کسی دلیل نقلی کا محتاج ہوگا ہوچہ ہر مدح یا الاعتقل ہونے کے قیاس اس میں حجت نہیں ہوگا لیکن یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ نے یوم الاثنین میں روزہ رکھنے کی وجہ ولادت فیہ سے فرمائی ہے تو اس میں بھی یہ حکم ہو سکتا ہے کہ یوم ولادت تو گزر گیا ہے اب یہ اس کا مثل ہے اس کو حکم اصل کا کیوں ہو؟ اب یہ ہے کہ یہ صوم تو خود منقول ہے اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لیے اس پر اس میں ہو سکتا اب ہم تمام ان حضرات کو بھی ایک دلیل عقلی لکھ کر اور اس کا جواب دے کر انہوں کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہے اہل کتاب کا کہ وہ ولادت کے دن عید مناتے ہیں ہم مقابلہ کے لیے حضور ﷺ کے یوم ولادت میں عید کرتے ہیں تاکہ اسلامی رکت ظاہر ہو جواب یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کسی وجہ میں گج ہو جب ہمارے یہاں اظہار رکت کے لیے کوئی شے نہ ہو ہمارے یہاں جمعہ عیدین سب اظہار شعائر اسلام کے لیے ہیں ہمارے یہ کہ اگر ان کا مقابلہ ہی کرنا مقصود ہے تو ان کے یہاں اور دنوں میں بھی عیدین اور عید ہوتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ ہر ہر دن کے مقابلے میں تم بھی عید کیا کر ڈای طرح ماحورہ مدین قمریہ داری بھی کیا کر ڈا تاکہ اہل تشیع کا مقابلہ ہو چنانچہ بعض جاہل محض مقابلہ کے لیے کرتے بھی ہیں اور جناب اگر یہی مصلحت ہے تو ہندوؤں کے یہاں ہولی دیوالی ہوتی ہے کے مقابلہ کے لیے ہولی دیوالی کیا کرو۔

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اصول اور قاعدہ آپ کا  
اصل ہے اصل ہے حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کفار نے ایک درخت مار دیا تھا اس پر ہتھیار  
لے گئے تھے اور اس کا نام "ذات النواظ" رکھا تھا بعض صحابہ عہد نے عرض کیا کہ "بار رسول

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور  
دلچسپ جوابات علماء غوام کے لیے یحیٰ بن یحییٰ

## اشرف الجواب

انفاطی  
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلامی مکتب خانہ

المدینہ ۵۰ رشتہ ۵۰ رشتہ ۵۰ رشتہ ۵۰ رشتہ  
042-37116248-37116257

☆ ہم اہلسنت کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی محبت اور ان کی آمد کی خوشی میں مناتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے  
حضور ﷺ اپنے رب کے خاص بندے اور محبوب رسول ہیں جبکہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ)  
اللہ کے بیٹے ہیں، جب عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر مقابلہ کیسا.....؟







بھری مجلس میں دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے بے حیا کی بات کی۔ سائل نے عبادت کی لذت اور مزہ کے متعلق پوچھا اور جواب میں یہ کہہ دیا گیا کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ توندی میں ہے

۷۵

ایک سول کے جواب میں فرمایا استماع کے ساتھ دوسرا مسئلہ کر لینا بھی مناسب ہے کہ جہنم دلیل شری کے کسی نسبت کا دعویٰ کرنا تحقیق سے یا توہیل سے کیا ہے اور اس دلیل اور توہیل کو بھی ظاہر کر دیا جلوے اور اگر میرا فعل محض خلاف طبیعت ہی ہے تو میری قوم یعنی فاروقیین کی بزم خود تنقیص کر کے دل لٹا کر لیا جلوے۔ آگے نیتوں کا جتنی فیصلہ **فَمَّا لَا أَفْعَلُ بِالْجَنَّةِ** یہ وقت پر ہو رہے گا اور اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو احکام شرع و حرمت آخرت کو پیش نظر رکھ کر اختیار رہے۔

مزہ اور تندی

فرمایا ایک صاحب نے خدا میں یہ شکست لکھی ہے کہ جو جمیت قلب حضرت ولہا کی خدمت پہرکت سے لے کر آیا تھا وہاں اگر رفتہ رفتہ رخصت ہو گئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہو گئی تو ضرر کیا ہوا۔ کیونکہ کیفیت مقصود ہی نہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہی فرمایا کیا ضرر ہوا۔ عرض کیا گیا کہ ایک چڑھیب ہوئی تھی وہ جلتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چڑھ اس کے لئے بیخ ی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ سحر ہوئی۔ حق تعالیٰ ہی متنبہ اور معرکہ کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بدو کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ یہ تو قش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کما کر تاہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ توندی میں ہے۔

مناشی اور نواشی

ایک غلام نے عرض کیا کہ حضرت میں آوار کے مناشی تو مطلوب ہیں۔ فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔

جلبہ اور سلبا

فرمایا۔ دسوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلبا نہ سلبا کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگانا کہ چاہے دفع کے واسطے ہو۔ چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کتابوں و دسوس کی فکر نہیں ہے۔ قلب تو محل ایک سڑک کے ہے۔ اور سڑک پر بجلی۔ بنیاد بھی چل رہے ہیں۔ اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں۔ تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔ اگر سڑک خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو

# اشرف اللطائف

ذات اہدات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترتیب

مُحَمَّدٌ اسْحَقُ مُلْتَانِي

ادارہ کمالیات اشرفیہ  
بہارِ اسلامیہ، دارالحدیث، لاہور ۱۹۹۱ء



اکابر و یوبند مولوی اشرف علی تھا تو ی شرک کی فہرست لکھتے لکھتے اتنے جوش میں آ گئے کہ دولہا کے سہرا باندھنے کو بھی شرک قرار دے دیا

کفر و شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جانتا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی دوسرے سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر عثمان دہشتے کو خلیفہ کی بات حاصل ہو جاتی۔ اور وہ دیکھ کر کسی کے منہ جانے پر غصہ میں اس قسم کی باتیں کہتا۔ خدا کو میں اسی کا لانا تھا۔ دنیا بھر میں ملنے کے لیے بھیجی تھا۔ خدا کو ایسا دل چاہتا

نہایت پیدائش و زوال میں  
خیال رکھنے والے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت

حضرت علی  
۳۲  
رحمن اسلامی ہر شق و زور  
تھا۔ ایسا علم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھتا اس میں غضب نکلا۔ کسی بھی یا  
نرہشتے کی حکمت کرتا۔ ان کو غضب لگاتا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتا کہ ہمارے سبب حال  
کی اس کو ہر دست ضرر و ضرر پہنچتی ہے۔ بخیر یا بُشر یا جس پر چن پڑھا ہو اس سے غضب کی غریب پوچھنا یا  
حال کھانا پھر اس کو حق جانے کسی بزرگ کے کام سے غل و دیکھ کر اس کو یقینی سمجھتا کسی کو دُور سے پکارنا اور  
یہ سمجھنا کہ اس کو ضرر ہوگی۔ کسی کو نفع نقصان کا اختیار لینا کسی سے فراویں مانگنا۔ روزی داد و مال کسی کے نام  
پر دینا رکھنا کسی کو ہمد کہ کسی کے نام کا ہوا چرنا یا پڑھا دینا یا پڑھنا کسی کے نام کی شت مانا کسی کی قربانیاں کا طمان کرنا۔  
مالکے علم کے متبادریں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ تو سب  
پر بکرا پڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوسہ و ریت وغیرہ کے چھڑ مٹنے کے لیے اُن کی ہمیشہ  
ورنا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ پتھ کے چینے کے لیے اُس کے نڈ کا پونجا۔ کسی کی دُہانی ورتنا کسی بزرگ کا کتبہ کے  
برابر ادب و تسلیم کرنا۔ کسی کے نام پر کچھ کے کان تک چھیننا۔ بالی اور بچا کو پتہ پتہ۔ کسی کے نام کا بازو پر  
پیر یا نہ منایا لگے میں تاڑا ڈالتا۔ سہرا باندھتا۔ چوٹی رکھتا۔ دھنسی پٹتا۔ جیر نا۔ حل نہیں۔ حسین نہیں۔ جید نہیں  
حیرہ نام رکھتا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اُس کا ادب کرنا۔ علم کے گلاب و باد کو تندوں کی تیش  
سے سمجھنا۔ اچھی بڑی تاریخ اور دن کا پونچنا۔ ششگون دینا۔ کسی جیسے یا تاج کو خوش سمجھنا۔ کسی بزرگ  
کا نام بطور تمجید پٹنا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے گا تو کھانا کام ہو جاوے گا کسی کے نام یا سر کی  
حکم کھانا۔ دجا نڈا کی بڑی تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اُس کی  
تسلیم کرنا۔

بدعتوں کا وہ پری پرسموں کا بیان

تقریباً ہر دھوم و دھام سے میل کرنا۔ چراغ جلانا۔ حور قون کا وہاں جانا۔ چاہیے ٹٹانا ہلانہ قبریں  
چلانے۔ جڑیوں کے دھنی کرنے کو قبروں کی مدد سے زیادہ تسکیم کرنا۔ تکریر یا تکرار کو پوٹنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔  
خواتین اور عیدہ کرنا۔ قبروں کی طرف تلخ پڑھنا۔ سٹائی۔ چاندی گنگے دھڑلہ پڑھنا۔ تکریر یا تکرار دھڑلہ  
رکنا۔ اس پر طوطہ باندھنا۔ یا اس کو سہم کرنا۔ کسی چیز کو اچھوٹی سمجھنا۔ عرصہ کے بیچے میں پان نہ  
کھنا۔ جہنمی بستی نہ لگانا۔ مرگے پاس نہ رہنا۔ گل پھڑا نہ پھینا۔ بی بی کی صکاسہ روں کو نہ کھانے دینا۔ تیرنا۔  
چلیوں اور دھڑلہ کو خردی کرنا۔ باوجود حرمت کے حرمت کے دوسرے نکاح کو سیو ب سمجھنا۔ نکاح  
نقذ۔ ہم اللہ وغیرہ میں اگرچہ دوست نہ ہو مگر ساری خالہ اتنی ترس کرنا۔ ضرورتاً قرآن وغیرہ کر کے تاج نہ  
دھیر کرنا۔ بول رہا ال کی ترس کرنا۔ سفار کی جگہ جنگ وغیرہ کرنا یا صرف ترس کرنا کہ کڑھک جانا۔ دیوار

رحمن رحیم

حکیم نعت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

خان برادرش تاجران کتب نزد حقانی چوک لایچی







## دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے عورت کی شرمگاہ کے متعلق تحقیق کی کہ عورت کی شرمگاہ گندم کے دانے کی طرح ہوتی ہے

۱۰۰

ان مبارک قدموں کے فضیل حاضرین کو اکثر ظاہری و باطنی دو منافع حاصل ہو جاتے تھے جس کا حصول ان لوگوں کے بغیر دشوار تھا۔ اس جماعت کو حق تعالیٰ نے اس قدر محبوب بنا دیا ہے کہ بعض دفعہ جن کلمات اور دینی تہذیب گرد کے خیال میں برادری و حیوانیت معلوم ہو سکے ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک دوسرے دہماتی تے کلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ انہوں نے حکیم سب جعفر نے گرامی نے بچے بچکالین مگر آپ مطلق چین برہمن ہونے بلکہ سیانت فرمایا جیسے کہوں کا دانہ۔ کچ وکوا اور فصیح و بناوٹ کی منافقانہ جملک سے چونکہ یہ جماعت عموماً مخمور ہوتی بسا اٹنے کے بیت کوئے میں کسی حضرت کو تامل فرماتے نہیں دیکھا اگر جمہور کی ناز کیلئے یہ لوگ گنگوہی آتے اور بعد فراق کواری کی گواہ حضرت کی حدت میں قیام ہو جاتے تھے حضرت جی سلام لکھا اور جہان جگہ پائی بیٹھ گئے جو مسئلہ پوچھنا ہو مکمل کہو لکر پوچھا اور جو مشہور دفع کرنا ہو احسان صاف دفع کیا جو کوئی نیا آیا اور جمعیت ہونا منظور ہو ادھر پاس آ بیٹھا اور کہا کہ حضرت جی مجھے مرید کرنا ہے وقت حضرت مسکو تو یہ کہ اسے جو سلسلہ میں داخل فرمائیے تھے ایک مرتبہ چند دیہاتی آپ سے بیت ہوئے اور مسئلہ مسائل پوچھ کر تھوڑی دیر بعد خدمت ہوئے کدھوں پر اٹھیاں رکھ کر حضرت جی سلام کہتے ہوئے چلے گئے سلام کے جواب میں امام ربانی کے چہرہ اور لہجہ سے بشارت ملتی تھی جب چلے گئے تو آپ نے فرمایا بس بیعت تو ان کی ہو کہ سہل اور سہو نہ دیا اور بیٹھ کر ہو گئے مستحبین سے غلام قبول فرمایا میں بھی حضرت قدس سرہ کا انداز مختلف دیکھا گیا کسی کی نذر بخشی قبول فرماتے تو کسی کی باطل مدد کرتے اور صاف نکار فرما دیا کرتے تھے اب بعض منہم جاہل خدمت جو وقت کچھ پیش کرتے تو اول آپ سے نکار فرماتے کہ مجھے حاجت نہیں اور ہم جاہل خدمت ہیں لاؤ مگر جب دیکھتے کہ خادم کا دل ٹوٹتا اور روئے دھرتا ہے تو آپ قبول فرمائیے اور بیکر پاس رکھ دیا کرتے تھے۔

قبی فوجات سے حضرت امام ربانی کو نفرت تھی سو کل کی شان میں ہر جگہ جو شے باطل ہے اس کے لینے سے ناکہ پڑھا لے خدمت رب کے کسی وقت ہفتا نہیں ہو سکتا ان اگر دے تو غصہ کو اس کے پیچھے لگائے سو یہ شان جسد بر حضرت امام ربانی میں بھی گئی شاید وہ سے میں کم نظر آنی باوجودیکہ آپ کے متوسلین میں اکثر خدام کو آپ کے جان نثار حقائق تھے مگر ایک واقعہ ایسا دیکھا کہ کبھی کسی خادم سے آپ نے کسی خاص شے کی فرمائش کی ہو یا اپنی حاجت و ضرورت ظاہر فرما کر یا ہو کہ کچھ مادیات و ملوک کرین ان جو کوئی اخلاص کیساتھ بطور خود اور بطیب نفس کچھ لے آیا تو اسکو آپ نے رو بھی نہیں فرمایا یا ایسی بشارت

## تذکرۃ الرشید

سوانح مژدہ اعلیٰ از ذی القلم الرشید فی الدین و الدنیا  
حضرت علامہ الحاج امام رشید احمد گنگوہی مدظلہ العالی

تالیف  
حضرت مولانا محمد عارف الہی صاحب مدنی نور اللہ تعالیٰ

احکامہ اشاعت

دار الکریم لاہور

☆ نو عمر دیہاتی کا بے کلف عورت کی شرمگاہ کے متعلق پوچھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت گنگوہی صاحب کی محفل میں عورت کی شرمگاہ کے

متعلق ہی گنگوہی ہوئی ہوگی، ورنہ اس متعلق سوال کیوں پوچھا جاتا؟ اور اگر کسی نے پوچھ بھی لیا تو اس طرح جواب دینا کیا ہے حیالی نہیں؟



## دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی صاحب وظیفہ کرتے وقت روضہ رسول کا تصور کرنا پسند نہیں کرتے تھے

(۹۱) روزہ اشرف

دن تک ہر تو شخص آفتاب کے بلند ہونے پر وظیفہ کے دربان اشراق کی نماز پڑھے یا وظیفہ ختم کر کے نیچے  
اشراق پڑھے کوئی صورت فاضل ہے؟

(ج) بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیں آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا بندہ کو ماہ ربیع الاول سے اب تک ایک  
سنت اور بجا غنیمت ہے سبق بند اور کد و بار سب بڑھاس تمام نوع میں بخار کی کثرت پر حاکم فرمودہ جاباب  
(۱) استفادہ کے منافع اس حدت کے واسطے بھی وہی ہیں جو حضرت فرما فرمایا تھا قرآن میں اس حدت کو  
مٹانے کو ذکر فرمایا ہے۔

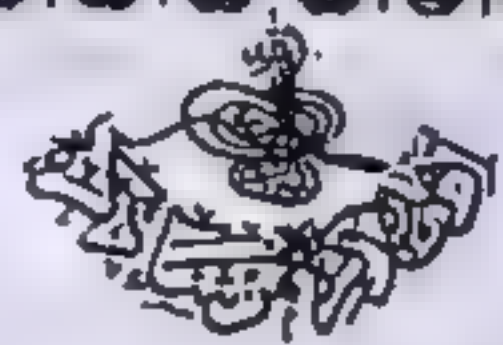
(۲) استفادہ کے منافع کثرت پانے کے ہیں جس لفظ کے پیش پا ہوتا ہو کہ اس وہی استفادہ ہے خواہ کسی بن  
میں ہو یا کسی میں نہ ہو ہر کوئی کہے آئی میری توبہ ہے بھی استفادہ ہے اچھا کر کے انہی جہت سے یہ بھی استفادہ  
ہے اہم غفل اور استفادہ یہی استفادہ ہے ہر من کسی لفظ سے استفادہ کرے جو غنیمت استفادہ کی ہے  
سب میں حال ہوگی مگر وہ میدان کی غنیمت حدیث میں آگئی ہے ہمیں زیادہ ثواب ہوگا اس واسطے استفادہ  
شادی لا الہ الا اللہ ہی الصمد والجلالیہ یہ فضل ہے اس واسطے کہ شخص بے فکر توبہ پاوہ صفت حق تھا  
کی اس میں بنائیں وہ نفس استفادہ میں سب برابر ہیں مگر یہی جو ہیں مگر استفادہ استفادہ استفادہ  
ہو اتنی ہی دیر میں استفادہ حدیث کو سواہ کے توبہ استفادہ کے وہ فضل ہوگا اور جو اس غنیمت توبہ کے  
فضل ہوگا غنیمت کی نہیں دیکھتا بعض دیگر وہ فضل ہے اور بعض دیگر یہ فضل ہے۔

(۳) بغیر حضور کے استفادہ پڑھنے میں جو فضائل کا استفادہ کے میں حال نہیں ہوتے مگر تو اسے خالی بھی نہیں  
(۴) تصور روزہ مطہرہ کا وظیفہ کے وقت میں اگر یہ بت پرستی و منہ پرستی میں پسند نہیں کرتا۔

(۵) روزہ کے صیغوں کا وہی جواب ہے جو استفادہ میں لکھا گیا۔

(۶) اشراق کا وقت بلندی یک نیزہ سے شروع ہو کر ایک ربع دن تک رہتا ہے جب چاہے بڑے بڑے روزہ کے  
پڑھنا اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اول اپنے ہاتھ سے لکھنا شروع کیا تھا لیکن بوجہ بخار کے نہ لکھ سکا اسلئے دوسرے کے ہاتھ سے پورا کیا گیا میرا بیٹا  
(س ۳۳) اولیٰ ما شاء اللہ وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باعتبار ولایت و تقرب کے فرق بعید ہے حال  
احادیث میں صحابہ کی مصیبتوں کے ذکر آتے ہیں اور سزائیں بھی دنیا یا قبر یا آخرت کی مذکور ہیں اور اولیٰ ما شاء  
تو سزا پلاط اور جلالت کے عادی و زور گروہ تھے میں گویا مصیبت و نافرانی جانتے ہی نہیں کر کیا ہے مگر لگائی



## تذکرۃ الشیخ

نوائے قدسہ اعلیٰ ازبہ انوار فی الشیخین قلب العالم  
حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی مدظلہ العالی

تالیف

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب مکتبہ نوائے قدسہ

اکادۃ اسلامیات

دار الکتب لاہور

☆ جو شخص روضہ رسول ﷺ کے تصور کو پسند نہ کرتا ہو، کیا اس کے دل میں روضہ رسول ﷺ کی محبت ہوگی؟



دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ مولوی عاشق الہی میرٹھی لکھتا ہے کہ رشید احمد گنگوہی یہ سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بریکانہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز حکومت) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔

## گرفتاری و حوالات اور رہائی و برات

مدد دل کا چاہاں بیٹے | باغ دین کا انجمن بیٹے | ڈاکٹر عالم کوہاچکن میں | بسب ثانی کو زخاں بیٹے |  
 حضرت سے رخصت ہو کر نام رہاں گنگوہی بیٹے | ہوئے تو نہایت درجہ محزون و غمگین۔ اس وقت  
 سیکڑوں انوائس رات دن میں مشورہ میں اور ہزاروں جہوں بھی گپ شپ ڈاکری نہیں۔ جہ ہر جائے  
 میں تذکرہ آج غلاں نہیں سمجھائی دیا گیا اور غلاں شغف میں کیا گیا اور جہاں دیکھتے ہیں ذکر مذکورہ وہ باقی  
 سمجھا گیا اٹھ سو کچھ فساد سولی چڑایا گیا۔ وہ بد پوش ہے اور اس کی تلاش ہے غرض یہی گھبراہٹ کا  
 محسوس تھا کہ ہر جہوت کو یہ ہو جائے کہ بروقت خطرہ تھا اور ہر جہوت کو قدم قدم پر پیچھے ہٹنے کا اندیشہ و غم۔  
 حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ و قابل اتھ مجرموں کی فہرست میں جہ ہر جہوت  
 ہر ایک گرفتاری و تلاش میں مدد میں آیا جاتا تھی ہے جو آپ کا استقلال بنے ہوئے خدا کے حکم پر اپنی تھی اور جب  
 ہوئے تھے کہ جس جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جوئے الزام سے میرا بال بھی بریکانہ ہوگا اور اگر  
 مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے اپنا تو بال رہا بھی فکر نہ تھا البتہ جب مخالفت  
 احباب کا ساں ہوتا تھا تو اپنی زبان پر یہ قطعاً آجاتا۔ قطعاً  
 شہیدانِ تو حجت اللہ ماہِ شہادت | نیک نیت تھی تو نہ تازی حساب  
 کہ بلیغ المفسرین حقیقت | نقاب شایب و فرقتِ شایب  
 سب سے زیادہ اہم ہے دعائی باب حضرت کی مخالفت اور ہندوستان میں پیچھے ہٹنے کا حکم تھا جو آپ  
 کسی کوٹھ میں نہ لیتے تھے اتنا تو اس باجھاس رخ میں زندہ شادی اور دنوں آپ اس دھن میں رہتے  
 کسی طرح حضرت کی ایک دفعہ اور دیارت کروں مگر جائیں وہ گمان جائیں اور میں تو قطعاً میں نہ حضرت  
 کی کوئی جائے قیام میں نہ جمالت روپوشی کسی جگہ کا تعین آخر شدہ شدہ جاگو پہلا اس کا پتہ پہلا اس کا  
 بسا اٹھ گنگوہی سے نکل کر سے ہوئے۔ راتوں چلتے دنوں چھتے غار دار جنگ پیدل قطع کیے مگر  
 پہنچے وہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب راہپوری کے مکان پر مقیم ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مولانا جہوت کو  
 صاحبِ طہارت میں حضرت امام ربانی کی زیارت ہوئی اور آفتاب عالم کو اپنے گھر کا مہمان بنا دیا۔  
 حضرت مولانا نے نہایت مہارت کے ساتھ آپ کے سر پر اتھ پیرا اور دعا کر دی فرمائی۔



## تذکرۃ الشہداء

سوانح مدوہ اہل اذیہ الشہداء فی الزمان کلہ العالم  
 حضرت مولانا الحاج الحاج شہید گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الہی صاحب مکتبہ نوریہ

احکامہ استلامیات

لاہور



# دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے بدعتی ہیں، لہذا ان کے ساتھ بیٹھنا اور نکاح کرنا درست نہیں

فتویٰ دارالعلوم دیوبند (جلد سوم) ۱۳۳

**جواب:** یہ لگتا ہے کہ بدعتی فرقہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جالوں کی باتیں ہیں۔ بدعتی فرقہ کے نکاح صحیح ہے کما هو مفتی اطلاق النصوص۔ لہذا فی الدر المنثور واللملی الی ما لکاح المصبر والمصبرة جوازاً ولو لیسوا بدعتی۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں  
**سوال:** (۱۸۷) امام احمد رضا خان بریلوی کے حلقہ سے کسی اہل سنت خلی واپس کی نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** نکاح تو ہر جگہ کا کافر و کافرہ میں مسلمان سے ہوا کر جائز ہے۔ قرآن مجید سے رشتہ ہر وقت ہر صحت درست نہیں (یعنی مناسبت نہیں ہے۔ ظہر) احمدیہ فرقہ۔ مگر آیت لا یحلونکم ولا فاکھوم المحدثین ہے۔ قرآن کے آیتوں سے ان سے کن مرا؟ لفظ

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا لیس ہے

**سوال:** (۱۸۸) اعلان کے لئے نکاح میں باجہ طالع ہیں یا نہیں؟  
**جواب:** اعلان نکاح کے لئے دف بجانا طالع ہے اور باقی باجہ سب حرام ہیں۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

**سوال:** (۱۸۹) نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے؟

**جواب:** دف بجانا بعد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (ہائی اس کو بھانہ جا کر اصل حج سے شام تک پڑانا درست نہیں۔ یہ بکر اعلان کے بجائے باجہ کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظہر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجہ نکاح حرام ہے بدعتی ہے

اور کفر کا خوف ہے

**سوال:** (۱۹۰) ترویج الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ توح کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرما

۱۔ ایضاً باب اولیٰ ص ۲۷۳ ج ۲۔ ظہر علیٰ لسان صاحبہ و طلب اعلان فی الطہرہ و المصبر و المصبرۃ  
فی النکاح بعد منی المحدثین لعلہم یعلموا هذا النکاح و اسطر فی المساجد و المصبر و المصبرۃ  
بالمعرف (بما کہ کتاب نکاح ص ۲۷۳ ج ۲)۔ مع علما ان لم یکن لہ جلا حل ولم یحرب علی حدی الطہرہ  
(ایضاً کتاب طہر ص ۲۷۳ ج ۲)۔

**فتاویٰ دارالعلوم دیوبند**

**کتاب النکاح**

**اقتادات**

مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی دہلوی مدظلہ العالی

**تہذیب و ترقی**

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

**تہذیب و ترقی**

مولانا محمد ظفر الدین (شعبہ تہذیب و ترقی دارالعلوم دیوبند)

**پیش**

لی بی ہسپتال روڈ  
ملتان پاکستان

☆ بھولے بھالے سنی جو دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ انکے دل میں ہم اہلسنت بریلوی کیلئے کتنی نفرت ہے







## دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

مسائل نماز جنازہ

فتویٰ دارالعلوم دیوبند (جلد ہفتم)

دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

**سوال (۲۹۳۷-۱)** ایک ہستی میں مسلمان ہوتی کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب دوسری ہستی میں اس کو لے جایا جس جگہ اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان بطور بھڑوی اگر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں تو کونسا شرع ہے تو دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں۔ اگر گناہ ہوگا ہے تو کیا وہ بدعتیہ سنتی ثواب پر ہے؟

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

**سوال (۲۹۳۷-۲)** مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنا کیا ہے؟  
**جواب (۱)** جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع اور ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ فعل غیر مشروع اگر عام کا مرتکب نہ ہوگا ہے نہ سنتی ثواب کا اور فعل حرام گناہ کبیرہ ہے۔ ولا یصلی علی میت الا مرة واحدة الصلوة الجنازة غیر مشروع علیہ۔  
**(۲)** جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے ترک کرنا احسن کا لازم ہے۔

بچہ کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

**سوال (۲۹۳۹)** بچہ کی نماز جنازہ میں جب مصیبت کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو اس کے لئے کیا دعا ہے۔

**جواب:** اللھم اجعلہ لنا فرحاً یسمیہ ذکرہ و حدیجاً یسیرہ و موت کی طرف بھی تاویل ممکن ہے اور یسیرہ موت پڑھنا بھی درست ہے تاویل ممکن ہے۔

اگر کفن کوئی ہندو دیکھے تو کیا حکم ہے

**سوال (۲۹۵۰)** ایک مسلمان فوت ہوا اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست

نے اٹھائی ہے اب حاجتِ عشر فی الجنازہ فصل جلد ۳ ص ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴



دیوبندی مفتی نے تعزیت کے وقت سورہ فاتحہ پڑھنے اور  
ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو خالص بدعت لکھا

۲۳

دیگر معروفیات میں مشغول ہونے سے روک رکھا ہے۔ لہذا زیادہ  
دعہ بیٹھنے سے باز کریں۔

تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایک اور بدعت تعزیت کے وقت اختیار کی جاتی ہے، وہ یہ  
کہ جو شخص بھی تعزیت کے لئے میت کے گھر آتا ہے تو وہ آکر بیٹھتے  
ہی لفظ ”فاتحہ“ کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے، اور پھر طوطے  
کی طرح چند کلمات پڑھتا ہے اور ہاتھ منہ پر پھیر لیتا ہے۔ اس کا  
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میت کے پسماندگان پچارنے مح سے لے کر  
شام تک ہر آنے والے کے ساتھ سینکڑوں مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہیں  
اور گراتے ہیں، اور ان کے ہاتھ بار بار اٹھانے سے تھک جاتے ہیں،  
لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی تعزیت کرنے کا طریقہ ہے،  
اور تین دن تک یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے! اس کا شرعی  
تعزیت سے کوئی تعلق نہیں، یہ خالص بدعت ہے جو آج ہمارے  
معاشرے کے اندر اختیار کر لی گئی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔  
یہ بدعت سرحد کے بعض علاقوں سے شروع ہوئی ہے،

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب مدظلہم



چھاپہ خانہ  
نور محمد

مبین اسلامک پبلیشرز

سرمدیہ کراچی



دیوبندی مفتی کے نزدیک جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

۲۷

مجیر کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جب اس طرح نماز جنازہ میں شریعت کے مطابق دعا ہو گئی تو اب نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا طریقہ درست نہیں، اس دعا کے اہتمام کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت نے جو دعا کا طریقہ بتایا تھا وہ مکمل نہیں، اب ہم نماز کے بعد اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ارے ہم شریعت میں اضافہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ تو شریعت کے اندر اضافہ ہے جس کو بدعت کہتے ہیں، لہذا اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنازہ لیجاتے وقت ”کلمہ شہادت“ کا نعرہ

دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جب جنازہ کو اٹھایا جاتا ہے تو مسجد سے لے کر قبرستان پہنچے تک وقفہ وقفہ سے ایک نعرہ لگایا جاتا ہے ”کلمہ شہادت“ یہ نعرہ بھی ہم نے اپنی طرف سے بولایا ہے، شریعت نے اس موقع پر یہ نعرہ ہمیں نہیں بتلایا، بلکہ جس طرح سیاسی جماعتیں اپنا اپنا نعرہ لگاتی ہیں، اسی طرح ہم نے یہ مذہبی نعرہ ایجاد کر لیا ہے، حالانکہ ایسا کوئی کلمہ پکارنا

۲۸

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لہذا یہ بدعت ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

## موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم



چند نکتہ  
توبہ و توبہ

مبین اسلامک پبلشرز  
سہیل پورہ

☆ مفتی صاحب آپ کی تحریر پر بڑا افسوس ہوا۔ آپ نے سیاسی نعروں اور دیگر نعروں کو کلمہ شہادت ”اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبده ورسوله“ سے ملایا۔ یہ تو رب تعالیٰ کا ذکر ہے خاموش جنازہ لے کر جانے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے رہیں۔



دیوبندی مفتی نے تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی کو بدعت لکھا  
مگر سارے کام یہ خود بھی کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

مسکب علماء دیوبند

۲۵

مسکب علماء دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب  
مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

~~~~~

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسکب کی تفصیل  
بیان کی گئی ہے اور مسکب اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ  
بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علماء دیوبند کا مسکب ہے۔

~~~~~

ناشر

دارالاشاعہ

فون ۲۱۲۷۸

اور اتباع سنت کے طلبہ کی وجہ سے سراج سے الگ رہنا قابلِ ملامت نہیں بلکہ  
قابلِ مدح ہے۔ مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہر حال  
وہ روحانیت کے اجماع کے قائل ہیں، نفسیات کے بہرہ کمانے کے قائل نہیں۔

مروجہ رسوم کے متعلق مسکب دیوبند

وہ رسوم شادی دینی کو اسوۂ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور  
بے تکلف طریق میں عمل میں لانا چاہتے ہیں انہیں ان کی نقالی یا تشبیہ کو قابلِ مذمت  
سمجھتے ہیں۔ مگر ان کی رسوم، تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ کو بدعت کہتے ہیں اس  
لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی مروجہ رسوم کو خلاف سنت جانتے ہیں۔  
اسلئے انہیں رد بھی کرتے ہیں۔ بہر حال رسم بدعت ہو یا رسم خلاف سنت، دونوں  
کو ہی روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسوم دینی کو قوت سے روکتے ہیں کیونکہ وہ شریعت  
بمقام کی جاتی ہیں اس لئے وہ بدعات ہیں، جن کی زور براہ راست سنت پر  
ہے اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبہ سے انجام دیکھائی ہیں اس  
لئے وہ محض رسوم خلاف سنت ہیں۔

بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے  
در آئینہ کہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلاف سنت میں عقیدہ منظور نہیں ہے مگر  
عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین کو چھوڑ جاتا  
ہے، دوسری صورت میں اصل دین قلب میں منظور ہو کر عمل میں نقصان آ  
جاتا ہے۔



# دیوبندی مفتی تقی عثمانی نے شب قدر جیسی عظیم رات میں مساجد پر چراغاں کرنے کو اسراف اور حرام لکھا

۵۲

شب قدر کے فضائل اور معمولات

خلاصہ

شب قدر کے منکرات

- (۱) بعض لوگ اس مبارک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جو بڑی عمر کی بات ہے، ایسی مبارک رات کے ثمرات و برکات سے محروم رہ جاتے، واللہ اعلم بحکمہ۔
- (۲) بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر و تفریح کرنے، بیویوں میں غذا گرم بنے اور بچوں میں گھٹ کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے تو سوجا ہی بہتر ہے کہ کم از کم سو کر گناہوں سے بچے، بہر حال یہ کچھ ہی بہت عام ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔
- (۳) بعض لوگ جاگتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، لیکن یہ دونوں کام اجتماعی طور پر کرتے ہیں مثلاً مساجد میں اس کے لیے بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں اور وہاں عبادت برائے نام اور گناہ بہت ہوتے ہیں مثلاً دنیا جہاں کی فضول باتیں، غیبتیں اور برائیاں ہوتی ہیں اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔
- (۴) اکثر جگہ مساجد کو خوب سجایا جاتا ہے اور دل کھول کر چراغاں ہوتا ہے، نیز بجلی کی مرچیں اور نئے بجائے جاتے ہیں جو اسراف اور حرام ہے، نہ اپنے پیسے سے کچھ جائز اور نہ مسجد کے فضل سے جائز اس میں چند دسپنے والے یا تو قوت تائید کرنے والے اور شرکت کرنے والے سب گناہگار ہوتے ہیں، لہذا سب کو اہتمام سے محل طور پر اس کو بند کرنا چاہئے۔
- (۵) اکثر مساجد میں شین ہوتا ہے اور آج کل اکثر مینے بہت سے مفاسد و مشعل ہونے کی بناء پر جائز نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں اکثر نماز، عبادت اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے، البتہ جو شین تمام شرائط کے ساتھ ہو وہ درست ہے۔
- (۶) بعض جگہ صلوٰۃ الخوف اور دیگر لوہل بغاوت کے طور پر ادا کئے جاتے ہیں، حالانکہ نفل کی بغاوت جائز نہیں۔
- (۷) اور کچھ ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو ایسی مقدس اور بابرکت بات میں اس کی عظمت و حرمت کو فراموش کر کے بچے گانے اور قمیص دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح وہ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و بخشش کا استقبال اس کے تہ و نصب والے اعمال سے کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب کے داعی بنتے ہیں۔ اعلیٰ ہدایت کو چاہئے کہ توبہ کریں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی عمر حلفہ محمد وآلہ و صحابہ و بزرگ و سلم۔

۵۱۳

رحمن الہدک ۱۳۳۲ھ

جامعہ دارالعلوم کراچی کا ترجمان

سید امجد علی شاہ

سکونت

مکملت امامہ

شمارہ ۹

جلد ۳۵

رحمن الہدک ۱۳۳۲ھ کا جبر ۱۰۰

یجرانہ — حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ  
مبصر لکھنے — حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

☆ مفتی صاحب! آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جب آپ دارالعلوم دیوبند گئے تو پورے دارالعلوم اور جلسے کو ہزاروں قلموں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں محفل حسن قرأت، تقریب افتتاح بخاری اور تقسیم اسناد کے جلسوں میں بھی خوب چراغاں کیا جاتا ہے جبکہ چند لائٹوں سے بھی کام چل سکتا ہے پھر اتنا چراغاں اسراف اور حرام نہیں؟ ان جلسوں میں تو آپ یہ فتویٰ نہیں دیتے اور نہ ہی روکتے ہیں۔ ایسا کیوں؟



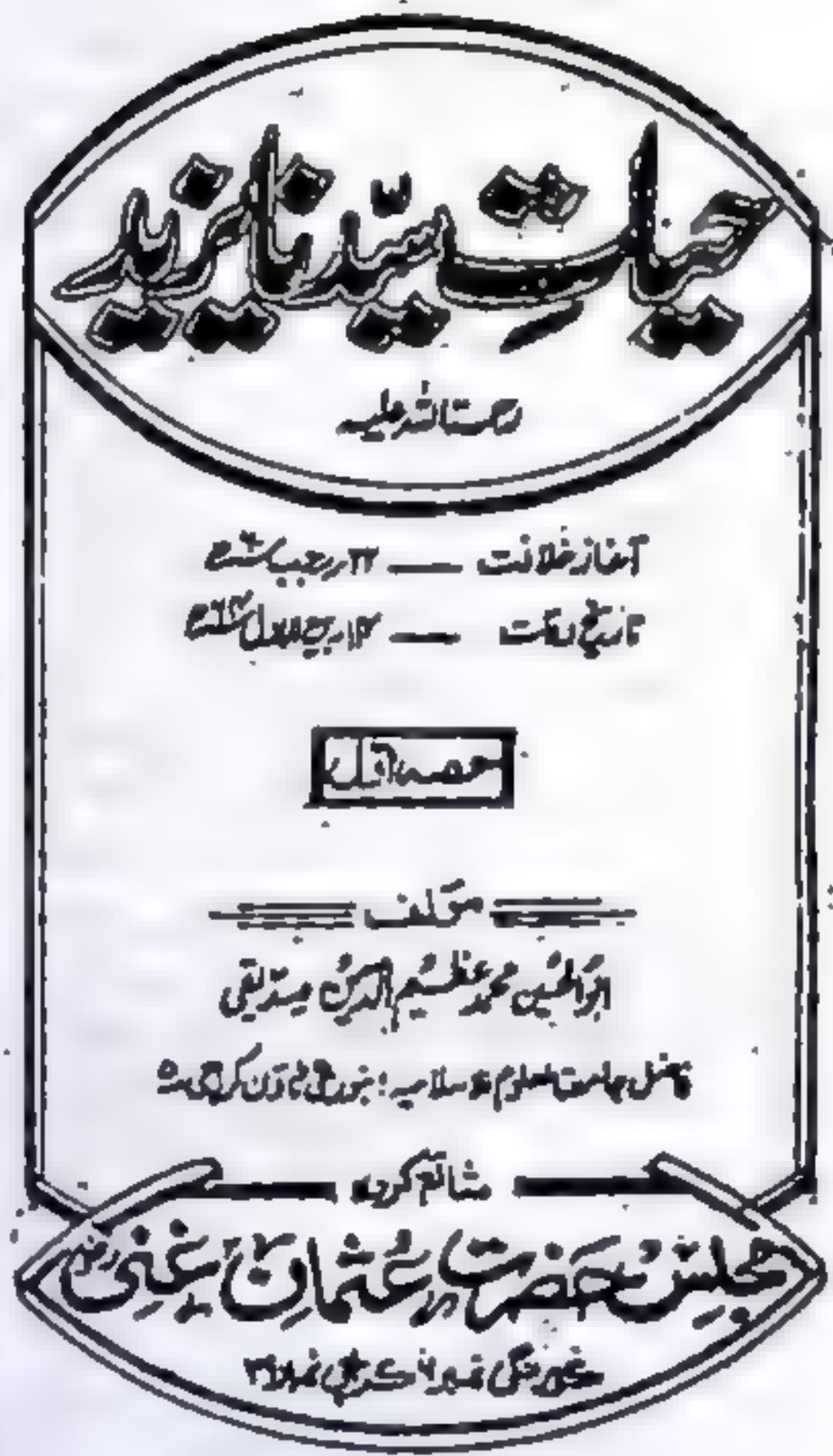
دیوبندیوں کے مرکزی دارالعلوم بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب ”حیات یزید“ میں  
یزید کو امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ  
واللہ والسید محمد آریس بکری

ہر آن را ہر تھی ہدایت یزید کی  
اللہ کی جناب مقدس میں مان لی  
حضرت حسینؑ اور ابوالوہاب مقدس  
بوشا مل جہاں رہا جنتی ہوا  
شاہد ہے آج تک ابوالوہاب کا مزار  
میں جو مال اُن مسلسل لوازمات  
یا مسلوحت تھی پوچھے بن حسینؑ سے  
بساندگان کربلا کی مشکلات میں  
س وقت نام آگیا ابن حسینؑ کا  
م تھی مومنین پہ قرآن سے پوچھتے  
بلے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد  
شش کے شہسوار سمندر کے تاجدار  
نکین دیں، اشاعت سلام ہو کمال  
مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مائل لی

کسیوں را شدہ ہوگی خلافت یزید کی  
نکل عازمین نے امدت یزید کی  
بے کشی سر بلند امامت یزید کی  
بے وجہ افتخار قیادت یزید کی  
عیسائیوں نے ملی جماعت یزید کی  
احسان معاویہؓ کے عنایت یزید کی  
تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزید کی  
تھی باعث سکون عنایت یزید کی  
و لیے ہی یاد آتی سخاوت یزید کی  
اللہ کی نبی کی اطاعت یزید کی  
زینبؓ کو تھی پسند فاقہ یزید کی  
نا قابل بنیان ذہانت یزید کی  
اشد کاکرم تھا کرامت یزید کی  
دانش معاویہؓ کی خلافت یزید کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے آریس  
اہل عرب، عجم نے سیادت یزید کی













دیوبندی مولوی ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ سدرۃ المنتہی سے آگے نہیں گئے، یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے

۳۱

عَلَيْكُمْ طِبْنَةُ قَدْ خَلَقْتُمْهَا خَالِدِينَ ۝۵ "لوہر جنت کے واروہ ان (نکو کاروں) سے کیسے کہ سلامتی ہو تم پر تم بہت خوش بخت رہے داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں بیش بہا کے لئے۔" یہاں نوٹ کر لیجئے کہ احادیث میں معراج کے موقع پر جنت کے مشاہدات کے جو احوال آئے ہیں وہ جنت ہیں تو ہے۔ ان آیات میں ان احوال کا ذکر نہیں ہے۔

"سدرہ" عربی زبان میں پھری کے درخت کو کہتے ہیں۔ لفظ "منتہی" انتہا سے بنا ہے جس کا معنوم وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جا کر کوئی چیز ختم ہو جائے۔ یہ "سدرۃ المنتہی" کیا ہے اس کا سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے متعلق میں آگے چل کر کچھ عرض کروں گا۔ قرآن مجید نے یہاں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ہر شخص اس اسلوب سے یہ جان لے کہ یہ میرے فہم سے بالاتر ہے۔ یہ منتہی کس اعتبار سے ہے اب اس کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اس اعتبار سے "منتہی" ہے کہ یہاں سے آگے مخلوق کا گزر نہیں ہے۔ یہ انتہا ہے۔ یہاں سے آگے حضرت جبرائیلؑ بھی نہیں جاسکتے۔ اور نوٹ کیجئے کہ اس سے آگے جانے کا کہیں محمد ﷺ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور اس سے بھی آگے گزر گئے۔ لیکن اس کا قرآن مجید میں اور احادیث شریفہ میں کس ذکر نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی یہیں تک گئے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس بارے میں بھی وضاحت آئی ہے کہ وحی الہی بھی یہاں نازل ہوتی ہے اور یہاں سے فرشتے لے لیتے ہیں۔ گویا جو چیز بھی عرش الہی سے اترتی ہے وہ بلا واسطہ لونا نہیں نازل ہوتی ہے۔ اس سے آگے وہ حریم کبریا ہے جس میں مخلوق کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ عالم خلق کی کوئی شے جو کبھی لوہر آسکتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہیں تک آسکتی ہے اس سے آگے نہیں جاسکتی۔ حضرت جبرائیلؑ کی رہائی بھی یہیں تک ہے۔ لہذا نوٹ کیجئے کہ قرآن مجید نے جو ذکر کیا وہ سدرۃ المنتہی کے آگے پیادہ نہیں کیا بلکہ فرمایا: ﴿وَلَقَدْ زَاوَيْنَاهُ﴾

اُخْرٰی ۝ جَنَّةٍ يَنْزِلُ فِيهَا الْمُنْتَهٰی ۝۵

آگے فرمایا: ﴿اِذَا تَفَتَّحَتِ السَّيْرَةُ مَا تَفَتَّحَتْ ۝۵﴾ جب کہ اس پھری کے درخت

# معراج الہی

بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحُكْمِ الرَّاسِخِ

ڈاکٹر اسرار احمد

کالیم جامع خطاب

ترتیب و تسبیح  
(شیخ) جمیل الرحمن

شائع کردہ:

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن

۳۶-۱ کے ۱۸۱ جن کلاں فون 5869501

☆ جبکہ کابر مفسرین و محدث فرماتے ہیں۔

تمام مشاہدات کے بعد حضور ﷺ کے عرش معلیٰ پر پہنچنے اور سدرۃ المنتہی سے آگے بڑھنے کا مرطلأ آیا۔ جبریل علیہ السلام اس مقام پر رک گئے اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس سے آگے مجھے بڑھنے کی مجال نہیں۔ اگر میں سوئی کی ٹوک کے برابر بھی آگے قدم رکھوں تو انوار الہی کی چلیات سے جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ آپ تھا آگے تشریف لے جائے۔ حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا "هل من حاجت دیک" کیا تیرے دل میں کوئی حاجت اور آرزو ہے جسے میں تیرے رب تک پہنچا دوں۔ (سیرت النعلیہ، جلد 2، ص 120)

امام شعرانی علیہ الرحمہ "الطبقات الکبریٰ" میں یوں رقم طراز ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ناموس ماحول اور اجنبیت اور تنہائی کا احساس ہونا ہی تھا کہ میرے کانوں میں ایک دل نواز، مٹھی اور سر ملی عیار پھری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا "لف یا محمد ان دیک یصلیٰ" اے محمد! تمہارا تیرا رب تم پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ سورۃ نجم کی آیت 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے "نسم دنا لحدلی" پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا "لکان تاب لوصین او ادنیٰ" تو اس جلوے اور اس کے محبوب میں دو ہاتھ کا قاصد رہا اس سے بھی کم (سورۃ نجم، آیت 8-9، پارہ 27)



مفسرین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رب تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے۔ رب تعالیٰ اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔ پھر قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی مقصود ہو سکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی (تفسیر خزائن العرفان)

پھر بلا حجاب رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنا دیدار کرایا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا (بحوالہ: مسند احمد)

اس حدیث شریف کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ اور علامہ عبدالرؤف علیہ الرحمہ شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو لہجے کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، مجھ کو شفاعتِ کبریٰ و حوضِ کوثر سے فضیلت بخشی (بحوالہ: ابن عساکر)

حدیث شریف: طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے ہیں کہ سرکارِ معظم ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جلالت کو دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے (طبرانی، معجم اوسط)

عقیدۃ اہلسنت: حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا، نہ ہوگا اور جمال الہی اپنی سرکی آنکھوں سے دیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا (بہار شریعت حصہ اول)



## دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی نے معمولات اہلسنت جن پر انڈر لائن لگی ہیں ان کو بدعت لکھا (معاذ اللہ)

حصہ اول

۲۰۲

تکلیف ناست

قرار دیا ہے۔ تمام اہل سنت کو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے! اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے ہیں، وہ اہل سنت نہیں بلکہ "اہل بدعت" ہیں۔ قبروں پر ذمہ رحام سے میلہ کرنا، پختہ قبریں بنانا، قبے بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان کو سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کے سامنے نیت پڑھنا، ان کو کھڑے ہونا، ان کو چومنا، چاٹنا، آنکھیں ملنا، ان پر نذر و نیاز دینا، اور ٹکٹے وغیرہ چڑھانا، بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبروں پر میلے لگانا، ذوم اور کچنوں کو بلانا اور طرح طرح کے کھیل قمار کرنا، بزرگوں کی فتیں ماننا، ان کے نام کے چڑھانے چڑھانا، ان سے دعا مانگنا، ان کی قبروں پر چڑھانا، مجاہدین کو بیٹھنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد" منانا، اس موقع پر چڑھانا، مغل میلاد میں من گھڑت روایتیں سنانا، غلط سلاطنت خوانی کرنا، جلوس نکالنا، روضہ شریف کی شبیہ بنانا، بیت اللہ شریف کی شبیہ بنانا، اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا، مل کر زور زور سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں غفلت ہو، قد قامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو تراجمت، نمازوں کے بعد مصالحتے کرنا، اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تہنات، نواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصال ثواب کے لئے خاص خاص صورتیں تجویز کرنا اور ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا، محرم میں ماتم کرنا، تعویذ نکالنا، غلم اور دُزل نکالنا، سیلیس لگانا، مرغے پڑھنا، قرآن مجید پڑھنے پر اجرت لینا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لئے حیلہ ایجاد کرنا، قبروں میں غلے لے جانا، قیل کرنا وغیرہ۔

حق تعالیٰ شانہ سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور تمام بدعات سے بچنے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و دعوت نصیب فرمائے۔

وَأَجْرُ دَعْوَانَا أَنْ الْعَمَلُ بِالْغَلَطِ فَزَبَّ الْعَالَمُونَ!

محمد یوسف لدھیانوی

۱۳۹۹ھ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

# اختلاف امت

## اور مُستقیم صراطِ

حصہ اول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

ظاہر بک ڈاؤس  
پابندی اسٹریٹ صدر کراچی  
فون 2263305

مکتبہ لدھیانوی

☆ بدعت کی تصحیح پڑھتے ہوئے مستحب کاموں کو بھی بدعت قرار دینا یہ اپنے طور پر شریعت بنانا ہے جو کہ حرام ہے  
بہر حال جو خرافات ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہیں، مگر ان کی آڑ میں صحیح معمولات کو بدعت لکھنا سراسر جہالت ہے



دیوبندی مفتیوں کے نزدیک اہلسنت و جماعت سنی بریلوی بد عقیدہ، گمراہ اور اہل بدعت ہیں  
(معاذ اللہ)

بازین باطلہ اور صراطِ مستقیم

۳۵۳

ادیانِ باطلہ  
اور  
صراطِ مستقیم

فرقہ بریلوی کے بارے میں اہل فتاویٰ کی آراء

① مفتی اعظم ہند، مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:  
فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور  
ﷺ یہاں حاضر و ناظر ہیں۔ اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے  
توبہ کرنا لازم ہے۔<sup>(۱)</sup>

② جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل سنت والجماعت  
سے خارج ہیں ان کے اہل بدعت و اہل ہونی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے  
کے تمام افراد پر مجموعی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل سنت والجماعت  
نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی  
صحیح تاویل نہ ہو اور وہ کفر یہ معافی پر جے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں  
گے۔ (نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم)

③ صاحب مجموعۃ الفتاویٰ کی رائے:

ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ کفر کا خوف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے  
دیکھئے۔<sup>(۲)</sup>

شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ  
نقطۃ الفتاویٰ کو بیروت میں



بیت الاشاعت کراچی

0321-7556284

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۷/۱

(۲) مجموعۃ الفتاویٰ مصنف مولانا عبدالحی: ص ۴۶



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت ”یا رسول اللہ“ کہنا کفر لکھا

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان ”جن، فرشتہ، نبی یا بی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے کوئی کو شرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

بیچارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں ”یا علی مدد“ یا غوث اعظم ”یا رسول اللہ“ پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

بیچارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

مقدمہ

پر حجتہ تصدیق

ماہی

اس کتاب کا حصار سچ بچوں کو حصار مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اشاعت مسلمانوں کے لئے ہے۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

### مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے۔ (جملہ کرام)۔  
فاضل جامعہ خیر المدارس دکن۔ ونیس: وار الافتاء۔

خطیب: جامع مسجد حایہ (رست)

قادر جناح کالونی جمشید پور نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ خدی داؤد (دفاع المدارس) کراچی۔  
☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆



دیوبندی مفتی کا اکابر علما کے خلاف فتویٰ

”حضور ﷺ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے“

۸

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر پتھری چلا دی۔ اگر انہیں علم غیب ہو تا کہ وہ ذبح نہیں ہوئے تو وہ پتھری کیوں چلاتے اور پتھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انہیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، ہر یلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی سے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہو تا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

میں اب بھولا

یا اللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کر لو۔

مقدم

ہر جملہ مستفیض

یا حی

اس کتاب کا مصنف علامہ محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی ہیں۔  
اس کتاب کا تیار کیا گیا ہے۔

عقیدہ

اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی صاحب (جلد ہجری)  
فاضل جامعہ خیر المدارس کتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع مسجد جامعہ (دست)  
قاری جامعہ کالونی مسجد و فیروز آبادی فیروز آباد

ترتیب دہریہ

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ دارالافتاء (دہلی) (دہلی)  
نائب اہل علم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ

جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں کی کتابوں سے حضور ﷺ اور اولیاء کا تصرف ثابت ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟







برے رنگ کی چھڑی ہیں کہ بھی لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے ہیں ان سے بھی دور رہنا چاہیے اس لیے کہ یہ بھی ایمان بگاڑتے ہیں۔

**بیچارے بھو!**

مجھ پر گویں اور اللہ والوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور ان کے حکم پر عمل بھی ضروری ہے۔

بزرگوں کو ماننا اور ان سے محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعمال اور ریاضتیں کر کے وہ لوگ اللہ کے دوست بن جائیں اللہ ان کو خوش کر دیا۔ وہ کام اور نیک اعمال ہمیں بھی کرنے چاہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی خوش ہو جائیں۔ یہ طریقہ ہے بزرگوں کے ماننے کا۔

**بیچارے بھو!**

ان کل شیطانی خیالات غالب ہونے کی وجہ سے لوگ ہر کام میں غلط طور پر آسانی تلاش کرتے ہیں اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت بھی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا کرے اس خدا کی جنت اتنی

محبت کرنا ضروری ہے اسی طرح نیک اور نیکو دینیوں سے چٹائی ضروری ہے۔ بعض لوگ کالے پیلے کڑے پن کر بیٹھ جاتے ہیں نہ نماز نہ روزہ صرف ہاتھوں میں گڑے اور یا ملی مدد کا کفر یہ نعرہ لگاتے پھرتے ہیں چس پور رنگ بھی حوروں کے اس پاس پتے رہتے ہیں لوگ ان کو تنگ کہتے ہیں اور ان کو بدگوار پہنچا کر قوی سمجھتے ہیں۔

**بیچارے بھو!**

ایسے رنگ بد رنگ فحش بھو شیطان ہوتے ہیں اور لوگوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور جو لوگ چرین کریمانے بھانے سے لوگوں سے روپیہ ہمارے ہیں کبھی خیر کبھی نیاز کے بھانے کبھی تھوڑے گندے کر کے لوگوں کا دل کھاتے ہیں، جادو نوکھے بھی کرتے ہیں ان لوگوں سے چٹا ضروری ہیں اور جادو کرنا سخی علم وغیرہ سب کفر ہے ایسا ہی کافر بد ہے۔ شیعہ لوگ اکثر جادو اور سخی علم کا دھوکہ دیتے ہیں۔ ان کل لوگ جمالت کی وجہ سے مسلمانوں اور ایمانوں کو بھی بد رنگ سمجھ لیتے ہیں اور انہیں

بہت سے لوگ اس کتاب کو پڑھ کر بہت سے نیکو اعمال کی طرف متوجہ ہوئے۔

**عقیدہ اہل سنت والجماعہ**

**مؤلف:**

مولانا مفتی ابو سعید محمد فاروقی، پشاور (پنجاب)

فاضل جامعہ خیر المدارس، لندن۔ وفیقین، ادارہ الانتقام،

مطبعہ دارالحدیث، لاہور (پنجاب)

طبع و اشاعت: ۱۴۲۸ھ

**ترتیب:**

مفتی احمد زکیم قاروقی۔ فاضل جامعہ دارالحدیث، لاہور (پنجاب)

۱۴۲۸ھ



## دیوبندی مفتی نے ایصالِ ثواب کی محافلوں، تیجہ، دسواں اور چہلم کو ہندو مذہب کی رسم قرار دے دیا (معاذ اللہ)

میت کا تیجہ :  
پیارے بھو!

میت کا تیجہ، دسواں چالیسواں وغیرہ تمام رسومات ہندو مذہب کی ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دادا کا تیجہ کیا نہ چچا کا نہ بچے کا نہ بیٹوں کا نہ بیویوں کا اور ایسا ہی صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا تیجہ وغیرہ کیا نہ ابو بکرؓ کا کسی نے کیا نہ عمر فاروقؓ کا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو حضور خود کرتے پھر ابو بکرؓ و عمرؓ بھی یہ کام کرتے۔ اسی طرح پیرانہ خیر عبدالقادر جیلانی نے اپنے اولاد کا تیجہ نہیں کیا اور نہ ان کے مریدوں نے ان کا تیجہ و چالیسوں کیا اگر یہ رسمیں اسلامی ہوتیں تو یہ تمام بزرگ ضرور کرتے اسلئے اس ہندو رسم کو چھوڑنا چاہئے۔ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ جب بھی موقع اور وقت ہوا اپنے بزرگوں کو قرآن پڑھ کر خوش دیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہی نبی کا طریقہ ہے۔



پیشرو

پروچسٹک نسیفیت

یا حق

اس کتاب کا چھپنا سید محمد کوچ خانہ مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ انہیں پہنچا دیں اور انہیں سب سے پہلے پہنچا دیں گے ☆

### عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہلبے (جلتہ کراچی)  
داخل مجلسہ غیر المدارس لکھنؤ۔ رئیس: دار الافتاء۔

خطیب: جاسم احمد خان (راست)

طابع: جامعہ کالونی جھینڈا، لاہور، پاکستان

ترتیب جدید

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ داخل مجلسہ علم و ادب (دعوتِ اسلامی پاکستان)  
☆ نایاب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆

☆ حالانکہ تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی منعقد کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایصالِ ثواب کرنا ہے۔



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں گیارہویں شریف کو جاہلانہ رسم اور گناہ لکھا

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا مسایوں کو چاہیے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انگو پکا د شوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا جائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف :

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا سب کو یہ غیر سلائی کام چھوڑ دینا چاہیے



یا حق

برحمتك نستغیث

بالتوبه

اس کتاب کا چھپاؤ راجہ محمد کوثر خان ہرسلان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب انجیل ایم سی ایس میں انقلاب میں جان کے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ

## اہل سنت والجماعہ

### مؤلف :

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جسٹس) فاضل جامعہ خیر المدارس لندن۔ وفیس : دار الافتاء۔ خطیب : جامع مسجد حانیہ (رستہ) فاطمہ جناح کالونی جعفریہ ڈیڑہ، کراچی نمبر ۷۷۷۷۷

### ترتیب جدید :

مفتی احمد ندیم قاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ (دہلی) پاکستان ☆☆☆ طالب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

جبکہ گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب ”ماہیت من السنۃ“ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے تھے۔ دیوبندی مفتی کے جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا، یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی ہے



## دیوبندی مفتی نے بغیر تحقیق کے کوٹڈے کی رسم کو کافرانہ رسم قرار دیا (معاذ اللہ)

### کوٹڈے کی رسم :

پیارے بھو! یہ رسم شیعوں کی ہے۔ جو کافرانہ ہے اب بعض سنی گمراہوں میں بھی شیعوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ یہ ۲۲ رجب کو ہوتی ہے۔ شیعہ لوگ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم امام جعفر نے دیا۔ حالانکہ نہ یہ امام جعفر کی پیدائش کا دن ہے۔ نہ وفات کا دن۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں اس دن شیعہ ہمارے حضور ﷺ کے پیارے برادر نسبتی سیدنا امیر معاویہ کی وفات پر چھپ کر خوشی مناتے تھے۔ تاکہ سنیوں کو پتہ نہ چلے۔ جب سنیوں کو پتہ چلا تو کہہ دیا کہ یہ تو ہم حضرت جعفر کا دن مناتے ہیں۔ اس میں جو کمائی سنی سنائی جاتی ہے سب جھوٹ ہیں۔ اگر تمام سنیوں کو اس بات کا علم ہو جائے اور آپ سب کو بتاویں تو اس بری رسم کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کوئی سنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی کی وفات پر خوشی کیسے کر سکتا ہے یہ تو دشمنوں کا کام ہے۔

باز

پر حجت نستعلیق

یا

اس کتاب کا مصنف پیر محمد علی صاحب دہلوی ہے۔  
اس کی اشاعت انیسویں سال ۱۲۸۱ھ میں ہوئی۔

## عقیدہ اہل سنت والجماعہ

### مؤلف :

مولانا مفتی ابو محمد نعیم فاروقی (مکملہ) (جلد اول)  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ ولیعہد : دار الافتاء۔  
خطیب جامع مسجد وادی (رست)  
دارالعلوم کالونی جھینڈا لبر ۳، کراچی۔

### ترتیب :

مفتی احمد علی فاروقی۔ فاضل جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند  
نائب اہل اسلام و خطیب جامع مسجد رحمانہ

☆ کوٹڈے کے جائز ہونے پر علمائے اہلسنت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی نہیں مناتے۔ بلکہ امیر معاویہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری پکا کر کھلاتے ہیں اور فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا ہے

۵۳

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جوہر کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں۔  
بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟  
ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ الخیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ لا معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

باقی

برحمتك نستقيث

یا حبی

اس کتاب کا پڑھنا سادہ ہے بچوں کو پڑھانا اور مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ انکم ایچائی ایم سائل آسان اخلاقی مسائل کے لئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

#### مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جملہ علوم)  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ وفقیہ: دار الافتاء۔

خطیب: جامع مسجد عانیہ (روست)

فاطمہ جناح کالونی جمشید پور، کراچی نمبر ۷۷۰۰۰۰

#### ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ طہار اسلام، پوری (دہلی) مدرسہ اسلامیہ

☆ نائب اعلیٰ و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

سورہ

☆ جبکہ حدیث شریف ملاحظہ ہو: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ ﷺ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا "قرآن یعنی بک یا رسول اللہ" یا رسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنک ہیں" جب اذان ختم ہوئی تو سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا، وہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام حصے، پرانے، نیا ہر باطن گناہ معاف فرمائے گا (تفسیر روح البیان، جلد چہارم، ص 648)  
فقہ حنفی کی مستند کتب شرح وقایہ، رد المحتار شرح درمناں جلد اول، باب الاذان، ص 267، اور طحاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔



## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہنے کو جہالت و حماقت لکھا

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابہ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا  
اور نہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل  
ثابت نہیں۔

صلی درود شریف:

بیابان بھو! اب سے افضل درود شریف درود  
ہم اچھی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے  
زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود  
(اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی الْخِ) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض  
جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی  
درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو  
درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ  
کو اب سے سلام کرنا کا طریقہ تھا یا اب روضہ نبی پر حاضری کے  
وقت اس طرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں  
لیکن یہاں کہتا تو جہالت اور حماقت ہے بھو! ایک غلط بات  
یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

یاقیوم

برحمتک نستغیث

یا ص

اس کتاب کا مصنف ہے محمد کوچہ حاکم اسلام کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کو پڑھنا چاہیے۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

### مؤلف:

مولانا تہیاب محمد ندیم فاروقی (بکراہ) (جلتہ تلامذہ)  
فاضل جامعہ خیر المدارس لندن۔ ولیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع مسجد حجاب (کراہ)  
قلم: جناح کالونی جوہرہ کراہی نمبر ۳۳۳۳

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم قاروی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ دہلی (دہلی مدرسہ پاکستان)  
☆☆☆ ناظر امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



## ویوبندی مفتی نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے درود و سلام پڑھنے کو گناہ اور بدعت قرار دیا (معاذ اللہ)

۵۶

درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ کی طرف منہ کرنا واجب ہے۔

**پیارے بھو!**

یہ بات بالکل گمراہی اور بدعت ہے۔ کیونکہ کسی صحابی رسول نے مدینہ سے باہر مکہ مکرمہ میں بھی مدینہ کی طرف منہ کر کے درود نہیں پڑھا۔ یہ مسئلہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمایا کسی عبادت کے لیے رخ مقرر کرنا فرض یا سنت نہیں۔

بدعتی لوگوں کو نبی کے حکم کے خلاف محبت جتلانے کا شوق ہے تاکہ نبی کی سنت میں تفرقہ پیدا ہو۔ اس لیے ایسے لوگوں سے جو دین میں زیادتی کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے چمنا چاہیے۔

درود شریف پڑھتے وقت شمال (مدینہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم ہمارے نبی نے نہیں دیا ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے۔

سنا: مسجد میں نماز سے پہلے یقین کر لینا چاہیے کہ لاپہ نہ مسجد مفتی نہ ہو۔ کیونکہ شیعہ تدریسی مفسرین کے مذہب میں نہیں ہوتی۔ لام کی التحدید المسند الجماعت ہو ضروری ہے

پیشروم

بر حمتك نستغیث

یا حی

اس کتاب کا چھپنا سچے بچوں کو چھاپہ خانہ سلطان علی علیہ السلام کی طرف سے ہے۔  
☆ انکس پبلیکیشنز، اسلام آباد، پاکستان کی طرف سے ہے۔ ☆

## عقیدہ اہل سنت والجماعہ

**مؤلف:**

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہل بیت (علیہ السلام)  
فاضل جامعہ خیر المدارس لندن۔ وکیل جس: دار الافتاء۔

خطیب: جامع مسجد جامعہ (دست)

لاہور جامعہ کالونی ہجیرہ و غیرہ، کراچی، پاکستان

ترتیب جدید:

مفتی احمد علیک فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ دارالعلوم (دعوت اسلامی پاکستان)  
☆ نایاب اہل علم و خطیب جامع مسجد رحمانی ☆



دیوبندی مفتی نے مستند درود لکھی اور دعائے گنج العرش کو بغیر تحقیق کے جعلی قرار دے دیا  
(معاذ اللہ)

۵۸

صفات بنا دیا جائے تو یہ مقام خدا میں خیانت ہوگی اور یہ کفر ہے۔  
ایسی نعتوں سے مدینہ والے کی روح کو تکلیف ہوتی ہے لہذا ایسی  
نعت بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ آج کل تو ایک نیا ڈیزائن  
نعت بازی کا یہ ہے کہ پوری رات گانے کی دھنوں اور طرزوں  
پر نعتیں پڑھی جاتی ہے اس طرح نعتیں پڑھنا حرام ہے۔ پھر  
ساری رات اللہ کی مخلوق پر، بوڑھے، بیمار سب لوگوں سے  
پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ایذا مسلم ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔

درود لکھی گنج العرش :

یسودی لالی اور شیعہ فرقے قرآن کی تلاوت چھڑوانے کے  
لیے بہت سی دعائیں چھاپ کر مفت بانٹتے ہیں اور بڑی بڑی  
برکتیں اور فضائل لکھ دیتے ہیں جب کہ ان کی کوئی سند نہیں  
ہوتی مثلاً درود لکھی، دعائے گنج العرش وغیرہ سب جعلی ہیں ان  
کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

بیچارے بھو!

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اس کے برابر کسی کا کلام نہیں ہو سکتا

یا قیوم

برحمتک نستغیث

یا حی

اس کتاب کا مقصد ہے محمد کو پڑھنا اور مسلمانوں کے لیے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اشاعت ان کے ذریعے ہوئی ہے۔ ☆

## عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف :

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے (جملہ مذاہب)  
اہل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس : دار الافتاء۔  
خطیب : جامع مسجد جامعہ دارالافتاء  
فاطمہ جناح کالونی جھینور، کراچی۔

ترتیب جدید :

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ داخل پاسطوطہ اسلامیہ عربیہ سعودیہ (دعوت اسلامی پاکستان)  
☆ نائب اعلیٰ و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆



## ڈاکٹر اسرار احمد کی شرذہ سرائی

ڈاکٹر اسرار احمد نے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں QTV پر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: ”شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوت کر رکھی تھی، جس میں سے نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھاپی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنادیا گیا۔ اس سے نماز میں قتل یا لہا اکلہرون کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔“

یہ حدیث شریف ترمذی اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر ہمارے چند سوالات ڈاکٹر اسرار احمد سے ہیں سوال نمبر 1: یہ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر اس حدیث شریف کو سورۃ النساء کے ضمن میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے؟

سوال نمبر 2: حدیث شریف بیان کر کے آپ نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر گستاخانہ تبصرہ کیوں کیا؟ سوال نمبر 3: امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا مگر اس پر محدث ہونے کے باوجود اپنی طرف سے کوئی گستاخانہ تبصرہ نہیں کیا؟

سوال نمبر 4: ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور احادیث پر تبصرہ کرتے ہیں، کیا ان کے پاس مفسر قرآن اور شیخ الحدیث ہونے کی کوئی سند ہے؟

سوال نمبر 5: آج اسرار احمد صاحب نے مذکورہ حدیث بیان کر کے اس پر اپنی طرف سے تبصرہ کیا۔ کیا وہ آئندہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے رجم والے واقعات پر بھی گستاخانہ تبصرے کریں گے؟

سوال نمبر 6: سامنے والے صلحہ پر عظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز اسکیں شدہ آپ کے سامنے ہے۔ پریس ریلیز 08-06-18 کو شائع ہوئی جبکہ گستاخی 08-06-12 کو کی۔ درمیان کے پانچ دن ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گستاخانہ کلمات پر اڑے رہے۔ پھر ایک طبقہ کے شدید احتجاج اور دباؤ کے باوجود انہوں نے صرف وضاحت نامہ شائع کیا جو کہ کہیں سے بھی توبہ نامہ نہیں ہے کیا ایسی وضاحت قابل قبول ہو سکتی ہے؟

سوال نمبر 7: ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ جو کہ سامنے اسکیں کئے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

”بہر حال میرے نزدیک حضرت علی یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں“

محترم قارئین کرام! آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ ملاحظہ کئے۔ اس میں کہیں بھی توبہ کا ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے جو معذرت بھی کی ہے وہ بھی ان لوگوں سے کی ہے جن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔ لہذا ڈاکٹر اسرار احمد کی لوگوں سے معذرت واضح کر رہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے در سے توبہ نہیں کی بلکہ دباؤ کا فکار ہو کر دباؤ ڈالنے والوں سے معذرت کی ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے؟

ڈاکٹر اسرار احمد اس حدیث کو پڑھ کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔ حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں تو کہو کہ تمہاری اس بکواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم)

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کریں اور کیوٹی وی کے مالکان سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطابات نشر نہ کریں ورنہ گستاخوں کے ساتھ ساتھ کیوٹی وی کے ذمہ داران بھی جوابدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی وہ ادا، جسے دیکھ کر شرما میں یہود



## تنظیم اسلامی برائی شہادت

36/36 کماڈل ناؤن لاہور۔ فون: 3-5869501 فیکس 5834000

E-mail markaz@lanzeem.org, Website: www.lanzeem.org



پریس ریلیز

18-06-2008

## تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز جسے معذرت نامہ کہا گیا

کیو ٹی وی (QTV) پر میرے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں جس واقعہ کا ذکر ہوا اس کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں بھی ہے اور تفسیر ابن جریر میں بھی مزید براں یہ سنن ابی داؤد میں بھی مذکور ہے اور جامع ترمذی میں بھی اور اسے دور حاضر کے محدث اعظم علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی تالیف ”مجموعۃ احادیث الصحیحۃ“ میں شامل کیا ہے اور محدث حاضر کے اہم مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی اسے سورۃ النساء کی آیت 43 کے شان نزول کے ضمن میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

”ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک وفد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام کو دعوت کر رکھی تھی۔ جس میں سے نوشی کا بھی اہتمام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھانا پکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنادیا گیا۔ ان سے نماز میں ”قل یا ایہا الکفرون“ کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی“ (معارف القرآن جلد دوم ص 422)

عالم ابی اسے ملتی جلتی کوئی بات میں نے کہی ہوگی جس پر ناپسندیدگی یا ہزاری کا اظہار ہو رہا ہے حالانکہ اس سے ہرگز نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کوئی حرف آتا ہے نہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اس لئے کہ یہ واقعہ حرمت شراب کے آخری اور قطعی حکم سے پہلے کا ہے۔ جو سورۃ المائدہ کی آیات نمبر 90 تا 92 میں نازل ہوا اور وہیں آیت نمبر 93 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شے کی حرمت کے قطعی اور حتمی حکم سے قبل اہل ایمان نے جو کھا یا پیا ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

بہر حال میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت)





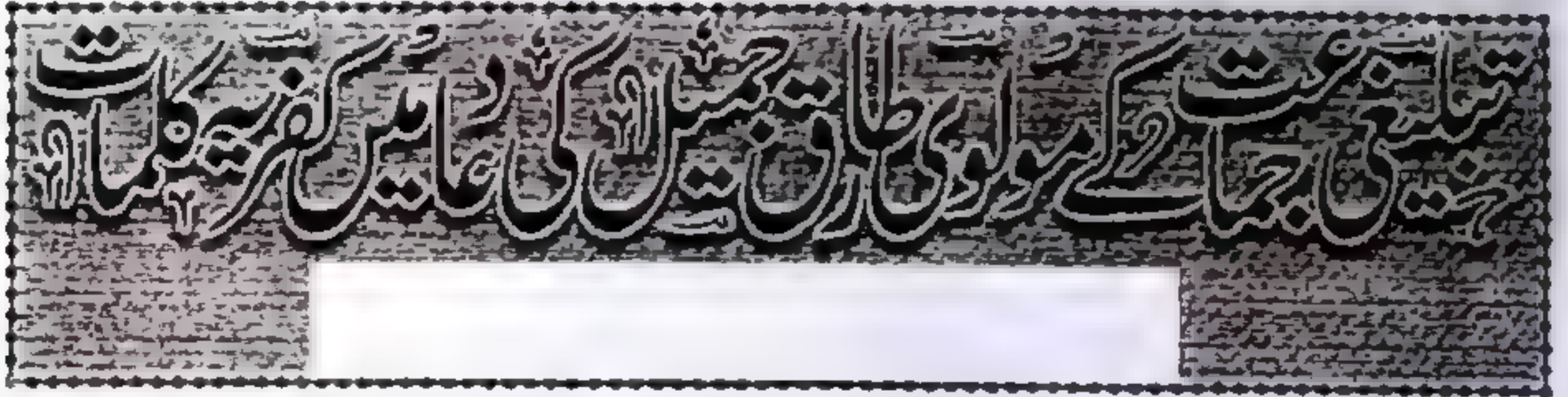












## تبلیغی جماعت کے مولوی طارق کی دعا کے الفاظ

(مورخہ 12 نومبر 2003ء بمقام مسجد عائشہ فلیل آباد پنجاب میں جمعۃ الوداع)

کے موقع پر تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کے ان کفریہ کلمات پر شرما کیا حکم لگے گا۔ اس کے متعلق ایک مفتی صاحب کا لٹوٹی ملاحظہ فرمائیں۔

آجا اللہ آج ہمارا استقبال کرے۔ یا اللہ یہ اکثر جمعہ جو جوانوں کا بیٹھا ہوا ہے۔ ہماری بیٹیوں کی عزتیں سربازار خلیام ہو گئیں۔ اب تو آجا اب تو آجا بڑی دیر ہو گئی اسے اٹھا رمضان تو جا رہا ہے تو تو نہیں آ رہا تو آجا پہلے آسان

محترم حضرات! آپ نے مولوی طارق جمیل نے یہ دعا

کروائی اب طارق جمیل کے دعائے کلمات پر

کفر کا حوالہ ملاحظہ فرمایا۔ ہمیں انہوں

ہے کہ اب تک مولوی طارق جمیل

نے علی الاعلان کفر سے توبہ

نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ

مولوی طارق جمیل اب

تک اپنے کفر پر قائم

ہے لہذا ایسے شخص کی

خارجہ سنتا کیٹیشن

اور ذیاد خریدنا اور

فروخت کرنا شرما

حرام ہے۔

مسلمانوں کو اس سے

بچنا چاہئے۔

نوٹ: مولوی طارق

جمیل کی یہ کیسٹ ان

کتبوں سے طلب فرمائیں۔

☆ کتبہ فیضان اشرف نزد شہید

مسجد کھارادر کراچی

☆ خیاب شیب ایڈ کیسٹ سینٹر شہید

کھارادر کراچی

☆ کتبہ نوشیدہ فیضان دین پرانی سبزی منڈی کراچی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع

تین اس مسئلہ کے بارے میں زیادہ ایک مجمع میں اس طرح دعا کرتا ہے کہ

”اے اللہ اگر پہلے آسان پر تو آئی گیا ہے اب میرے بھی آجا اچھے سے لپٹنے کوئی چاہ رہا

ہے حیرے پاؤں پکڑنے کوئی چاہ رہا ہے ہم حیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں ہم تجھ سے چٹنا

چاہتے ہیں اگر آج بھی نہ آتا تو کب آئے گا اس الفاظ میں دعا کرنا کیسا؟ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے

جسم مانا گیا ہے اب ذریعے کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایت الحق والصواب

زید کا دعا کے لئے کہہ رہا لا دونوں جملے کہنا تحریر قول ہیں کہ پہلے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔

جبکہ دوسرے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جسم ثابت کرنا کفر ہے۔

لہذا دینی مائتیری میں ہے: ”یکسرو ہائیات المسکن اللہ تعالیٰ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (فتاویٰ

مالگیری جلد دوم صفحہ نمبر 295 دار الفکر) اسی طرح مفتی الاسلام امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے

نقل فرماتے ہیں کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مگر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کی مانند جسم ہے

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ نمبر 250 رضاء 16 طبعین لاہور)

لہذا کہنے والے پر توبہ تہجد ایمان فرض ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو تہجد نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلیٰ اعلم عزوجل وعلی اللہ علیہ وسلم

مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری

دارالافتاء المسکت کٹر الایمان مسجد (گردمند) باہری چوک

تاریخ ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ بمطابق 25 جولائی 2005ء

پر تو آئی چکا ہے تو آئی اور بھی چھٹا جا آ جا

آج تو حیرے سامنے منہ کرنے کوئی

چاہتا ہے یا اللہ تیرے آگے لوٹ پوٹ

ہوئے کوئی چاہ رہا ہے۔

اے مولیٰ کریم! تو سامنے

آ جا اچھے سے لپٹنے کوئی چاہتا

ہے حیرے پاؤں پکڑنے کو

کی چاہ رہا ہے۔ حیرے

تھیں کرنے کوئی چاہ رہا

ہے تو ہمارے سامنے

آ جا ہم حیرے پاؤں

پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہم

تجھ سے لپٹ کر رہنا

چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے

چٹنا چاہتے ہیں مولانا تو

آ جا آ جا تو آ کر اس باؤ کو

ختم فرما اگر تو آج بھی نہ آتا تو

پھر کب آئے گا یا اللہ اب تو بڑی

دیر ہو گئی ہے آ جا آ جا۔

اے اللہ! ہم تو روز اپنے گھر میں

جھالو دیتے ہیں روزانہ پانی سے صاف کرتے

ہیں حیرا آگن گھٹا ہو گیا ہے آ جا اے دھو دے۔ آج تو

آئی جا یا اللہ! ایک دھو کہہ دے میں آ رہا ہوں اے اللہ!



(حصہ دوم)

(غیر مقلد) اہلحدیث، نجدی

اور سعودی مولویوں کی

گستاخیاں اور بے ادبیاں

انہیں کی کتابوں سے



سعودی نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ  
انبیاء کرام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے (معاذ اللہ)

⑤ انبیاء کرام علیہم السلام بھی قال الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

① اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ قال الا اللہ تمام چیزوں  
سے جاری ہے مگر بہت سے بدست قال الا اللہ کہنے والوں کی ترانہ  
ملی ہوں گی۔  
② اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرف زمین کے  
بھی صاف جلتے ہیں۔

③ زمینوں اور آسمانوں میں آباریاں ہیں۔  
④ اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشتریک کے (وہ منسوب الیہ کا  
انکار کرتے ہیں)۔

حضرت ابن حنفیہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو  
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائے گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانہ کہ  
”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ من قال لا إله إلا الله ينجى  
بذلك ونجاة الله“ سے متصور نہ ہو کہ یہ زبان سے  
کہنے کی شہادت۔

کتاب التوحید ص ۳۳۳ کا اصل نوٹ

# التوحید

الرب هو الله على العبد

تألیف

بسمہ الرحمن الرحیم شیخ الاسلام

محمد بن عبد الوہاب

۱۱۱۵ھ — ۱۲۰۶ھ

ترجمہ و تہذیب

عطاء اللہ شاہ

انتصار الشریعۃ من المذہبات

لاہور پاکستان

کتاب التوحید کا منظر ثانی

☆ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو پوری دنیا کو کلمہ کی فضیلت بتائی، وہ کیسے محتاج ہو سکتے ہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ محمد بن  
عبدالوہاب نجدی کے دل میں انبیاء کرام کا بغض تھا۔







غیر مقلد اہل حدیث مولوی نذیر حسین دہلوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضور ﷺ ایک مدت تک سیدہ عائشہ کی عفت و امنی پر شک میں مبتلا رہے، کلمہ طیبہ کا وظیفہ ثابت نہیں (معاذ اللہ)

[illegible]







ابن تیمیہ جے الحدیث اپنا امام مانتے ہیں اس کی کتاب ”الوسیلہ“ میں تحریر ہے کہ شیاطین انبیاء، اولیاء یہاں تک کہ حضور ﷺ کی شکل میں بھی آسکتے ہیں (معاذ اللہ) جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا

اُردو ترجمہ کتاب

# الوسیلہ

تائیت

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

اعداد و تقدیم

احسان الہی ظہیر

○

اِنْ اَزَّجَّجْتَ اِلَیَّ الشَّيْطَانَ شَيْطَانًا وَدَّ لَاحُو

الوسیلہ کا منظر تائیل

کتاب الوسیلہ صغیر کا اصل نوٹ

تھے ہاں کہیں کے تو پاک ہے ہمارا گونا گوال ہے  
نہ سے ہمارا تعلق نہیں بکیرے لوگ جنوں کی مہلت  
کہتے تھے کہ میں میں کے نہیں کو مانتے تھے۔

فَاَنَّا شَبَّانُكَ اَنْتَ وَبَيْنَا رَحْمَتٌ  
مَدَّ يَدَيْكَ لَنَا وَبَيْنَا ذِكْرٌ اَلْحَقُّ  
اَلْكَوْمُ مَدَّ يَدَيْكَ لَنَا وَبَيْنَا ذِكْرٌ اَلْحَقُّ

(مسماہ ۳۸)

فرشتے شرک میں اہل ادب نہیں کرتے نہ عبادت میں اہل ادب سے پسند کرتے ہیں  
ہر مسلمان میں کسی کی مدد کرتے اور انسان کی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں بنائے  
انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر کہیں کہیں شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم علیہ السلام  
سے ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابو بکر ہوں، عمر ہوں، عثمان ہوں، علی ہوں، شیخ طریقت ہوں،  
ابو علی ایک دوسرے کے تعلق میں کہتے ہیں کہ میں نے انہیں شیخ یا خضر سے پہچان لیا  
سب کے سب جو یہی کہتے ہیں اور ایک دوسرے کے تعلق شہادت دیتے ہیں نہ بات  
بھی انسان کے اندر ہیں ان میں بعض کافر و فاسق، مجرم، باغی اور باغی ہیں جب کہ دوسرے  
مسلمان، صالح، عبادت گزار اور طبع و فرائض والے ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی  
شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا ادب دیکھ لیتے ہیں بعد جگہوں میں دکھائی دیتے  
ہیں، اما، گروں کو کمانے پینے کی چیزیں دیتے ماستر تاتے اور مستقبل میں خوش آئے جانے  
واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھنا والا دھوکہ میں آجاتا ہے اور قیاس کرتا ہے کہ اس نے جہنم  
پر اندیشہ کر دیا ہے، ہاں اس نے عرفہ ایک، جو کہ شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کہ کون کون  
شرک، ہستیاں اور دنیاوی علم میں کسی کی ادب نہیں کرتے، قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

تو کہہ کر اللہ کے سامنے لوگوں کو تم اختیار دلے  
کہتے ہوں کہ بارہ پھر تم سے تکلیف  
رہد کر سکیں گے اللہ نہ پھر سکیں گے ہی  
لوگوں کو یہ لوگ ہمارے ہیں وہ تو خدا اپنے  
بعد دوسرے کے پاس قرب پا رہتے تھے، کہ کون  
زیادہ ستر ہے۔ ہمارے کی رحمت کی امید  
دیکھتے تھے۔ انہیں اس کے خطاب سے ڈرتے  
تھے ترسے ہوئے ہمارے کا خطاب و انہیں ڈرتے

تَلَىٰ اَذْهَوًا كَيْفَ وَنَسْتُكَ مِنْ ذَنْبِهِ  
لَا يَنْتَكِبُونَ كُتُفَ الْعَصْرِ خُتْمُهُ وَلَا  
عَوَّلًا اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَسْتَعِزُّوْنَ  
اِلَىٰ رَجَائِهِمُ الْوَسِيلَةَ اِيَّاهُمْ اَقْرَبُ دِيَارِهِمْ  
وَنَحْنُ وَجْهٌ قُدُّوسٌ حَدَائِقُهُ رَائِعٌ  
عَذَابٌ وَبَیِّنٌ



غیر مقلدین اہل حدیث اور سعودیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے قبر رسول ﷺ پر دعا کو سخت حرام لکھا  
(حالانکہ ہر مسلمان قبر رسول ﷺ پر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے۔  
کوئی رسول اللہ ﷺ سے دعا نہیں مانگتا) اس کے باوجود ایسا فتویٰ دیا

فکر و عقیدہ کی گزاشیاں

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

قبر نبوی کے پاس دعا

وہیں نماز پڑھنا ایک دعا کی رحمت اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہ دعا مخلوق کے  
لیے سخت نکتہ ہے شرک کا دروازہ کھولنے والی اور ایمان کا دروازہ بند کرنے والی چیز  
ہے لہذا جس مسلمان کو اپنا ایمان مزاح ہے اور اسے اپنی آخرت سونپنے کا خیال ہے  
اسے اس رحمت سے ضرور بچنا چاہیے۔<sup>①</sup>

قبر نبوی کے پاس دعا



اردو غالب

مفت محمد رفیع الرحمن صاحب

تالیف  
شیخ الاسلام ابن تیمیہ

دارالاسلام

کتاب خانہ دارالاسلام



① اشکی رحمت دعا میں جیسے دعا پڑھ کر لیا ہے جس کی اہمیت اس رحمت کے مسلمانوں سے  
ایمان طلب کر لیا ہے۔ یہ دعا ہے اس دعا کا وہی کرنے میں کرنا اور اس دعا کی تعلیم دینا ہے۔  
جس دعا کے مسلمان دعا کر کے اس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔  
دعا کے دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔  
دعا کے دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔  
دعا کے دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔  
دعا کے دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔  
دعا کے دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔  
دعا کے دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں میں دعا ہے جس دعا کے مسلمانوں سے دعا ہے۔

☆ ابن تیمیہ کی کتاب کے حاشیہ میں غیر مقلد اہل حدیث مولوی نے عوام اہلسنت کو عرب کے بت پرستوں سے بھی بڑا  
مشرک قرار دیا (معاذ اللہ)



# وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کے فرمان کو نقل کرنے کے بعد اپنی من مانی شرح کر دی

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں  
اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

محمد حنیف کاندھلوی  
مہتممِ پاکستان

مزار شہ بنّاؤ

پاس نہ کی جائے اور یہ اس کے برعکس ہے جسے مشرک، نیسائی اور ان کے قتل قدم پر  
پلے والے بہت سے نام نہاد مسلمان بعد میں کر لے گئے ہیں۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی نمازوں کا  
بکھرا ہوا گھر بنی میں چھوڑ دو اور گھروں کو قبریں مت بناؤ۔" حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں کو مغیرے مت  
بناؤ" شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔  
اس ممانعت کے بعد فرمایا کہ جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو وہ مجھے بھیجے جائے گا اگرچہ  
کتنی دور سے بھیجو۔ دوسری حدیث میں درود کے قتل کے بجائے سلام کا قتل ہے کہ  
آپ نے فرمایا: "تم کہیں بھی ہو مجھے تمہارا سلام بھیجے جائے گا۔" یعنی تم میری قبر سے  
کتنے ہی فاصلے پر ہو تمہارا سلام بھیجے جائے گا۔ لہذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا  
حراز بنا لو جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے اور کوئی حاجت نہیں کہ اسے میدانِ جہاں پار بار  
آنا ضروری ہو۔

دارالدرود و سلام آپ ﷺ تک پہنچا دینے کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی

① صحیح البخاری: الصلاة باب كراهية الصلاة في المقابر: حديث 432 و صحیح  
مسلم: صلاة المسافرين باب استحباب صلاة الفلانة في بيت الحج: حديث 777۔  
② صحیح مسلم: صلاة المسافرين باب استحباب صلاة الفلانة في بيت الحج: حديث 780۔

③ مصنف ابن ابی شیبہ: 2/8312 و صحیح ابن حزمہ: 4814 و ابن عساکر: 1/2774 و  
مصنف عبد الرزاق: 8894/57713۔ اس کی سند حسن ہے اور اس میں کئی منقطع ہیں۔  
روای ہے کہ اس کے لیے دو درود ہر روز پڑھیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ دیجئے۔  
سنن ابی داؤد: المسائل باب زيارة القبور: حديث 2042 و مسند أحمد: 38712۔  
④ مصنف ابن ابی شیبہ: 2/8312 و مسند ابی یعلیٰ: 2/323 و فصل الصلاة علی النبی  
(إسماعیل الدمشقی: 1/88 و در المنہاج: 1/174 و 1/175)۔ غلبہ کی بنا پر: 3012۔ اس کی  
سند میں منقطع ہے لیکن ابو داؤد اور ابن ماجہ کی روایت اس کی سند ہے۔ سنن ابی داؤد:  
المسائل باب زيارة القبور: حديث 2042 و مسند أحمد: 38712۔ لیکن اس میں سلام کی  
جائے نہ ہو کے خلاف ہے۔



ابو غالب  
نور محمد الزقاق شیخ آبادی

تالیف  
شیخ الاسلام ابن تیمیہ

دارالاسلام  
کتاب خانہ دارالافتاء  
بیت العلوم و تحقیق  
مکتبہ دارالافتاء  
بیت العلوم و تحقیق

☆ ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی طرف سے لکھ دیا کہ تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلہ پر ہو  
تمہارا سلام بھیجے جائے گا لہذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا حراز بنا لو جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے (معاذ اللہ)



## وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے ایک حدیث کے سوا تمام رجب کی فضیلت والی احادیث کا انکار اور انہیں جھوٹا قرار دے دیا

### زمانی و مکانی معیار

ماخذہ میں ماتم کرتے ہیں تو انہوں نے ان کی ضد میں اس دن کو محدود کر دیا جلاک روہوں کے اہل یکساں طور پر دعوت اور ہل ہیں۔ روہوں میں دعوت اور گری سوجہ ہے اگرچہ شیعہ حضرات یعنی رافضی جوت میں دے ہوئے ہیں اور جمہوری طور پر ان کے اعمال زیادہ سے ہیں لیکن کسی کے لیے ہار نہیں کہ دشمن یا ضد میں شریعت الہی کو بدل دے۔ جس طرح رافضیوں کی بدعتیں مکروہ ہیں اسی طرح جہنمیوں کی بھی مکروہ ہیں۔ شیطان کی غرض اس کے ساتھ نہیں کہ حلق کو صراط مستقیم سے ہٹا دے۔ اگر اسے اس میں کامیابی ہو جاتی ہے تو مکروہ پیدا نہیں کرتا کہ کون سا شخص مگر اہل کی کس جماعت میں جاتا ہے۔

یہاں رجب۔ اسی قبیل سے ہا رجب ہے۔ یہ عزت والے مکتوں میں سے ایک ہے۔ لی پاک ﷺ سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو آپ دعا کرتے تھے کہ "یا اے العالمین! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مکتوں میں برکت ظاہر فرما اور رمضان تک پہنچا۔" اس کے علاوہ رجب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں بلکہ جتنی روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں تمام کی تمام جھوٹے ہیں۔

جس حدیث کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ جھوٹی ہے اس کا فساد میں روایت کرنا ہمارے ہوسکا ہے لیکن جب ثابت ہو جائے کہ جھوٹی ہے تو ہمارے حال میں بھی اس کی روایت ہمارے نہیں لائی کہ ساتھ ہی اس کی حقیقت بھی بیان کرنی چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "جو کوئی مجھ سے حدیث روایت کرتا ہے اور وہ جان چکا ہے کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ خود بھی جھوٹ بن جائے گا۔" اس کے بارے میں سے ایک ہے۔

مسند احمد: 250/1 طبع دہلی سنہ 1401ھ میں اسے بارہ مرتبہ طبع کی گئی ہے اس طرح شیعہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن تیمیہ نے "مجموع المسائل" میں ص 37 پر ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں احمد بن علی بن ابی اسحاق رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ امام احمد بن حنبلہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث 3071 میں اسے مکرر مذکور ہے۔

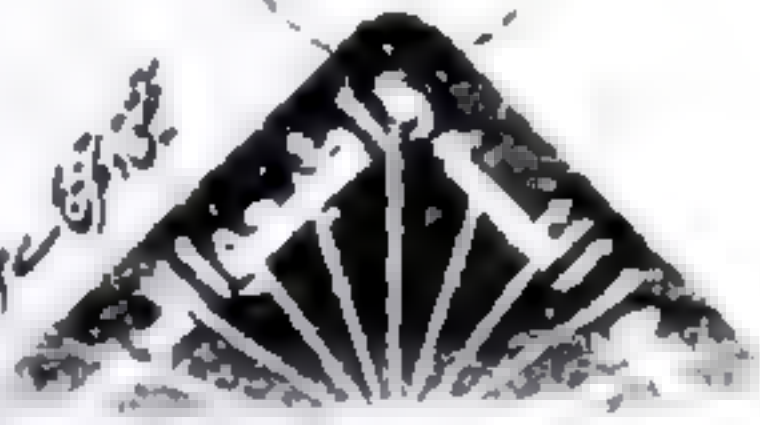
صحیح مسلم: مقدمہ الكتاب باب وجوب طروا من خلفات و ترک الشکاک ص 1

محمد بن عبد الرحمن  
مہاجر بن عبد الرحمن

اطہم ابو الیہ و اطہم ابو الیہ

فکر و عقیدہ کی گزشتہ

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے



ادب و قالب  
مثنوی غیب الزمان فتح آبادی

تالیف  
شیخ الاسلام ابن تیمیہ

دارالاسلام

کتاب خانہ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے



☆ اس سے ابن تیمیہ کی کم علمی اور جہالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے



## وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے، اس میں اچھے کھانے پکوانے اور مساجد میں اجتماع کرنے کو بدعت قرار دے دیا

فکر و عقیدہ کی گزشتہ اشیاں

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

زمانی و مکانی محدودیتیں

مذہب و عقیدہ کی گزشتہ اشیاں

اسی قبیل سے شعبان کی پھر ہوئی رات ہے۔ حدودِ معلومہ کا دار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بہت فضیلت والی ہے۔ (مکرہ ساری روایتیں ضعیف اور محکم ہیں۔) سلف صالحین فقہاء میں سے بعض لوگ اسے نماز کے ساتھ مخصوص کرتے تھے جب کہ بہت سے طوائف سلف نے اس کی فضیلت سے انکار کیا ہے۔ ہر حال میں سے اہل علم کا رجحان اسی ضعیف روایات کی بنیاد پر اس طرف ہے کہ وہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام احمد دہلوی کا بھی یہی خیال ہے۔ لہذا اس دن کا خاص روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا بلکہ اکیلے اس روزے کو مکروہ کہا جائے گا۔ اسی طرح اس دن کو محدثان اس میں طرح طرح کے کھانے پکانے اور آرائش کرنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح مسجدوں میں اس رات جمع ہونا ایک خاص قسم کی نماز چھ ماہ کی بدعت ہے جسے "صلوة النیة" کہتے ہیں۔ محل نماز کے لیے وقت محدود اور مقدار کی تعیین کے ساتھ اجتماع کرنا مکروہ ہے اور شرعاً رد نہیں۔

اس مسئلہ پر نقل کیے گئے ہیں۔ اگر ہر رات کی طرح یہ بھی فضیلت بیان کر کے اس کو کسی نماز کے ساتھ خاص کرنا جائز ہو مگر وہ عیدین کی راتوں اور عروسی رات میں ان کی مثل اس سے کم و بیش نماز میں ایسا کر لی جائیں۔ جس طرح کہ بعض مقامات پر رجب کی پہلی رات میں جماعت کے ساتھ نماز چھی ہوتی ہے وہ بھی مکروہ ہے۔ جسے معلوم ہوا ہے کہ بعض دیہاتوں میں نماز مغرب کے بعد لوگ ایک نماز پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ اس نماز کا نام "صلوة برہوقہ" رکھا گیا ہے یا جیسا کہ بعض لوگ ہر رات دنیا کے کام کرنے والے مسلمانوں کے لیے جماعت نماز پڑھتے ہیں تو یہ اور اس قسم کی تمام جماعت نمازیں بدعت ہیں اور ان سے احتساب لازمی ہے۔ باوجود ممکن اوقات میں محل چھ ماہ مستحب ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی محل نماز چھ ماہ جائز ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پابندی کے ساتھ محل نماز میں ضرور کر لی جائیں اور انہیں فرض نمازوں کی طرح ہیست چھ ماہ جائے۔



اسو قابل  
مؤلفہ خیرہ خاتون صاحبہ

یہ  
شیخ الاسلام

دارالاسلام  
کتاب خانہ  
مکتبہ اسلامیہ

73.

غیر مقلد احمدیہ اور مسعودیوں کے پیشوا شیخ ابن تیمیہ نے بھی زمینگی میں احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ اپنی کتاب میں یہ نہ لکھتا۔ حدیث شریف: حضرت موسیٰ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب شعبان کی پھر ہوئی رات اور تورات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون جلانے مصیبت ہے کہ میں اسے عالیت دوں۔ اس طرح صحیح تکبیر ارشاد ہوتا رہتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، حدیث 1446، ص 398، مطبوعہ فرید بک (پولہ اور) حدیث شریف: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شعبان کی پھر ہوئی شب کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک و جہل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، حدیث 1448، ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور)



## ”الظہور فی ای صورة شاء“

غیر مقلد الحدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کا عقیدہ  
اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے، ظہور فرماتا ہے (معاذ اللہ)

۲۸

۲۹

النوی والدیان والدمر والسمروالولی واللؤلؤ وفواقیہ الطیب والحب  
والسند وقیل اوائل شوریٰ فی فصل بولہ بجم صفات ووردت فی الشرح فی صف  
بجم تلك الصفات لا تأکل ولا تنکر ولا تشبہ وهي علی نوعین صفات ذاتیہ  
قدیمۃ ازلیہ کالحیوة والعلوم واللذۃ والارادۃ والشیء والجلال والعلو  
والبحر وکونہ کلہ صفات فعلیہ حاکمۃ وقیل قدیمۃ وتعلق حدوث  
اقتدار الشیء ولی اللہ من صہا ہا فقال لا یقوم بذاتہ حدوث وانما حدوث  
فی تعلق الصفات بتعلقا تھاوقت تعلق الارادۃ بولہ ہا حق ظہور الاصل  
ومن الصفات الفعلیۃ الحادثة الاکرام والاستیلاء الفعالیۃ والنزول والحدود  
والايمان والحب والقرب والعدل والقدرة والوطاة والتعسر والفرح والتبشیر  
والنظر والحق والقدرة والغضب والجلال علی لیل والعباد والاستہزاء و  
السخریۃ والکبر والخلع والکبر والفرح والازدود والفضل والرحمة والکرم  
والصبر والاعانة الخلق والسرور والنعیم والاستدراج والحب والبغض والرمضاء  
والکرہیۃ والسخاء والفتن والاولیاء والاعلاء والذل والحق والظلم والفساد  
والصلیۃ والاطماع والاشیاء والتکوین والخلق والعندیۃ وتقلب القلوب  
والوعد والوعید والاماع واللامیض الخفق والجلال الخوض علی بعض الخلال  
حدثت الخلق علی الخلق الدائم والظہور فی ای صورة شاء فی فصل بحر ملک  
بجم السلطانات علی وجه التفصیل من الجزئیات والکلیات والوجودات و  
العدمیات والکائنات والسفیرات من محیط بالبحر فی الخمر والارضین علی اصل  
العبود لا ینیب عنہ منقل ذل فی السموات والارضین والارضین ذل

ایہ المبدیٰ طرہ کا اصل نوٹ

اللہ یحمد من نشأ الرضیٰ فی صفاتہ

بہر دستاویز شامہ دین آفرینان اللہ تعالیٰ ظہور ماہیانان علیہ السلام



بیت احسن ما عملت ان اللہ وسہ الزمان فسق الزمان

پیشرو: اسلام علی کتب خانہ مایا کوٹ



اہلحدیث پیشوا وحید الزماں کا عقیدہ: اللہ جب آسمان و دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلیٰ اس سے خالی رہتا ہے، یہ قول زیادہ صحیح ہے (معاذ اللہ) اور ابن تیمیہ کا قول بدتر از بول کہ اللہ تعالیٰ عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح میں قبر سے اترتا ہوں (معاذ اللہ)

۳۱

۱۱

والا فقال كما قل كل يوم عوفي شأن ولا يجوز إطلاق الحركة والانتقال على فعله وان حمل على الحركة والانتقال من مكان إلى مكان كما قال وجاءت زكوت وقال هل ينظرون إلا أن ينزلهم الله في المدينة هروا لله وخرج البخاري وابن الأثير في كتاب السنة عن فضيل بن عياض أحد الأوطياء الكرام والامية العظام قال اذ قال لك الجبري لما كفر برب يزول من مكان فقل أنا أؤمن برب يفعل ما يشاء وقال حافظ عبد الرحمن بن منلة أنه تصلى نزل بخلوت العرش وهذا هو الانتقال وحكي عن ابن تيمية أنه ينزل كما نزل من المنبر وفي حديث النزول ثم يصعد الجبار إلى كرسيه والصعود والنزول والهبوط والارتفاع لا يتصور إلا بالحركة والانتقال واخطأ الشيخون من أصحابنا حيث قال تيم الشافعي ابن جرير الطبري ما يعم عليه الانتقال لا يعم دليل شرعي على استحالة ذلك واخطأ الباقون الشافعي حيث قرروا من سلفنا أنه تم برئى عن الحركة والانتقال ثم عزاه إلى شيخنا عبد القادر الجيلاني فقلت ما نقل واحد من السلف على ذلك البراءة في حركته وانتقاله لا كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما أن حركتنا لا يشابه حركته وانتقاله جارية عن ظهوره وتجليه في محل آخر غير المحل الأول وهو صهيبة بل صرية ومن ههنا قال أبا حامدا أحمد بن حنبل في رسالته إلى مسدد بن مسرهد أنه سبحانه إذا نزل فلا يخلو من العرش والقهليل والظلم في مكانين مختلفين أو في مكانة مختلفة متعدد على أن واحد لا يستحيل في ذات الله تعالى المحل على المكان في مكانين مختلفين فإن

دریہ المبدی صغیرہ کا احوال





غیر مقلدین اہلحدیث پیشوا وحید الزماں اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ  
مقلدین یعنی حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی بدعتی مسلمان ہیں

(۱۴۱)

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

اور مہاجت شرع میں ہیں۔  
سب سے مقلدین تو میں کہتا ہوں کہ بدعتی مسلمان ہیں ان کے پیچھے بالکدابت  
ناز جانشین ہے بشرطیکہ کتاب و سنت اور اہل حدیث کی پابندی نہ کرتے ہوں  
اور ان کا عقیدہ ہو کہ مجتہد پر نبی علیہ السلام کی اتباع مقدم ہے ورنہ وہ کافر  
ہیں اور ان کے پیچھے ناز جانشین نہیں۔

# ہدیۃ المہربانی اردو

مصنف

علاؤ حید الزماں

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email: Chishtikutabhkhana@gmail.com

کبیرہ گناہوں کا تعین

فصل: کبیرہ کی مداور کبائر کے تعین میں اقوال پر اختلاف کسے ہیں؟  
یہ ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جس گناہ کا دلیل قطعی کے ساتھ علم ہو اور اس پر وعید  
و لہر ہوئی ہو، کبیرہ کبائر یعنی جسے گناہوں میں بڑا گناہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے  
ساتھ شرک اور کفر ہے، پھر ناجی خود کشی کرنا اور بالکاس مومنہ عورتوں پر ہتھمتے  
لگانا، زنا، شرب خمر، میدان جہاد سے فرار ہونا، جادو، ظلم، یتیم کا مال کھانا،  
والدین کی نافرمانی کرنا، حرم میں الحاد کرنا، خود کھانا، چوری کرنا، اور اس کے علاوہ  
جو چیز احادیث میں وارد ہوئی ہے اور صغیرہ گناہ پر امر اور نہی سے بھی کبیرہ  
ہو جاتا ہے، اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو شیخ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کی کتاب "نداجر عن احوال الکبائر" کی طرف رجوع کریں۔

جب معصیت مطلق ہے تو کفر و فسق پر مشتمل ہے اور جب فسق ایان  
کے مقابل ہوگا تو اس سے مراد کفر ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔  
افسوس کہ ان مومنہ کفن کا فاسق تھا تو یہ جو ایسا دانا ہے اس جیسا کہ وہ ہے



الحديث پیشوا مولوی وحید الزمان کے نزدیک راجحہ ربی ہے (معاذ اللہ)

۱۵۵

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

# ہدیۃ المہربانی اردو

مصنفہ

علاؤ وحید الزمان

مترجمہ

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email: Chishtikutabhana@gmail.com

حضرت اسماعیل، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ،  
حضرت ہارون، حضرت یونس، حضرت عزیز، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت  
ایوب، حضرت ذوالکفل، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت ایسا، حضرت یسع،  
حضرت اشعیا، حضرت ارمیا، اور وہ حضرت یسع ہیں، حضرت عیسیٰ، حضرت دانیال،  
حضرت عیسیٰ بن مریم ان پر قیامت تک صلوات و سلام ہو۔

راجحہ ربی ہے

ان میں سے قرآن پاک میں پچیس انبیاء کرام کا ذکر ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے  
دوسرے ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا جیسا کہ ہندوستان، چین،  
یونان، فارس، بلاد دار، افریقہ، بلاد امریکہ، جاپان اور برہما کے نبی ہیں کہ  
عرب ان ملک کو نہیں جانتے تھے اس لئے ان کا تذکرہ زیادہ فائدہ نہ دیتا  
ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر دیا جن کا قصہ ہم نے جگہ پر بیان کیا ہے اور  
بعض کا ذکر ہم نے بھی نہیں کیا لہذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر  
ان انبیاء کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں  
فرمایا اور لوگوں میں تواتر کے ساتھ پھیلنے جاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ کافر ہوں  
جو جانتے ہیں کہ وہ انبیاء و صلوات تھے جیسا کہ ہندوؤں میں دھرم چندر، لچھن اور  
کشن جی ہیں اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین و جاپان کے ہیکلی  
کنفیوٹش اور بدھ ہیں اور اہل یونان کے ایسے متفراط اور نیشا غوریت ہیں بلکہ  
ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیاء اور رسولوں پر اور  
ان میں سے کسی میں فرق نہ کریں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اور انہیں کفر و  
شرک اور مرگش سے مشوب کرنے سے بچتے ہیں،

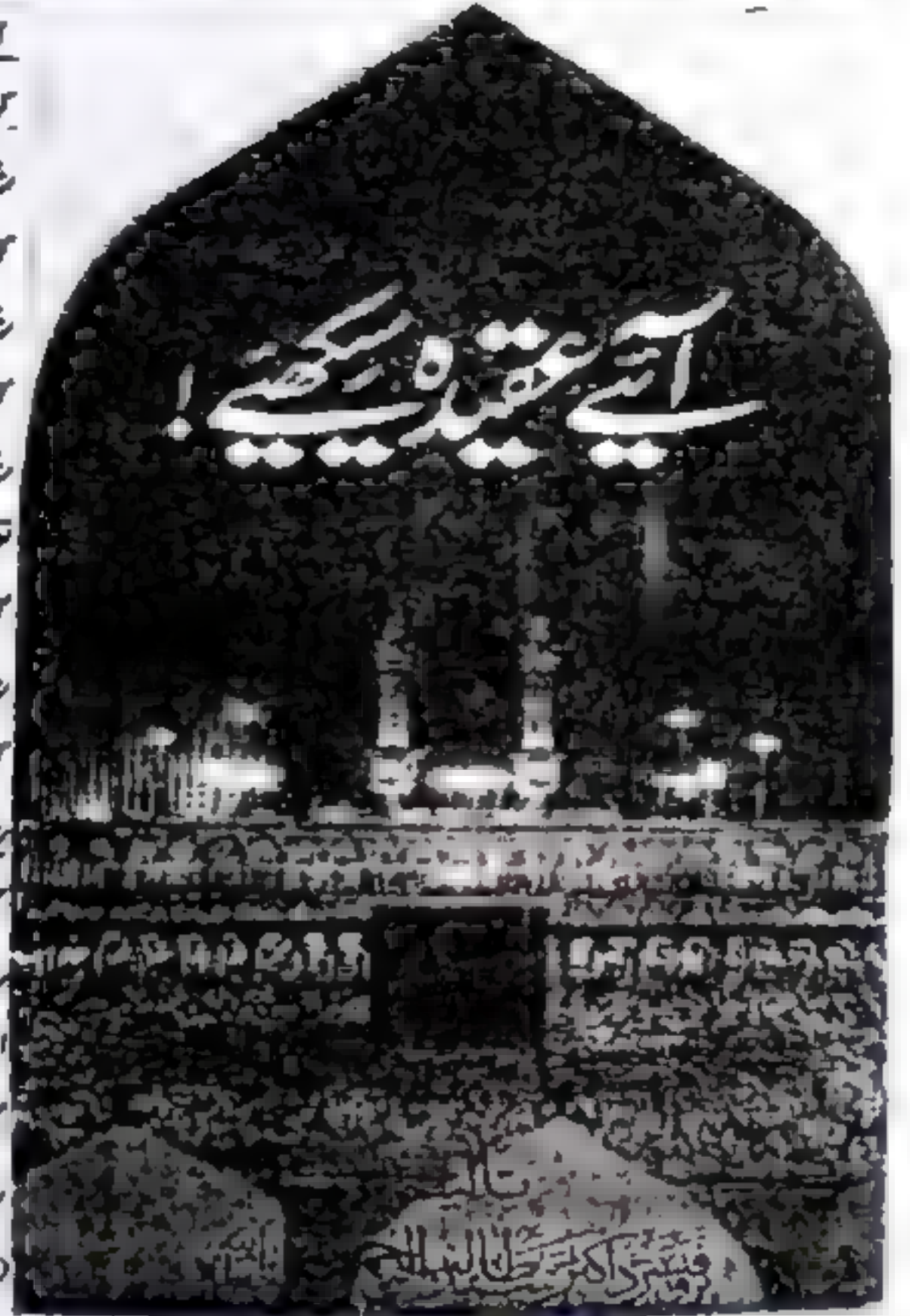


غیر مقلد مولوی کا قول: اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک ہے، یہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے، اول درجے کی جہالت ہے

(۶۱)

آپؐ چاہتے ہیں

س۔ ہمارا مددگار کون ہے؟  
ج۔ ہمارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔  
س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی یا دلی مددگار نہیں ہو سکتا؟  
ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔  
س۔ انبیاء کس سے مدد مانگتے تھے؟  
ج۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔  
س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیا ہے؟  
ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔  
س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟  
ج۔ اس لئے کہ وہ خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔  
س۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟  
ج۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صمد ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔ نبی ﷺ جنگ احد میں دھمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔  
س۔ دلیل دیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔  
ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قول نقل فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّمَا تَسْعَدُ وَلَهُمَا تَنْفِجُنْ﴾ (الحمد: ۵۰) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔  
۲۔ ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا يَتُوبِ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ تَتُوبُونَ﴾ (البقرة: ۱۶۸) اگر تم لوٹو گے تو اللہ تم کو لوٹ لے گا اور تم لوٹو گے۔  
۳۔ ﴿وَمَا تَكُنْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَتَرْبِطُ بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۰) اور تمہارے



قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا (سورہ مائدہ آیت 55 پارہ 6)

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے

☆ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے بعد از وصال مدد مانگی

(حوالہ جات ملاحظہ ہوں: البدایہ والنہایہ جلد 6، ص 364، ابن اثیر جلد سوم، تاریخ طبری جلد سوم، ص 250)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد یا محمد اکہہ کرپکارا (ادب المفرد، مصنف: امام بخاری)

☆ امام بصری علیہ الرحمہ نے قصیدہ بردہ شریف میں حضور ﷺ سے مدد مانگی

یا اکریم الخلق مالی من الوذیہ، سواک عند حلول الحادث العمم

اے بہترین مخلوق ﷺ آپ کے سوا میرا، کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں



ابوحدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانت دینے والے  
اور اپنے غلاموں کو نفع پہنچانے والے نبی ﷺ کو بے بس لکھا

(132)

اس عقیدہ میں

ج۔ اللہ تعالیٰ بھی کبھی ایمان والوں کی آزمائش فرماتا ہے مومن کو بقدر ایمان آزمایا جاتا ہے۔ کبھی مردوں کے ہاتھوں سے نیکیوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تاکہ محنتوں اور مصائب سے تقویٰ پیدا ہو جائے۔

س۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے آزماتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ بندے کو بھی دے کر آزماتا ہے کبھی جہنم کر آزماتا ہے۔

س۔ اگر کسی کو شیطان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو کیا کرے؟

ج۔ اسے خندہ پیشانی سے سہ لینا چاہیے اور ایمان پر قائم رہنا چاہیے۔

س۔ مسلمانوں کو ظاہری و باطنی تکلیف پر کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ جس طرح مسلمانوں کو ظاہری مصائب پر صبر کرنا چاہیے اسی طرح باطنی تکلیفوں (جن

وغیرہ کی ایذاؤں) پر بھی صبر سے کام لینا چاہیے۔ ان سے ڈر کر اپنے ایمان کو نہ بگاڑنا

چاہیے یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ درحقیقت ہر چیز خواہ تکلیف ہو یا آرام اللہ تعالیٰ کے اختیار

میں ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے ملاوہ کوئی نیا یا دلی بھی نفع و نقصان کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی شخص بے شک وہ نئی ہو یا دلی نفع و نقصان کا مالک نہیں وہ تو خود بے بس ہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچاتا ہے تو ساری دنیا مل کر بھی اسکو نقصان سے نہیں بچا

سکتی۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟





## اہل حدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانتیں دینے والے انبیاء کرام کو بے بس لکھا (معاذ اللہ)

آئیے عقیدہ نیچے

136

وغیرہ۔

س۔ کیا انبیاء بھی بے بس ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے نفع و نقصان پر اختیار نہیں رکھتا یہ نبی کی بے بسی کی دلیل ہے۔

س۔ کیا اولیاء اللہ کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج۔ بعض لوگ اولیاء اللہ کی اللہ تعالیٰ کی سی تعظیم کرتے ہیں اور یہ شرک ہے۔ اولیاء اللہ قطعی بے بس ہیں روزی پہنچانے میں آسمان سے پندہ برسانے اور زمین سے کچھ اگانے میں بھی بے بس ہیں۔

س۔ زمین و آسمان میں بسنے والوں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟

ج۔ انسان ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا اس سے زیادہ رتبہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور عاجز و بے بس ہے اس کے اختیار میں کچھ نہیں سب کچھ مالک الملک کے اختیار میں ہے وہی سب پر قابض و متصرف ہے اس کے سامنے حساب و کتاب کے لیے ہر شخص حاضر ہونے والا ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اگر اللہ سماعت و بصارت جمین لے اور دلوں پر مہر لگا دے تو کوئی اور اس کو واپس نہیں لاسکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿قُلْ أَزِيدُكُمْ أَنْ تَسْتَغْفِرُوا لِلَّذِينَ تَسْتَعِظُونَ وَأَهْلُكُمْ وَغَنَمٌ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مِنْ بَلَدٍ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ﴾ (الاحقاف: ۱۶) (اے نبی آپ) کہیے کہ یہ تلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو مہر دے دے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ اگر ہمیشہ کے لیے رات یا دن کو مسلط کر دے تو کوئی اس کو تہدیل





## اہلحدیث مولوی طالب الرحمن کی صرف تحریر پر غور کریں آپ کو گستاخی اور بے ادبی کی بو آئے گی

150

آپ عقیدہ عینے

س۔ دلیل دیں کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ عی غنی کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے۔ ﴿وَوَخَّذْكَ غَايِلًا فَاَعْنِي﴾ (الصحر: ۸)  
اس (اللہ تعالیٰ) نے تجھے عک دست پایا تو خوشحال کر دیا۔

۲۔ ﴿اِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ نَفْسِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (ہود: ۲۲) اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو خوشحال کر دے گا۔

”وَتَنَالَا“

س۔ مرضی یا چاہت کس کی پلٹی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے سارے کام نہیں ہوتے؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب کے والے مسلمان ہو

جائیں لیکن ابو طالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین کہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چاہے۔

ج۔ ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿اِنْ الشَّيْءُ نَفَعْلُ مَا نَشَاءُ﴾ (الحج: ۱۸) چاہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا

ہے کرتا ہے۔

☆ کلمہ پڑھنے والا مسلمان ذرا سوچے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے متعلق ایسے کلمات لکھتا گستاخی نہیں؟ نبی ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، لکھنے والے ذرا سوچیں احضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کئے، سورج پلٹا یا، مردے زندہ کئے، مریضوں کو دست مبارک سے شفا یاب فرمایا، کھاری کنوئیں لعاب دہن سے مٹھے فرمادیئے، انگلیوں سے جوشے جاری فرمادیئے، جنت کے ٹکٹ تقسیم کئے، اندھوں کو اکھیاں کر دیا، قیامت تک کے حالات بتادیئے اور قیامت کے دن جس کی چاہیں گے شفاعت فرمائیں گے۔ یہ سب کس کے چاہنے سے ہوا جو نبی ﷺ نے چاہا، وہ خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ جو آپ کے چاہنے سے نہ ہوا، اس میں حکمتیں تھیں، مگر اسے الفاظ کا استعمال بے ادبی کی دلیل ہے



الحمدیٹ مولوی طالب الرحمن نے نیاز حسین، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور  
حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں جس کا معنی اصل میں ایصالِ ثواب ہے،  
اس کو شرک لکھ کر تمام مسلمانوں کو شرک قرار دیا

155

اپنے عقیدہ پر

ج۔ اس لئے کہ نذر عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

س۔ نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نیاز اور چڑھاوے کا مطلب ایک جیسا ہے۔

س۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے نام کی نیاز۔

س۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے۔

س۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام کی چیز کے خالق ہیں اور نہ مالک۔

س۔ کیا نیاز حسین کھانا چاہیے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے۔

س۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی ہوئی چیز سوا اور مردار کی طرح حرام ہے۔

س۔ کیا گیارہویں والے ہر کے نام کی گیارہویں بھی حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے ہر کی گیارہویں یا امام جعفر صادق کے نام کے کوغے یا کسی ہر کے نام کا بکر یا مرغ بھی حرام ہے۔





اہلحدیث سعودی مولوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ نیکی کے ارادے سے بھی  
مدینہ جانا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا

## زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم [فضلها واماكانها]

لالیفہ

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیۃ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

21

زیارت مسجد رسول ﷺ

سکتا اور یہ آپ ﷺ سے محبت کی علامت بھی نہیں، مہمل محبت ان کی اطاعت و  
اتباع میں قہی ہے۔

جی ہاں! بار بار مدینہ جانا اور آپ کی قبر شریف کی زیارت کرا ہی آپ کی محبت  
کی علامت نہیں بلکہ مہمل محبت آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، ویسے وہاں جا کر  
عبادات بجالانا کار ثواب اور مستحب عمل تو ہے لیکن پہلے عقیدہ کی درستگی اور فرضی  
عبادات میں سہقت ضروری ہے۔

20

زیارت مسجد رسول ﷺ

سَلَطْنَا نَحْنِيزَا پڑھنا ہی اگر ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

(۳) مدود مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے مارش دیکھ کر مرعوبہ ما "اللہم هذا حرم  
نبیک فما جفلة لی وقلبة من النار و امانا من الغذاب و شوء الجساب  
پڑھنا سنت رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں

مذکورہ بالا چاروں چیزیں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل کیا و پڑھنا بدعت ہے  
جس سے ہر مسلمان پر سب کر کے اور ان کتابوں سے دعائیں پڑھ کر نہ لی جائیں جو بغیر  
مشنہ حوالے لکھی ہوئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی سب سے پہلی اکیم یہ تھی کہ مسجد  
بنائی جائے آپ نے قدم اٹھاتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا، یاد رہے کہ مسجد نبوی  
ﷺ جس جگہ پر تعمیر ہوئی ہے اس کی تفصیل صحیح بخاری کی روایت میں ہے جو انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو  
بالائے مدینہ میں مرد بن عوف کے قبیلہ میں فروکش ہوئے، چودہ روز تک یہاں  
خیمہ رہے پھر بنو نجار کی قوم کو طلب فرمایا۔ بنو نجار گردن میں گوار میں لٹکائے  
ہوئے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ  
پیچھے بیٹھے تھے اور قبیلہ بنو نجار کے آدمی آپ کے آس پاس (پا پیادہ چل رہے) تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اور دراز شہزادوں و علاقوں سے ہر  
بدعت، ہر جمعرات یا ساری چھٹیوں یا عید و بقر عید میں مدینہ کا رخ کرتے ہیں خواہ ان کا  
ارادہ نیکی کا ہو یا سیر و تفریح اور غربت زائل کرنے کا یا نبی اکرم ﷺ سے انہیں محبت  
ہو یا ایسے لوگ اس بات کو ذہن میں نہ لیں کہ اگر انہیں رسول اللہ ﷺ سے بڑی محبت ہے  
تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ کا مکمل اتباع و فرمانبرداری  
کریں مگر نہ فراموش میں سستی کرنا یا عقائد میں کمزور ہو کر شرک کرنا پھر دوڑ دوڑ کر  
مدینہ جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرنا یا مرد و عورت کعبہ کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا







## غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے مسند احمد کی حدیث شریف کو بغیر تحقیق کے جھوٹی حدیث قرار دے دی

۴۰۰

**سوال :-** ایک شخص مسلمان ہے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتا یا وہ کبھی نماز پڑھتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ مسلمان عیسائی سے اچھا ہے یا عیسائی بے نماز مسلمان سے اچھا ہے۔ بے نماز کے ساتھ میل جول نہ کھانے پینے کا کیا حکم ہے۔

**جواب :-** بے نماز کے متعلق اختلاف ہے کہ کافر ہے یا نہیں صحیح یہی ہے کہ کافر ہے۔ وہ بے نماز اور عیسائی میں فرق سناٹا ہو سکتا ہے کہ عیسائی منکر ہے کھانا ہے۔ مردانہ سے پرہیز نہیں کرتا۔ اسی طرح بنابیت سے فعل نہیں کرتا میں قسم کی بہت سی مشایا ہیں۔ جس میں بے نماز عیسائی سے مستانہ ہے۔ اس بنا پر بے نماز کو عیسائی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ وہ ان شخص جو کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کچھ وقت لگا کر پڑھتا ہے اور کچھ وقت لگا کر چھوڑ دیتا ہے اس کا حکم پڑھنے کے دنوں پر نمازی کا ہے اور ترک کے دنوں میں تارک کا ہے۔ دوسرا یہ کہ کوئی نماز کسی وقت پڑھ لے۔ کوئی نماز چھوڑ دے۔ بے نمازی ہے۔ کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا یہ قصد نہیں ہوتا کہ اگلے نماز بھی پڑھوں گا۔ گی کچھ پڑھنے کے وقت تارک ہے۔ اس لئے یہ بے نمازی ہے۔ اور یہ ہی احتمال ہے کہ جو نماز اس نے پڑھی ہے اس کے بعد دوسری نماز کا وقت گزرنے سے پہلے مر جائے تو یہ نمازی شمار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔ اور اگر دوسری نماز کا وقت آگیا اور باوجود پڑھ سکے کے نہیں پڑھی تو یہ وہ بے نماز شمار ہوگا کیونکہ یہ احتمال نماز بنانہ کی گنجائش کے لئے ہے۔ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں غیرت کا تقاضا بھی ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ زندگی کے لئے تہیہ مناسب ہے تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور وہ مکے لئے شفقت مناسب ہے کیونکہ اس کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

### صبح اور شام صرف دو نماز پڑھنا

**سوال :-** ایک مولوی صاحب نے مندرجہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے اگر کبھی صبح اور شام کی نماز پڑھ لی تو اس کو سونے کا ہونے آپ نے اس کو دو نماز پڑھنے کی بشارت دی۔ یہ حدیث کہاں ہے۔ مولانا ابوالحسن علی بن ابی حمزہ غفرلہ

**جواب :-** یہ حدیث باطل جھوٹ ہے کسی کتاب میں نہیں ہے۔ جلیل القدر مولوی مولانا ابوالحسن غفرلہ

فَاتْلُوا مِنْهَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

## فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

محمد ناصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المطوفی

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۰۰ اگست ۱۹۸۳ء

شیخ کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ۴۱ بابکسر کو دہلی

حدیث شریف: حضرت نصر بن حاصم لیلی رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکارِ عظمیٰ ﷺ نے ان کی شرط قبول کر لی (بحوالہ: مسند احمد شریف)







یہ غیر مقلد احمدیث شیوا مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاویٰ ثنائیہ کا اصل ٹائٹل ہے

مکتبہ اشاعت کتب اسلامیہ

۷۹۲

فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مؤلف محمد اودراز

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
بالمقابل جلال دین ہسپتال نیو اردو بازار لاہور

وہی بکر کوئی اور ہم کلوم علی ہیں کہ جو میں نے دھوکا کھا کر نبوت علیؑ کو دیا۔  
(تہذیب شیعہ، ص ۱۸۱ گت سندھیں ص ۱۸۱)  
مکتبہ کا یہ فقرہ پڑھ کر ہر سے نہ سے بے ساختہ عمل کیا ہے  
اہل صلیبیٹ! یہ تو کوئی کسے ہی پہنچا دی۔ اور کل میں گئے وہ ہمارے لائق ہیں  
بشیوہ کے اس فقرے کے دو باقی تو جینا تا بہت ہی ایک یہ کہ ام کلوم خود جہنم میں رہے  
یہ کہ ام کلوم ہم نے روزی کی ہے۔  
مب رہی تیسری بہت کہ ام کلوم جو نبوت علیؑ کی یا کوئی اور علی شیعہ کے بیان سے معلوم  
ہوتا ہے کہ خود میں کو دھوکا کھا کر اس کے ہم ہوں کے لئے جہنم میں نہیں گئے بلکہ شیعہ کی سند  
کتاب حدیث تہذیب حکام سے ایک عداوت کی ہے، قرآن سے خود سے ہے۔  
عن جعفر علیہ السلام قال عانت امر کلوم و مرنت علی و ابنا ہارید بن حسن بن  
خطاب رکتاب الہدیب جلد دوم ص ۳۸ مطبوعہ ایران، امام جعفر طوسی سے روایت  
ہے کہ ام کلوم نبوت علیؑ اور اس کا بیٹا نہ بن کر منظر الخطاب فوت ہو گئے۔  
یہ کتاب مکتبہ شیعہ میں سے ایک مستند کتاب ہے جس میں مسائل فقہیہ کے  
ناظرین! استخراج کر کے شیعہ گروہ کے مصداق اصل اسلام کی صورت پر پیش کیا  
گیا ہے اس عداوت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ام کلوم خود جہنم میں نبوت علیؑ کا خیر۔  
الحمد للہ یہ پرہیزگار اخبار شیعہ کے توسط سے سامنے آئے ہیں کہ انہیں خود  
حضرت اس مکتبہ پر غم نہیں آتا کہ اس سے  
شکر شکر کہ ہمارے مندرجہ کتاب  
مکتبہ جو میں بخوشی سجدہ مشکوٰۃ لہ  
(الہدیب، ص ۱۸۱ گت سندھیں ص ۱۸۱)  
رسول خدا علیہ السلام خدا کے نور ہیں  
بجواب الغیب  
ما لیت شہادت خدادادہ اس کے کہ اگرچہ ایسے دوسری غیر ہست ہو گئے ہیں جہاں غلو کا کوئی  
نہیں بے عمل نصاب نہیں ہے غم ہوا ہی لینے سے پہلے وہ کوئی اور شہنام ہی کے جہنم میں گئے  
گاہ جہنم میں ہم انہیں کی صورت میں کوئی نہ کہ وہ ہماری ہی صورت کو ہا بے گاہ میں متلاصق ہو گا



یہ غیر مقلد احمدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ  
قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت  
ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مکتبہ محمد اودراز

مکتبہ صحبۃ الحدیث

حافظ پیلازہ مچھلی منڈی  
بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

فطری ثنائیہ جلد اول ۴۹۳ ۱۴۲۸ھ م کتاب المعتقدات

ایک شخص کو کہتے ہیں جو فوت ہو گیا ہے  
وہ ان خوش بہشت نام میں صاحب  
بطل خلیج جہانگیر کی ایک سہیلی کا ذکر کرتے ہیں جو فقیر نور محمد اپریل میں یوں مرقوم ہے الی  
ہر ایک کی لڑائی بطل مستند صاحب اس کا جواب ہے ہونا چاہیے تھا الفقیر کی ایک جگہ مگر ہم  
ایک نئے کے علوی تھے ہیں کیونکہ میں مسلم دی گئی ہے۔ (ذخیرۃ الیقین ج ۱ صفحہ ۲۵۸ و ۲۵۹)  
تیمپل ٹاؤن کے بد مذہب اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں  
ہمارا امام الفقیر دہلی کا اختلاف ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تشریح میں  
انکسرت ہے، الفقیر دہلی کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم اللہ کے خود ہیں جس کی تشریح  
میں غور ہے جو الفقیر میں مذکور ہوتا ہے  
دی جو سستی عرض سے خدا جو کہ  
بہاؤ اللہ کو حیدر عباسیوں جو عقیدہ کفر ہے۔ جو عقیدہ دہریہ کہتے ہیں ہمارے عقیدہ اللہ تعالیٰ  
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے خود ہی طرح قرآن میں خدا کا پیدا کیا ہوا  
نور مخلوق ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

مَا كُنْتُمْ قَدَرِي مَا لَيْكَا مَبْنُو كَا الْاِيْمَانِ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نَزْلًا فَتَوَدَّعِيهِ مَنْ  
لَمْ يَدْعِيْهِمْ قَدْ كُنْ كَرِيْمًا لَمْ يَدْعِيْهِمْ  
مستقل طہرات صرف اتنی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے تعلیم میں یا نور مخلوق  
میں، تصدیق صرف حافظ جو امام فقیر کے نام کا یاد وجود سخت جگہ کی کہنے کے تصرف نسبت کے  
ماقت پر فقرہ ہی کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ  
مگر جیسے ملا اسم اللہ میں خدا نے انہیں لہ بایا اللہ تعالیٰ ہے  
(الفقیر ج ۱ اپریل سلسلہ ص ۱)  
اس نظریہ میں بنایا کا لفظ غلط ہے جو اصل خلق کا ترجمہ ہے تجربہ صحت کے کافر  
صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے خود ہی، جو خدا کی صفت ہے، وہ پیدا کیا نہیں ہے کیونکہ  
خدا الی کی سب صفات دل میں ہیں ہی ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
صفات سب خدا کی مخلوق ہیں، خدا کے ساتھ علیت مکمل سنو نہیں، جو صحیح امتدادی ہے جو حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا کا ملا ہے، اسٹانڈنڈ غلط فہمی ہے کہ جو کا مطلب خلق کے

☆ قارئین کرام! احمدیث پیشوا کے نزدیک قرآن مجید مخلوق ہے۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے، جب حادث  
ہے تو وہ فنا ہو جانے والا ہے جبکہ یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یاد رہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام مالک،  
امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد ابن حنبل، امام شافعی، امام دکنج بن الجراح، امام حرنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہم اللہ کے نزدیک جو قرآن پاک  
کو مخلوق کہے، وہ کافر ہے (کتاب الاسماء والصفات)







غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیا (معاذ اللہ)

۲۵۰

پڑوس کے سرامدار کی کوئی شے بچ کر بچے برتنے دُست نہیں دینے ناٹھہ اٹھا نا دُست ہے جو متوجہ  
عزت استماع ثابت نہیں ہوئی مثلاً قرآنِ عتیقہ خیر و کاکشت کھا سکے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء  
بہت کھتے ہیں لیکن زوخت و خیر نہ ہے عمان سے ناٹھہ اٹھا دُست ہے۔

پس کھل احمہ نادر رہا تھے تو اس کی چوٹی کی بچہ نہ ہے صابن خیر و میں استعمال دُست ہے۔

ماٹھہ جھانڈہ تھوڑی سی پڑی ۲۰ زبردست

کیا حضور کا پیشاب پاک ہے؟

سوال: کیا نبی کریم کا پیشاب اور عین پاک تھا مگر نہیں تو مولوی رحیم بخش نے مسلم کی دوسری کتاب  
میں یہ کس دلیل اور کس کتاب سے لکھا ہے کہ

لیک برکت نام حوریت نے آپ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تو کبھی پیٹ کی پیاری سے پیار  
نہ ہوگی۔ (صفحہ ۲۱)

جواب: اس حدیث کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں یہ حدیث ام ایمنہ سے ہے اور بعض کہتے ہیں  
یہ حدیث گیس کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں یہ حدیث ہے مولوی رحیم بخش صاحب سند و رعایت بیان  
کی ہے وہ مانتا ہے مگر سند اس میں ذکر کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ أُمِّ الْيَمَنِ ثَلَاثَ كَأَنَّهُ يَنْبَغِي مَسْنًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَانَتْ يَتَوَلَّى فِيهَا  
بِأَيْسَلٍ فَكَانَتْ إِذَا أَصْبَحَتْ أَصْبَحَتْ فِيهَا كَيْفَتْ كَيْفَةً وَأَنَا غَضَبْتُ أَنْ  
فَعَلْتُ كَيْفَةً فِيهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِنَّكَ لَا تَشْكِي بَطْنَكَ بَعْدَ يَوْمِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

یعنی ام ایمنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مٹی کا پیالہ تھا جس  
میں رات کو (غذ کی جگہ پر) پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک دن میں پیاسی سو گئی پس غلطی سے  
وہ پیشاب پی لیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا اس  
دن کے بعد مجھے کبھی پیٹ درد نہیں ہوگا۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پی لیا ہے نہ آپ

فَاتْلُوا مِنْهُ لِيَعْلَمُوا

# فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

محمد ناصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

اربع الثانی سنہ ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ فی پاکستان

☆ آپ ﷺ کا بول و براز اہل سنت کے حق میں پاک ہے۔ اس پر اکابر علمائے اسلام فرماتے ہیں:

1۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ فتح الباری شرح البخاری جلد اول، ص 218 پر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاک ہونے پر کثیر دلائل

ہیں۔ ائمہ نے اسے آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔

2۔ شرح شمائل میں روایات شرب بول ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ انہی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ائمہ حنفیہ کی ایک

جماعت نے یہ قول کیا کہ آپ ﷺ کا بول و براز پاک ہے اور یہی قول بخاری اور تمام متاخرین کا اسی قول پر اتفاق ہے۔ اس پر کثیر دلائل شاہد

ہیں اور ائمہ نے حضور ﷺ کے خصوصی شمائل میں شمار کیا ہے (اشرف الوسائل الیٰ فیہ الشمائل، ص 77)

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں



غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیکر اجماع امت کا انکار کیا

فَاتْلُوا مِنْهُ لِيَرْكَبَ مِنْكُمْ لَا يُغْلَبُونَ

# فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المستوفیٰ

اربع الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۸۲ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ دہلی پاکستان سرگودھا

۲۵۱

کا یہ فرمان کہ ترسے پٹ میں درد نہیں ہوگا یہ ملاح سے بعض نجس چیز بھی ملاح بن جاتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگرچہ یہ فعل اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی مگر اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا سوا ضرر دیا کہ اس نجس چیز کو اس کے لئے شفاء بنا دیا بہر صورت اس فعل فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔  
جماعت اترسری روپڑ ۱۵ صفر ۱۴۰۳ء مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۸۲ء

## گندگی کھانے والا مالور

سوال: مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ پاخانہ کھانے والا چار ماہ یا چھ ماہ نہیں اور نہ ہی اس کی سواری جائز ہے مگر ماہی وغیرہ میں اکثر گندے جبین گندگی کھاتی دیکھی ہیں کیا ان کی قربانی بھی درست ہے اور نہ کھانے جیسے گندگی کر دیکر کھاتے ہیں۔ اور ان کے اندھے بر شخص کھاتا ہے اس مسئلہ کا حل قرآن و حدیث سے فرمائیں؟  
شیخ علی بن نبرار رگوبال پور ریاستہائے ہندوستان  
جواب: مشکوٰۃ میں گندگی کھانے والے مالور کی ممانعت ہے۔ لیکن وہاں جلالہ کا نقطہ ہے اور جلالہ زیادہ گندگی کھانے والے ہمارے نزدیک ہیں۔ یعنی جس کی اکثر خوراک گندگی ہو یہاں تک کہ اس کے دودھ اور اس کے پسینہ سے گندگی کی برائے ایسا مالور بے شک حرام ہے۔ یہی مرقی تحریر جلالہ میں داخل ہے۔ انہیں کیونکہ اس میں غلطی ایسی حرارت رکھی ہے کہ اس سے اس کی ملاح ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے یہ خواہ کتنی گندگی کھا لے اس سے بدبو نہیں آتی اور اس کا گوشت بچہ خوردہ نہ رہتا ہے۔  
جماعت اترسری روپڑ ضلع انبہ سرحد ۵ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

## استنجا کا بیان

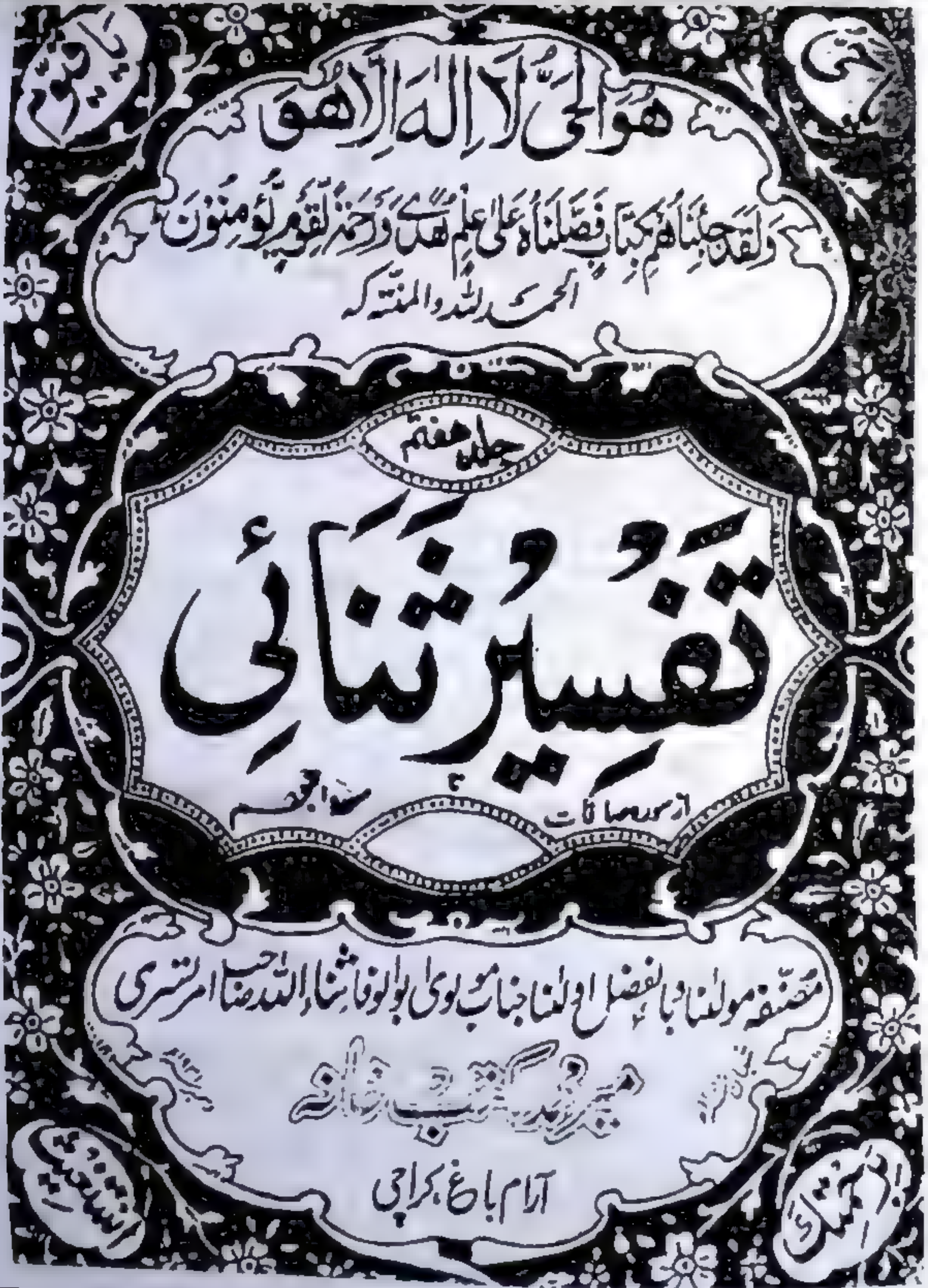
طریقہ

سوال: تنہا حاجت کا کیا طریقہ ہے؟  
جواب: ۱۔ چٹنے کے وقت زمین سے قریب ہر کرپڑا اٹھانا چاہئے۔ قبل کی طرف منہ نہ کر کے۔ ۲۔ ہر چیز کے آگے ان کے آگے بچے ہر کوئی حرام نہیں۔ جماعت روپڑی ۵ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

- ۳۔ حضرت امام قاضی میاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب شفاء شریف میں بول و براز کی طہارت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ تو ان کو (یعنی بول استعمال کرنے والے صحابہ کو) منہ دھونے کا حکم دیا اور نہ ہی ایسا عمل دوبارہ کرنے سے منع فرمایا۔
- ۴۔ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا بول مبارک، خون اور باقی تمام فضلات پاک ہیں۔
- ۵۔ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی جلد اول ص ۲۱۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ بعض شوافع اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کا مبارک بول بلکہ تمام فضلات پاک ہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی ہے۔



تفسیر ثانی کا اصل ناٹل ہے۔ یہ تفسیر غیر مقلدہ الحدیث پیشوا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ہے









اسی تفسیر ثانی جلد ہشتم میں اہلحدیث پیشوائے مرزا غلام قادیانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ  
مرزا صاحب ساری عمر کوشش کرتے رہے، 2 مئی 1908ء کو انتقال کر گئے

تفسیر ثانی جلد ہشتم

۱۳۶

صفحہ ۱۱۷

|  |  |
|--|--|
| <p>الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ وَالْيَوْمَانِ وَالْأُولَىٰ<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ<br/>         ان کے قلوب میں مرض ہے اور کفار<br/>         مَاذَا آتَىٰ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۚ كَذَلِكَ يُعَذِّبُ<br/>         کہیں کے کہ بات پانے میں خدا کی توفیق ہے<br/>         اللَّهُ مَنَّ عَلَيْكَ يَقْنُتَ<br/>         پانے میں خدا کی توفیق ہے<br/>         مَنْ يَشَأْ رُوَيْتُ مَا يُفْعَلُ<br/>         ہر کس کے ہر کس کے<br/>         بِجُودِ رَبِّكَ الْكَافُورِ<br/>         اہل کفر کی توفیق ہے</p> | <p>یہ مسلمان کی قسم کھانے والے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ کفر و کفر میں فرق ہے<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         کے منہ میں مرض ہے اور کفار<br/>         کہیں کے کہ بات پانے میں خدا کی توفیق ہے<br/>         نیک یہ توفیق کی کیا بات ہے حقیقت نہیں۔ اس لیے خدا جیسا کہ ہوتا ہے<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         سے مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         ہر کس کے ہر کس کے<br/>         ہر کس کے ہر کس کے<br/>         ہر کس کے ہر کس کے</p> |
| <p>یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں</p>  | <p>یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں<br/>         یہ مسلمان کہ تم وہ کہ ذکر میں</p>  |

☆ رسول پاک ﷺ کے متعلق تفسیر میں لکھا کہ تو بھی مرجائے گا اور جب مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آیا تو  
 ”انتقال کر گئے“ لکھا، کیا یہ عداوت رسول نہیں؟



# سعودی اہلحدیث مولوی نے لکھا کہ ہاتھ باندھ کر بازگاہ رسالت میں سلام پڑھنا ناجائز ہے (معاذ اللہ)

زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم  
(فضلاہا امکاہا)

تالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرمن

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

63

زیارت مسجد رسول

ہے کہ بندہ زندگی کے سارے شعبوں میں ان کی اطاعت و اتباع کرے۔ امام مالک (امام مدینہ) رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: ”صحابہ کرامؓ مسجد رسول ﷺ میں آتے، اس میں ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہم کے پیچھے تھیں اور کرتے تھے اور وہ نماز کے التحیات میں کہتے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، نیز وہ شریف پڑھتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو بیٹھنے یا مسجد سے نکل جاتے، قبروں کے پاس سلام کے لئے نہ آتے تھے، وہ جانتے تھے کہ تم ﷺ پر نماز میں درود و سلام پڑھنا دیگر تمام اوقات میں پڑھنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”صحابہ کرامؓ بہتر زمانہ کے افراد ہیں اور آپ ﷺ کی سنتوں و آداب کے زیادہ علم رکھنے والے اور قیچ ہیں“ لہذا ان کی اطاعت کی جائے۔

مائم اسلام کے مشہور فقیہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”صحابہ کرامؓ جبکہ آپ ﷺ کی تعظیم و محبت میں بہت حد آگے تھے (آپ ﷺ سے ایسی محبت ان کے علاوہ کوئی اتنی نہیں کر سکتا) جب وہ لوگ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی قبر مبارک کے پاس نہ جاتا، نہ داخل حجرۃ سے اور نہ ہی خارج سے، حالانکہ آدمی ان کے زمانہ میں حجرۃ شریف میں دروازہ سے داخل ہو سکتا تھا۔“

62

زیارت مسجد رسول

یہی تھے اور ان کے مومنوں اصحاب رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھنے وقت آدمی عام حالت میں ہونے کا جزی کے ساتھ دونوں ہاتھ باندھ کر جیسا کہ بندہ وسلم اس وقت میں داخل نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے، ایسا کرنا جائز نہیں بعض دیگر حرم کے لوگ زیارت کے وقت اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے حد سے زیادہ تواضع و خشوع ظاہر و اختیار کرتے ہیں جبکہ ایسی تواضع و خشوع نماز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اختیار نہیں کرتے، ایسی حالتیں زیارت کے وقت مکروہ ہیں۔

زیارت مسجد رسول ﷺ میں کبھی زیارت کیا ہو

نہ (اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس کی سعادت نصیب ہو)

بعض لوگ ہر نماز کے بعد یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا دروازہ کوئی وقت خاص کر کے قبروں کی زیارت کیا کرتے ہیں اور وہ اس عمل کو کار خیر سمجھتے ہیں، ایسا کرنا کسی بھی صحابی یا تابعی یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں اور یہ نبی اکرم ﷺ و صاحبین سے محبت کی ملامت بھی نہیں، بلکہ یہ واضح بدعت ہے، ان سب سے محبت یہ

☆ مولوی صاحب! ہاتھ باندھنا اگر نماز کی حالت ہے تو ہاتھ چھوڑنا بھی تو نماز کی حالت ہے، کیا قومہ میں ہاتھ نہیں چھوڑتے؟  
ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو، بغض رسول میں تمہاری عقلوں پر بھی پردے پڑ گئے







اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ یہ قبر میں نہ کچھ سنتے، نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں، نہ کچھ قبول کرنے کی طاقت رکھتے ہیں (معاذ اللہ) نیز ان سے شفاعت وغیرہ کا سوال کرنا صریح شرک ہے

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم [فضلها وفضلها]

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

110

زیارت مسجد ﷺ

الحمد لله (۱۹۹۶ء)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا ان درختوں میں سے جن کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا، ایک درخت تھے جس میں نے شہداء ائمہ کے قبرستان کے پوربی (شرقی) حصہ میں دس سالوں سے دیکھا تھا، وہ درخت اس قبرستان کے احاطہ سے باہر تھا، اس پر بہت سارے چترے (پرانے کپڑے کے ٹکڑے) لٹک رہے تھے، چترے میں نے سال ۱۳۷۱ھ کے موسم میں دیکھا، اسے جزے ختم کر دیا گیا تھا (الحمد للہ) اللہ تعالیٰ اس درخت کے مالک، مگر طراہیت کے شرور سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے جن کی ماسوا اللہ پوجا کی جاتی ہے [تفصیل کے لئے

انکسار تعظیم الساجد والباس ص ۹۲-۹۱]

غلام کلام یہ ہے کہ گنبد خضراء سے گرنے والے پانی کے قطرے اور مدینہ یا دیگر ممالک و شہر کے قبور کے ریت و مٹی سے تھک حاصل کرنے جائز نہیں بلکہ یہ شرک اکبر کا منع و مرتکب ہے

111

زیارت مسجد ﷺ

بعض لوگ جو اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ سے نبی محبت کی حقیقت سے ناواقف ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس جاتے ہیں تو انہیں قاطب کر کے کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سب (کتا) مدینہ ہوں، میں آپ کا کتا ہوں، مجھے کڑا چاہیے، یا آپ کا کتا دور دراز ممالک و شہر سے آیا، میں آپ سے شفاعت کا امیدوار ہوں، یا کہ: آپ مجھے علم سے نوازا دیجئے، یا روحانی بعض عطا کیجئے، یا مجھے شفا عطا فرما، یا میرے حال پر نظر فرما اور میری بات سن کر حاجات کی تکمیل فرما وغیرہ وغیرہ اسی طرح ایسے لوگ بعض قبرستان میں داخل ہو کر قاطبہ ہر آدمی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر انہیں قاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے قاطبہ رضی اللہ عنہا! میں تیرا کتا ہوں، تو اپنے والد سے کہہ دے کہ وہ میری مدد کریں، تو مجھے اپنے والد سے کڑا داد دے، میری شفاعت کرادے، وغیرہ یہ سب شرک ہے (اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو محفوظ رکھے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ یا کوئی اور نبی قبر میں نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں، بلکہ انہیں قبول کرنے کی طاقت نہیں اللہ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ لِيُشْرِكَ بِهِ إِذَا قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِوَعْدِهِمْ كَاذِبِينَ﴾ "اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور گون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اہل قبول نہ



غیر مقلد سعودی ابجدیت مولوی نے اپنی کتاب میں عظمت و شان والی مساجد کی عظمت کا انکار کیا اور سعودی حکومت کو مشورہ دیا کہ ان مساجد کو ختم کر دے

## زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (فضلہا احکامہا)

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

ردہ چھ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

124

زیارت مسجد مصطفیٰ

کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مملکت (سعودی عرب) کو توفیق دے اور یہی اس کے زیادہ مستحق ہے یا ذن اللہ کہ وہ ان بدعات کا ازالہ کر دے اور وہاں اس محلہ کی جامع مسجد بنائے جیسا کہ دارالافتاء (ریاض) کے پیر کبار علماء نے فتویٰ دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ساری بدعات سے ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا: "مَنْ غَوِيَ غَفَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهَوِّدْ" جس نے کوئی ایسا عمل کیا اس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے" [بخاری شریف، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف، حدیث ۱۱۶۱] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے" [بخاری، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف، حدیث ۱۱۶۲]۔

جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو تھے سب مسلمان ہوئے تھے) نے نبی اکرم ﷺ سے تبرک کے حصول اور ہتھیار لگانے کی غرض سے ایک درخت (ذات النواظ) کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر یہ تو گمراہی ہے تم نے وہ بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ... "ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر فرما دیجئے جس طرح ان کے یہ معبود ہیں" (سورۃ اعراف، آیت ۱۳۸) [مسند احمد و ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور علامہ البیہقی نے صحیح ترمذی، حدیث ۲۱۸۰ میں صحیح قول دیا ہے]۔

123

زیارت مسجد مصطفیٰ

وہ مساجد و اماکن مدینہ جن کی زیارت احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے وہ دو طرح کے ہیں:

۱۔ وہ مساجد و اماکن جن کی زیارت احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ جہاں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز ادا کی تھی جیسے مسجد نبی سالم، عید گاہ، مسجد فہمین، مسجد علی، مسجد صدیق، مسجد ابو سعید، مسجد لہامہ، مسجد اجابہ وغیرہ۔ ہر حقیقت ان مساجد کی خصوصیت کے بارے میں کوئی فضیلت ثابت ہے اور نہ ان کی زیارت کا حکم۔ نیز اس میں دعا و نماز پڑھنے کی کوئی ترفیب بھی وارد نہیں۔

۲۔ وہ مساجد و اماکن جن کی زیارت احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ جہاں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز ادا کی تھی جیسے مسجد نبی سالم، عید گاہ، مسجد فہمین، مسجد علی، مسجد صدیق، مسجد ابو سعید، مسجد لہامہ، مسجد اجابہ وغیرہ۔ ہر حقیقت ان مساجد کی خصوصیت کے بارے میں کوئی فضیلت ثابت ہے اور نہ ان کی زیارت کا حکم۔ نیز اس میں دعا و نماز پڑھنے کی کوئی ترفیب بھی وارد نہیں۔



اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں گنبد خضراء سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ  
سعودی حکومت گنبد خضراء کو زمین بوس کر دے (معاذ اللہ)

146

زیارت مسجد رسول ﷺ

تاہمیں کے زمانہ میں نہیں پایا گیا یہاں تک کہ امرار بعد رحمہم اللہ کا زمانہ بھی اس سے  
خالی ہے اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مساجد اور قبروں پر گنبد بنانے کا حکم دیا بلکہ  
آپ کی تعلیم - کے خلاف ہے اور ہم یہ عام قبروں کے لئے قائل حجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ مملکت سعودی عرب کو توفیق دے کہ اسے سنت کے مطابق کر دیں جیسا  
کہ یہ مہد صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبد خضراء زمین بوس کر دیں اور مسجد نبوی شریف اور  
آپ ﷺ کی قبر کے درمیان لعل کر دیں تاکہ اصحاب بد و خرافات مردوں  
(میت) کو مسجد میں دفن کرنے اور قبروں و حزاروں پر قبے، گنبد وغیرہ بنانے پر دلیل نہ  
پکڑ سکیں، نیز اس کی کوئی فضیلت نہیں چونکہ مہد صحابہ تاہمیں وسیع تاہمیں کے بہت  
بعد کا ہے لہذا اس کی تعریف و فضیلت میں اشعار و توایاں کہنا اور اس کی رنگ کے  
ٹماے نام نہ نہیں کی دلیل ہے

عوام اور بعض خواص میں یہ بات مشہور ہے کہ  
گنبد خضراء کا سایہ نہیں جیسا کہ نبی رحمت ﷺ کا  
سایہ نہ تھا۔ یہ بات ذہن میں رکھنے کو درپس ہی باتیں ملتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا  
سایہ تھا اور گنبد خضراء کا بھی سایہ ہے۔ نبی رحمت ﷺ کے سایہ کے حلق احادیث  
ملاحظہ فرمائیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: "ایک روز ہم لوگوں  
نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی ہرادی حدیث (انس) نے فرمایا۔ آپ

زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم  
[فضلاہا امکاہا]

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالتصمیم

☆ یاد رہے کہ مملکت سعودیہ نے اس گستاخانہ کتاب کو مکہ اور مدینہ میں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے۔

ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی، نجد یواکلمہ پڑھانے کا بھی احسان کیا؟







ابجدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں  
فاتحہ خوانی، مزارات پر حاضری، قرآن خوانی اور محافل میلاد کو بدعت لکھا

ابجدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں

﴿تِلْ وَجَعَلْنَا آيَاتَهُ تَحْلِيْلًا لِّكَ يَمْحُلُوْنَ﴾

"ہم نے اپنے آقاؐ کو ایسا کرتے پایا، لہذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔"

بعض لوگ علماء سود کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اپنے  
عمرانوں، جن کی اکثر حدیثی حکام سے بد سیر اور بسا اوقات بزار ہوتی ہے، کی تقلید میں حار و سرد  
حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد اور برسیوں وغیرہ جیسی بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں۔ کچھ  
لوگ رسم و رواج کی تقلید میں بدعات اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تمام صورتوں میں اس گمراہی کا اصل سبب ایک  
ی ہے، اندھی تقلید، خواہ وہ آقاؐ کی ہو، علماء سود کی یا کسی لٹریچر کی یا رسم و رواج کی۔

③ بزرگوں سے عقیدت میں غلو:

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہیبت و دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک خلق اور صالح  
بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطہ نظر سے عین مطلوب ہے لیکن جب یہ محبت ادھی  
عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی ہدایت، غیر مستحسن باتیں بھی ان کے معتقدین کو دین کا  
حصہ بن گئی ہیں اور وہ گمراہیوں میں گر کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان بزرگوں کے خواب،  
ذاتی تجربات، مشاہدات اور حکایات وغیرہ بھی کچھ عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھ لی جاتی ہیں اور عوام  
انہیں کے سامنے انہیں دین کا کرشمہ کیا جاتا ہے اور یوں وہی غیر مستحسن افعال و عملے چھوئے جاتے ہیں۔  
کہا جاتا ہے کہ یہ صلیبی میں جب صوفیائے کرام، دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر  
مسلم) گمانے بچا لے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں چنانچہ صوفیائے معلّم دعوت اسلام کے لئے ساز اور  
توالیوں کا طرز چسپاں کر دیا، قہار بزرگوں کا یہ فعل جب بھی جائز تھا اب بھی جائز ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں  
قسم کی تمام حکایتیں محض انسانانہ صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں، تاہم اگر اس نوعیت کا  
کوئی ایک آدمہ واقع ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ، صوفی کا، اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے  
برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا، خواہ علماء و دکتا ہی جتنی بر مصلحت اور بزرگ  
کیوں نہ ہوں۔ غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و افعال کا دفاع ملنے الناس میں  
بدعات کی تردید اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

②

بسم اللہ

اتباع سنت کے مسائل

محققان دینی

جلد ۲۷ پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان



مارچ 2009ء

412

مجلس القضاء الاعلى

فضیلت بیان کی جاتی ہے اور اس کا اہتمام کرتے ہوئے جس بھی مانا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چند مہینے شعبان کے دن کے خصوصی روزے کی شرماء کوئی حیثیت نہیں کیونکہ خصوصاً نصف شعبان کا روزہ رکھنا کسی صحیح عقیدے سے ثابت نہیں اس دن کے روزے کی فضیلت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف شہسب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کا قیام کرؤ دن کا روزہ رکھو یہ شک اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب سے آسمان و اتمام ہمارا ہوتا ہے اور فرمایا ہے: کوئی ہے بخش مانجھے دلا کہ میں اس کو بخش دوں کوئی ہے رزق طلب کرنے والا میں اس کو رزق دوں کوئی سعیت میں جتا ہو تو اس کو میں مالیت دوں۔ کوئی۔ کوئی۔ کوئی۔ یہاں تک کہ ہر طرح ہو جاتی ہے۔" (کنز الدقائق ص ۱۲۸)

یہ حدیث ثابت نہیں امام الحسینی زہرا علیہ السلام (۱۰/۲) میں فرماتے ہیں اس کی سند میں "ابن ابی ہریرہ" ہے جس کا نام ابو ہریرہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی ہریرہ ہے۔ اس کے متعلق امام احمد اور امام ابن مسکن کا فرماں ہے کہ وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ ابن جریر نے التقریب (۳۹۷/۲) اور النظمی نے المختصر (۲۷۱/۲) میں لکھی ہیں پر منتج حدیث کا احترام نکالا ہے۔ اس بناء پر کسی آخر گرام نے پھر عروسی شہان کے مخصوص دروازے کو باطل قرار دیا ہے جس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ امام ابن حبیہ نے اختصار الصحاح المستقیم (۳۰۲/۱) اور امام شافعی نے الاحتمام (۳۶/۱) میں اس کے الگ دروازے کو کھلا اور ہرمت قرار دیا اسی طرح شیخ ابن باز نے اس کے باطل کی بدعت ہونے پر کسی علماء کے قبول نقل کئے ہیں۔ (دیکھئے مجموع الفتاویٰ و مشاہدات شیخ ابن باز ۱۹۲/۱ و ۱۹۳/۱)

فیذا پھر حوی شعبان کا ایک اہتمام سے روزہ رکنا پیش ناجائز ہو خلاف سنت ہے  
 پس ہر فریضے کے ایام میں (حوی حوی، حوی حوی، حوی حوی) کا روزہ رکنا سنت ہے فیذا  
 اگر کوئی من ایام کا حصہ کے مطابق روزہ رکھے تو بہتر ہے (لہذا شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ)

769

[illegible]

توحیدیوں اور وہابیوں کی ایک عادت بہت پرانی ہے کہ جو حدیث ان کے موقف کے خلاف ہو وہ اسے ضعیف اور من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہ حدیث من گھڑت ہے تو امام امین ماجہ علیہ الرحمہ نے اسے سنن ابن ماجہ میں کیوں نقل کیا؟







# خیر مقلدین ابوالحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضرت ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں



- ۱۔ خیر مقلدین ابوالحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضرت ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔
- ۲۔ ایک اور مقام پر لکھا ہے: "اِنَّكَ لَا تَهْدِي عَنْ غَيْبَتِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ" (سورہ النحل: ۱۰۶) آپ جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے۔
- ۳۔ بیت ہذا کا تعلق رسول مسیح رحیمت اللعالمین پر ہے کہ جب جہلاب کی ولایت کا وقت قریب ہوا آپ نے ذی شصت اور صحت سے جہلاب کے سلطان کو توجہ دینا چاہا اس لئے لوگوں کی خاموشی کے خوف اور اسے گروہ پر حاوی ہونے کے لئے یہ آیت پڑھ لی۔
- ۴۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آپ اپنے پیروں کو ہدایت نہیں دے سکتے اور کسی کو ہدایت دے سکتے ہیں۔
- ۵۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ آپ کی ہدایت سے لوگوں کی زندگی پر اگر ظلم و ستم کاظمی تو یہ مسئلہ اہل دین پر ہوتا ہے اور اوجہ فانی اگر آپ قدر کر لیں گے اور سب استقامت آپ کو دے دیے گئے ہوتے آ۔
- ۶۔ لکھا کہ اس سال تک ہرگز میری کتاب کے ظلم و ستم نہ ہوں گے۔
- ۷۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۸۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۹۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۰۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۱۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۲۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۳۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۴۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۵۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۶۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۷۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۸۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۱۹۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔
- ۲۰۔ حکیم عبدالخالق نے لکھا کہ میں اس کتاب کو جی ظلم کا تصور دے دیتے۔



☆ ابوالحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے "شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟" نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے



مسلمانوں کو تفرقہ بازی کا مرتکب ٹھہرانے والے ڈاکٹر نائیک سے جب ڈاکٹر شاہد مسعود (جیولری وی) نے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب میں نائیک نے کہا میں اہلحدیث ہوں

اسلام

## دہشت گردی یا عالمی بھائی چار

ڈاکٹر ذاکر تائیک

17

سید امتیاز احمد

دار التوادد  
الطبعة الأولى: ١٩٨٥

نہ۔ آپ کہ کھلم کھالی دھم دھم اکت دھم سے قبل کے فعلوں سے انکار

۱۔ اس کے لئے:

☆ ڈاکٹر صاحب! کیا یہ منافقت نہیں؟ خود اپنے آپ کو اجماعِ بحث کہتے ہو اور مسلمانوں کے خلی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونے پر اعتراض؟



# ڈاکٹر ڈاکرناٹیک کے نزدیک حضور ﷺ پڑھے لکھے نہیں تھے یعنی ان پڑھ تھے (معاذ اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۶۳

سے زیادہ آجائے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔

## اسلام میں خواتین کے حقوق جدید یا فرسودہ؟

ڈاکٹر ڈاکرناٹیک

مترجم

سید امتیاز احمد

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ

”کوئی سبوت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ و ظہیر ہیں۔“

لہذا میں اپنی بہن کو مبارک باد دیتا ہوں اور اب آتا ہوں ان کے سوال کی جانب  
سوال یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے سامنے یہ بات کس طرح ثابت کریں گی کہ قرآن ہائیل  
کی نقل نہیں ہے۔ یا ہائیل سے استفادہ نہیں کرتا۔

جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ ایک تاریخی حقیقت یہی اسی ہے جو اس قسم کی  
بات کا امکان ہی ختم کر دیتی ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ ظہیر اسلام حضرت محمد ﷺ  
آئی تھے۔ یعنی پڑھے لکھے نہیں تھے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْنُونًا  
عِنْدَهُمْ فِي الْوُحُوشِ وَالْإِنجِيلِ﴾ [الاعراف: ۱۵۷]

”(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس ظہیر نبی امی کی پیروی

ذِی النِّوَانِ

الحمد مارکیٹ، آلودہ بازار، لاہور

☆ یاد رہے کہ حضور ﷺ پڑھے لکھے تھے مگر کسی انسان سے نہ پڑھا جو کچھ سیکھا، اپنے رب سے سیکھا

القرآن: وَالنَّزْلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ (سورۃ نساء، آیت ۱۱۳، پارہ ۵)

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے سارے علوم سکھا دیے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لکھنے پڑھنے کا علم نہ سکھایا ہو۔

ڈاکٹر ڈاکرناٹیک نے ایک آیت پیش کی جس میں حضور ﷺ کو ”امی“ فرمایا گیا۔ یاد رہے ”امی“ کا ترجمہ ان پڑھ نہیں بلکہ ”بے

پڑھا“ یعنی کسی انسان سے نہ پڑھا فقط اپنے رب سے پڑھا، تفسیر خازن میں ہے کہ آپ ﷺ کا ”امی“ یعنی بے پڑھا ہونا یہ آپ ﷺ

کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ کسی انسان سے نہ پڑھے اور کتاب وہ لائے جس میں اولین آخرین غیوں کے علوم ہیں۔



ڈاکٹر ڈاکرناٹیک نے سوال پوچھنے والے ہندو پر کاٹش کو ”میرے بھائی“ کہا۔  
کیا ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہا جاسکتا ہے

خطبات ڈاکٹر ڈاکرناٹیک

اگر میری مجلس نہ ہو تو وہ خادمہ سے ”مخلع“ لے کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔

سوال : میرا نام سرداری حاکم ہے میرا سوال یہ ہے کہ جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ عورت کسی خاص مرد سے شادی نہ کرنا چاہیے تو اسے انکار کا حق حاصل ہے لیکن جو والد اس کی پرورش کر رہا ہے اسے کھانا پلاتا ہے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھتا ہے اس نے انکار کر دیا تو وہ ہاں رہے کیسے سکے گی؟

جواب : لیکن نے سوال یہ پوچھا ہے کہ ایک عورت کو اگر یہ حق حاصل ہے کہ وہ والدین کی پسند کے مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا وہ اس انکار کے بعد ان والدین کے ساتھ رہ سکے گی؟ میری بہن نے میری ساری گفتگو کو غور سے نہیں سنا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مرد کا فرض ہے کہ وہ خاندان کی عورتوں کی دیکھ بھال کرے ان کی کفالت کرے شادی سے قبل یہ فرض باپ کا اور بھائی کا ہوتا ہے اور لڑکی کی شادی کے بعد خادمہ کا اور بیٹے کا کہ وہ اس کی مالی ضرورتیں پوری کریں لڑکی نے شادی سے انکار کر دیا ہو تب بھی یہ فرض باپ اور بھائی کا ہی رہتا ہے کہ وہ بدستور اس کی کفالت کرتے رہیں۔ اس بیٹی کو اس کی پوری پوری اجازت ہے کہ وہ لڑکی شادی سے انکار کر دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی مسئلہ ہے۔

سوال : میں پرکاش ہوں میرا سوال یہ ہے کہ تمام مذاہب میں خواہ وہ ہندو مت، عیسائیت، یہودیت یا اسلام ہوں ان کی مذہبی کتابوں میں بہت سی اچھی باتیں بتائی گئی ہیں لیکن ہزاروں برس سے ان مذاہب میں عورت سے غلط سلوک کیا جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ بالکل قرآن اور گیتا میں جو لکھا ہے کیا یہ زیادہ اہم ہے یا معاشرہ عملاً جو کرتا ہے وہ؟ اور اگر عملی صورت زیادہ اہم ہے تو کیوں نہ ہم ان تمام اگلیاتی کتابوں میں جو لکھا ہے اسے کم اہمیت دیں۔

جواب : میرے بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام مجلسوں میں اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں مگر لوگ ان پر عمل نہیں کر رہے۔ لہذا صورت میں ہم عمل کو زیادہ اہمیت دیں یا ان کتابوں میں لکھی اچھی باتوں کو۔ میں پرکاش سے اس حد تک حتمی ہوں کہ بہت سے اسلامی معاشرے قرآن و سنت سے ہٹ گئے ہیں تاہم سال کے پہلے حصے کا جہاں تک تعلق ہے کہ تمام مذہبی کتابوں میں اچھی باتوں کا ذکر ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا میں نے ایک پیکر ”اسلام میں عورتوں کا مقام اور دیگر مذاہب“ کے موضوع پر دیا تھا۔ اس میں میں نے اسلام میں عورت کے مقام کا

”میں تک ایک چراغ غریبی جلا رہا ہے کہ چراغ نہیں جلا سکتا“

خطبات ڈاکٹر ڈاکرناٹیک

City Book Point

Harold Square, Urdu Bazar  
Ph: 2763443 Cell: 33322993

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ”مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں“ مگر اس کے برعکس ڈاکٹر ڈاکرناٹیک ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہہ رہے ہیں



غیر مقلد احمدیہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔  
آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے

۵۲

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتے زمین پر بھیجے ہوئے کہ آپ کی قبر میں جویریہ بنت مسعود کعبہ کی قبر پر پہنچے ہیں؟  
اسی طرح مدنی کتب احادیث میں بھی ایسی روایات موجود ہیں جو باوجود متواتر ہونے کے اس شخص میں شریک ہیں کہ امت کا عقیدہ وہاں فرشتوں کے ہر ایک کلمہ پر کیا گیا ہے۔  
۲۔ سب احادیث ساری ساری قلمبند ہیں اس کا ثبوت ثابت کر رہی ہیں۔  
۳۔ امام احمدی ایک حدیث مشکوٰۃ در کتاب القبر میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں ایک کتبہ ہے جس پر لکھا ہے: "یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَحْنُ اَوْلَادُكَ" یعنی "اے محمد! ہم تیرے اولاد ہیں"۔  
۴۔ جو حسان مجاہدین کے ہر ایک کلمہ پر فرشتے کی صفوں میں پڑھتا ہے اور اس کی شہادت دیتا ہے۔  
۵۔ اس حدیث کے صحیح ذیل ہمیں معلوم ہوتا ہے: "رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں، جیسا کہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے، آپ کی قبر میں ایک کتبہ ہے جس پر لکھا ہے: "یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَحْنُ اَوْلَادُكَ"۔  
۶۔ اگر آپ قبر میں زندہ ہوں تو اللہ کے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کا حکم نہیں دیتے۔  
۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۲۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۳۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۴۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۵۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۶۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۷۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۸۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۱۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۲۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۳۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۴۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۵۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۶۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۷۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۸۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۹۹۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔  
۱۰۰۔ اللہ کا جواب دینے کے لیے فرشتے آپ کی قبر پر پہنچنے کے لیے نہیں بھیجے۔

## روح عذاب قبر اور سماع موتی

مختلف مکات فکر کے معترضین کے دلائل کا  
مکمل و مدلل جائزہ

از تلم

مولانا عبد الرحمن کیلانی

ناشر

مکتبۃ السلفیہ دہلی

☆ غیر مقلد احمدیہ مولوی عبد الرحمن کیلانی کا یہ لکھنا اسلامی عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک آپ کے جسم سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہر وقت صلوٰۃ و سلام کے پھول پھراور کرتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روح الطہر جسم انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آتا اور جاتا ہوگا؟ کیا روح پاک کی یہ ہر وقت دوڑ نہ ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہذا یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بات وہی ہے جو گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فرمائی کہ آپ ﷺ کا جسم الطہر و حیادی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتا ہے آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں (جذب القلوب)



ہر مسلمان نماز سے قبل زبان سے نیت کرتا ہے، وہ اپنی توحیدی فرقے کے مولویوں نے زبان سے نیت کرنے کو بدعت قرار دے کر ہر مسلمان کو بدعتی قرار دیا

(۱۸)

مفسرین مسافت کی بنا پر کاندھ سے اور قدموں یا ایک ساتھ نہ مل پائیں تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ صفائیں سیدھی ہو اور شانوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو سب سے اونچے کے پیچھے صف بنائیں (۱۰) اور سر تکہوں کے پیچھے صف بنائیں (۱۱) اگر صرف دوسری صف تو صلوٰۃ ٹوٹا کر میں (خروج و باق) تو دوسرا شخص امام کے دائیں طرف اس کے بعد کھڑا ہو (۱۲) اور اگر کوئی تیسرا آجائے تو امام منکری کو پیچھے کر دے اور وہ دونوں امام کے پیچھے صف بنائیں (۱۳) لیکن اگر وہ تیسرا فرد عورت ہو تو وہ اگلی پیچھے کھڑی رہے اور چاروں امام کے دائیں طرف (۱۴) لیکن کوئی توحیدی ہادی صف چھوڑ کر ایسا نہ کرے اور کیونکہ ایسے شخص کو ہی صحیح نے صلوٰۃ ہر آلے کا حکم دیا تھا (۱۵) جب اقامت ہو جائے تو صلوٰۃ کے لئے دوڑ کر آئیں بھر دھڑ دھڑ سکون سے چل کر آئیں، جس قدر تیز چل جائے وہ بچہ لیں اور عورت جائے اسے صف میں پار کر لیں (۱۶)

نیت کرنا

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ جب صلوٰۃ کر لے کر نیت کرے تو یہی اس کی نیت ہے۔ اس کے لئے زبان سے الفاظ اور اگر ناکہ میں نیت کرے تو وہ نیت ہے۔  
فہر واسطی اللہ تعالیٰ کے۔ منہ طرف کہہ فرمایا کے، پیچھے اس نام کے۔  
سر تکہ صحت ہے۔ اقامت میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

تکبیرات

اللہ اکبر کہنا تکبیر کہلاتا ہے۔ صلوٰۃ کے شروع میں اور ہر دفعہ کہنا واجب ہے۔  
جائے ہوئے اور مسجدوں اور قعے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں (۱) یہ تکبیریں امام  
(۱) مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسبیح الصلوٰۃ (۲) بخاری کتاب الاذان باب الفراء وحدها  
تکون صلا مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الفراء الصلوٰۃ وردہ قرآن (۳) بخاری  
کتاب الاذان باب صیۃ السجۃ والاسلام (۴) مسلم کتاب الزمہ باب صیۃ جابر الفضل  
(۵) مسلم کتاب المساجد باب جواز التخلیۃ فیہا (۶) ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب  
قرآن یصلی وحده علیہ الصلوٰۃ / لیس فی باب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ خلق بعدہ (۷)  
بخاری کتاب الاذان باب ما یقرأ فی الصلوٰۃ (۸) لیس فی باب التکبیر فاقام من المسجد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرہ ۴۳)  
مگر صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دے اور رکعتوں کے ساتھ رکعتیں کرو۔

# الصَّلَاةُ

مصحف توحید، توحید بول، کیملائی، کراچی، پوسٹ بکس نمبر ۶۰۲۸

(پہلی بار نمبر: ۱۸۵۰۵۱/۱۸۵۱۱۲)

☆ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک بھی نیت دل کے ارادے کا نام ہے، امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے زبان سے نیت کرنے کو فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ہمارے فقہاء نے لکھا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے یہ الفاظ ادا کرنا (فرض یا واجب نہیں) بہتر ہے



## 2019 04

مجلس إدارة جامعة القاهرة

ڈاکٹر منظر رشید حسن

باب فی

## قرآن مجید کو پست کرنا

میں نے اپنی سبھی اہل صف کے سامنے اہل غریہ کر رکھئے ہیں یہ قرآن کریم رکھ  
 رکھے تاکہ لڑی عداوت کیا جائے تو آسانی ہو چہ حضرت نے یہاں سے کہ یہ قرآن کریم کی ہے  
 نبوی ہے۔ بھی آئی پشت کر لیتا ہے وہ خطیب صاحب خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہیں تو  
 قرآن کریم جو پیچھے رکھے ہوئے ہیں ان سے وہ لے کر پڑھ جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ  
 اس بارے میں مصلحت فرمائیں۔ (علامہ حسین علیہ السلام آید)

قرآن مجید طے کی حد تک کتب میں اس کے قصہ میں سے ہے جس کا حرام پر  
مسلمان پر فرض ہے لیکن اگر کسی نے دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید لے جانے سے منع فرمایا  
تاکہ اس کے دشمن کو ہل نہ کیا جائے۔ قرآن مجید کا حرام اس کی تلاوت کرنا اس کے معنی میں  
فہم و فکر کرنا اس کے مطابق عمل کرنا ہے حرام کی بعض مقام جو حضرت سے ناہم ہیں اور لوگوں  
میں اختلاف ہیں جیسا کہ اسے چوتھ فرمائی جگہ پر رکنا وغیرہ کا شرعی حکم نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید  
کو پڑھنے کے لئے اسے قرب رکھنا واجب ہے اس طرح قرآن مجید کی طرف پشت نہ کرنا  
بھی حرام کی قسم ہے جس کا شریعت نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔ کیونکہ مساجد میں اور جن  
مکروں میں کثرت سے اس کی تلاوت ہوتی ہے وہاں کثیر تعداد میں قرآن مجید کے لئے سوجھ  
ہوتے ہیں اور ان کی طرف پشت نہ ہونے والا یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے اور شریعت نے اس کا ہمیں  
بند بھی نہیں کیا۔ مساجد و لاہ ذکر و تلاوت کے لئے اور صف اول میں تلاوت کی فرض سے  
قرآن مجید رکنا واجب نہیں بلکہ جہاں ملے۔ ہے وہی عزت کو اس پر اعتراض نہیں کیا جاتا۔  
آئی باطلہ کے ہاتھ ظلمت کا خبر کے وہ پریشانہ بھی قرآن مجید کے آداب کے مطابق  
تلاوت فرمیں شریعت میں تلاوت کے لئے بہت سی جگہوں پر کثیر تعداد میں قرآن مجید کے ہوتے  
ہے۔ جگہ جگہ پر تلاوت کے قرب کام بھی ہوتا ہے مگر کسی اسے واجب نہیں سمجھتا۔

اگر کسی لہدی کو اس پر ہتھڑی ہے تو قرآن مجید کو کھان کر لہدی میں رکھ سکتا ہے کیونکہ  
 طلبہ تو فتح میں ایک مرتبہ غفلت کے لئے دیا جاتا ہے۔ ایسا اگر جوہر کے ہاں لہدی حضرت  
 قرآن مجید کی صحت کرے جس کو طلبہ صاحب سیر پر آ کر پڑھ جائیں تو شرمانہ صحت کرنے  
 دے۔ پر ہتھڑی کیا جاسکتا ہے کہ نہ طلبہ کا منبر پر دینا قتل ہتھڑی ایک لہدی لہدی حضرت کو  
 ایک ایسے عمل سے جماعت اور اذہب ہے جو کہ اس پر ہتھڑی کیا جاسکتا ہے۔

◀ 173 ▶

ماہنامہ

دولت کا اثر

توحید  
خوبی ہے

مَدِينَةُ الْمَدِينَةِ

اسلام آباد

جلد 13 نمبر 137 رجب 1432ھ جولائی 2011ء

الحافظ مقصود احمد

تاریخ

**ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن**

مجلس النواب

مولانا عطاء الحق  
پروفیسر ریاضات الشریعت  
مولانا محمد اعظم خان

**مجلس مشاورت**

- ☆ محمد ادا کوکر
- ☆ ڈاکٹر محمد نور قریشی
- ☆ چوہدری محمد ارشد
- ☆ عبدالرشید خان شیخ محمد اسلم

لما عدنا

۱. ماہ لپٹری : سہ ماہی

800-414-3240

2000

800-461-8800

20 : 3

200 : 200

مرکز دعوت القومہ، جامع مسجد تاج اسلام، شمارہ 9/4 - 1 - 1441ھ

فون: 4438752 بکس: 4438752

E-mail : attouheed@yahoo.com



## یہ رسالہ غیر مقلدین اہل حدیث کا مرکزی اور مستند رسالہ ہے

فہرست اشخاص و مآثر

مولانا عبدالحق صاحب

0321-2575508

مولانا عبدالحق صاحب

0322-2472415

بندہ ذلیل و خوار

کراچی

# صحیفہ اہل حدیث

شمارہ ۹۳

۱۶ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء

اس شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

- ۱۔ در آستانہ حدیث
- ۲۔ کلام الہی (اساتذہ کی ہدایت کے تحت)
- ۳۔ اہل حدیث (آپ کے مساکین کا شرف)
- ۴۔ علم ہدایت کے آداب
- ۵۔ "کلمہ" اہل حدیث کی ہدایت
- ۶۔ ہمارے مساکین کی ہدایت
- ۷۔ ایک ہمدردی کی صورت ہے ہمارا
- ۸۔ علم حاصل کرنا نہیں بلکہ جاننا ہے
- ۹۔ مآثر
- ۱۰۔ حوالہ مرکز
- ۱۱۔ دیگر مآثر
- ۱۲۔ نوائے نوری (مولانا عبدالحق صاحب)
- ۱۳۔ مآثر

مولانا عبدالحق صاحب کی ہدایت

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

102832-4

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

34993313 - 34818184

32628102 - 32216835 - 32015029

sahifaahlehadis@hotmail.com

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب

مولانا عبدالحق صاحب



غیر مقلدین اہل حدیث کے نزدیک مزارات صحابہ شرک کے ذرائع ہیں، اور مزارات صحابہ و اہلبیت کو ختم کرنے پر سعودی نجدی حکومت کے اقدام کو سراہا ہے (معاذ اللہ)

| ذکرِ نبوت  | ذکرِ قرآن  |
|--|--|
| مسلمان کو تکلیف دینا   | کعبہ اللہ کا احترام  |
| <p>عَنْ أَبِي صُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَارَّ مُسْلِمًا حَارَّةَ اللَّهِ وَمَنْ حَقَّ مُسْلِمًا شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ (ابن ماجہ ترمذی)</p>  | <p>وَأَذِّنُوا لِلَّهِ عَدُوًّا مُبِينًا ۚ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِي الْفَلَّاحِينَ ۚ وَالزَّوْجِ الشَّجْوَدِ. (سجہ ۴۱)</p>  |
| <p>ترجمہ</p>   | <p>ترجمہ</p>   |
| <p>جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اللہ اسے تکلیف دے گا جس نے کسی مسلمان پر سختی کی اللہ اس پر سختی کرے گا۔</p>   | <p>اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (نور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔</p>   |
| <p>تشریح:</p>  | <p>تفسیر:</p>  |
| <p>حدیث میں مسلمانوں کو باہمی چپقلش، باہم لڑائی جھگڑوں اور ایک دوسرے کے لیے تکالیف کا ذریعہ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جو الفاظ مستعمل ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ایسے لوگوں کے لیے بددعا کی ہے یا انہیں سبب کی ہے کہ مسلمان کو تکلیف دینے کی سزا اللہ ہر صورت میں دے گا چاہے وہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی۔ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو باہم دیکر لڑائی، جھگڑے، اختلافات ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے، ایک دوسرے کو مارنے پھینچنے یا زہاںی تکلیف دینے سے ممانعت کی گئی ہے اگر ان احادیث پر عمل نہ جائے تو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔</p> | <p>آیت میں ابراہیم علیہ السلام کو دو امور کا حکم دیا گیا تھا (۱) شرک سے پاک رکھنا (۲) اور عبادت کے لیے آنے والوں اور وہاں قیام پذیر افراد کے لیے اس کو مناسب حالت میں رکھنا۔</p> <p>ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جب شاہ سعود کے خاندان نے بھی بیت اللہ سے چار حصے ختم کر کے افتراق کا ذریعہ ختم کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف آوازیں اٹھیں اور جب اللہ کے حکم اور ابراہیم کی سیرت پر عمل کر کے شرک کے ذرائع (مزارات) کو ختم کر دیا گیا تو آج تک کچھ ملک، قومیں اور تنظیمیں سعودی حکمرانوں کو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں۔ عبادت گزاروں اور وہاں کے باشندوں کی دیکھ بھال بھی اللہ کا حکم تھا اس پر محمدؐ سعودی حکمران بہتر انداز سے عمل پیرا ہیں تو پھر ان کے خلاف سازشیں کرنے کا کیا جواز ہے۔</p> |

صحیفہ ۲

☆ یاد رہے کہ اگر مزارات پر کچھ جاہل عوام غیر شرعی افعال کی مرکب ہوتی ہے تو اس کی آڑ میں مزارات کے خلاف زبان اور قلم سے زہرا لگنا ثابت کرتا ہے کہ اہل حدیث فرقے کے لوگوں کے دلوں میں مزارات اولیاء کے متعلق کتنا بغض و عداوت ہے



# غیر مقلدین اہل حدیث فرقے کے مرکزی رسالے میں یزید کو رضی اللہ عنہ رحمتہ اللہ علیہ اور بے قصور لکھا

دسمبر ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 59 ☆ بمطابق محرم الحرام 1432ھ

|                                |                       |                               |
|--------------------------------|-----------------------|-------------------------------|
| کتاب و سنت کا داعی و خصوص قریب | زیر نگرانی            | زیر نگرانی                    |
| مولانا محمد شریف خان، جکولانی  | مولانا محمد یعقوب شیخ | مولانا محمد شریف خان، جکولانی |
| مولانا محمد شریف خان، جکولانی  | مولانا محمد یعقوب شیخ | مولانا محمد شریف خان، جکولانی |
| مولانا محمد شریف خان، جکولانی  | مولانا محمد یعقوب شیخ | مولانا محمد شریف خان، جکولانی |

|                                |                    |                    |
|--------------------------------|--------------------|--------------------|
| مولانا ابو طلحہ ضیاء حفظہ اللہ | حافظ عزیز احمد خان | رشید اللہ خان عزیز |
|--------------------------------|--------------------|--------------------|

|   |   |
|---|---|
| مولانا عبد الرزاق قاروقی، پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاول پوری | مولانا حکیم فیض اللہ خان، مولانا عبد الرزاق سلفی عنایت پوری |
|---|---|

|    |   |  |
|----|---|--|
| 4  | رہنماء (ذوق ادب)                              | مولانا مفتی سراج احمد حفظہ اللہ ، مولانا عبدالستار علی پوری حفظہ اللہ    |
| 5  | قانون ناموس رسالت ﷺ اور نظام جمہوریت (اداریہ) | پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل قاروقی، محترم جہادی محمد جاوید حفظہ اللہ |
| 10 | قصص القرآن الکریم                             | مولانا محمد شمیم شادمانی حفظہ اللہ ، محترم سہیل محمد جیل حفظہ اللہ       |
| 13 | اہل حدیث جماعت کا ماضی و حال                  | محترم سجاد اللہ جہادی حفظہ اللہ ، محترم حامی عبدالرشید حفظہ اللہ         |
| 17 | نیا محرم الحرام سوگ کا مہینہ ہے               | محترم حامی حسن قواب حفظہ اللہ ، محترم محمد عارف عزیز حفظہ اللہ           |
| 23 | ایک نظر نیریزیدین معاویہ                      | محترم محمد اشفاق کوندل حفظہ اللہ ، مولانا ابوسعاد مصطفوی حفظہ اللہ       |
| 25 |   | محترم جہادی عبدالسلام حفظہ اللہ ، مولانا عبدالرحیم اعظم حفظہ اللہ        |

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محترم محمد سلیمان قاروقی، محترم جہادی مرید احمد سرمد، محترم محمد رمضان یوسف سلفی  
 محترم محمد آصف سلیمی، محترم جہادی محمد اجاز حسن، محترم محمد وقاص شیخ  
 محترم مولانا مظہر الحق خان، محترم ڈاکٹر محمد ارشد کبیر، محترم شیخ عبدالغفار  
 محترم محمد اشفاق سلفی، محترم ہاشمی محمد سلفی، محترم شیخ محمد شفیق، محترم محمد سید سلفی  
 محترم قاری محمد سعادت، محترم ہار شاد الحق رند حاداد، محترم ڈاکٹر عبد الحق

یہ بات ہے کہ میری دعا ہے کہ

حافظہ عبداللہ بہاول پوری رحمہ اللہ پر بہتان کا جواب 27  
 مولانا عبدالرزاق سلفی عنایت پوری  
 یادوں کے در پہ کھل گئے! 28  
 جماعتی خبریں 32

نوٹ:- ”تفہیم الاسلام“ ایک غیر ممالکی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ دارانہ تعصبات سے آزاد کتاب  
و مصلحت پرستی میں قلمبر حکام کا کامیابی ہے۔ ☆ ادارہ کا مضمون لکھنے والے کے کل طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

|             |   |                        |
|-------------|---|------------------------|
| خط و کتابت  | تفہیم الاسلام، محلہ رحمان آباد (شکاری)                      | سالانہ چندہ - 300 روپے |
| کلیئر کراچی | تب و ادب، پتہ: پورہ شرقیہ، پتہ: پورہ شرقیہ، پتہ: پورہ شرقیہ | ہر مئی شمارہ - 25 روپے |



اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو باطل قرار دینا اکابر صحابہ کو گالی دینے کے مترادف ہے (معاذ اللہ)

مجلہ تفہیم الاسلام

23

دسمبر، 2010ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم و تحقیق

## یک نظر بریزید بن معاویہؓ

روح قلم: مولانا عبدالرحیم انصاری ڈیڑی حفظہ اللہ

کے حالات حاضرہ میں بھی عار ہے لئے تمام گروہوں سے کہ اس میں الیہ السلام کے خلاف اور یہ اسلام کو بے گناہ کرنے میں لڑنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور کتنے نام و نہاد مسلمان فیروں کے اشتعال پر کام کر رہے ہیں اور کتنی حد تک اسلام پر عمل کیا نظر آ رہا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی توفیق حاصل فرمائے آمین۔ آمین۔

**یزید بن معاویہؓ کے بارے میں مؤرخین و**

**محققین اور علماء اسلام کی تحقیقات و خیالات**

۱۔ مولانا محمد عارف نعمانی آل قنبر شریف اپنی تالیف **بہارِ اہم**

ص ۱۶ طبع اول جنوری 1974ء میں لکھتے ہیں کہ سہلی زینت کے بن واطمین کو

کہا معلوم کہ خلافت یزید کو باطل قرار دینا اور یہ فیج المرجع صحابہ کے حق میں کتنی

بڑی گالی ہے جنہوں نے نہ صرف یزید کی بیعت کی تھی بلکہ حضرت حسینؓ کا بھی

امکان خروج سے دعا۔

۲۔ صحابہ کرام کی اکثریت یزید کے حق میں تھی اور یزید کی بیعت

کو جائز نہیں سمجھتی تھی غرض حضرت حسینؓ اپنی شہادت اور حق خلافت پر کربلا میں

اپنی سچائی کو بطور گواہی کیا کرتے تھے۔ (مقدمہ ابن طلحہ ص ۱۰۰)

۳۔ محمد امجد علی اپنی تالیف میں لکھتے ہیں **لومع من فسخہ و لفسد**

**لانہ مسلم ولم یقت بالہ وحی لفضل حسین واما الفرحم علیہ**

**لجائز بل مستحب بل فخر حم علیہ فی جملة المسلمين**

**والمؤمنین عموما فی الصلوٰۃ۔ (بکمال اہدایہ الہیہ خلافت معاویہ**

**یزید) یعنی امام غزالیؒ نے یزید پر سب دھم کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ**

**مسلمان تھے اور یہ ثابت نہیں کہ وہ کفر میں سے راضی تھے۔ رہا ان پر**

یہ قہر نہیں ہے کہ باہر حرمت والے گھٹنوں میں سے ایک ہے اور

اسلامی سال کا ماہ اول ہے۔ اس ماہ کی آمد سے جہاں سے سال کی آمد کا مژدہ

آتا ہے وہاں کچھ غم ناک یادوں کو بھی تازہ کر دیتا ہے اس وجہ سے یہ عمر ہا کرام

اہل اسلام کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتا ہے جس میں عظیم ماہنامہ سائنس آف

شہادت حسینؓ اور واقعہ کربلا کے نام سے معروف ہے اس عنوان سے تالیف

کتاب **گر اہل تشیع، اہل سنت و جماعت، اہل سنت و جماعت اور اہل حدیث**

حضرات کا نظر لے کر مستند کرتے ہیں جس میں مختصر طور پر شہادت حسینؓ اور واقعہ کربلا

کیان کر کے یزید بن معاویہؓ کے مطالعہ و تفکر فرمائے جن کی تعلیم محدود ہوتی ہے وہ

حیثیت ظہیب و واقعہ یہ معلوم مسائل و تاریخی واقعات پر اتنی طویل گفتگو

کر جاتے ہیں جس کا سلسلہ امتناعی ہو کر رہ جاتا ہے اور میں کچھ نہیں پاتا اور معلوم

ہے ہوتا ہے کہ داخلہ خارج اسلام کے انچارج و مالک وہ خود ہوں کیسے ان کے

بطنوں میں سخت بریزد کے نعرے بلند کیے جاتے ہیں اور اس کو دائرہ اسلام

سے بھی خارج کر دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں خالق کل، مالک کل و مدبر کل

نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ **لا تسبوا اللہین بعدہون من دون اللہ**

اگرچہ یہ آیت شرکین کیلئے ہے لیکن اس میں صحیح اہل اسلام کیلئے

مقام گروہ ہے، تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن سبا

مستثنیٰ یہودی نے اسلامی چارہ بین کر اور دوسرے منافقوں سے تعزیت پا کر

اور بہت سے لوگوں کو قریب دے کر سب سے پہلا قتل امت مسلمہ میں

ہو گیا جس نے اسلام کے مٹانے ہوئے خاموشی اختیار اور فلی صہیت کو

تعلیمات اسلامیہ اور مقاصد ایمانیہ کے مقابلے میں بکریہ اور بیدار کر کے

مسلمانوں کو جھٹائے صحابہ اور خانہ جنگی میں معروف کر دیا۔ نیز موجودہ دور



## اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو رحمت اللہ علیہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے (معاذ اللہ)

دسمبر 2010ء

24

مجلہ تفہیم اسلام

خطابہ کہ یزید شراب پیتا ہے ملائکہں پر متاوینا حکم قرآنی سے قضا کرتے تھے۔  
یہ سن کر محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بہ ابن ابی طالب نے فرمایا تم یزید کے  
بارے میں جن باتوں کا ذکر کرتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں دیکھیں۔ حالانکہ  
میں نے اس کے یہاں قیام کیا تھا اور مصداق قیام میں نے دیکھا کہ یزید پانی پیتا  
سے پیوٹا ہوا کرتا۔ ایک اہل مال میں پوری دیکھی تھی اور فقہی مسائل کا حجاب  
وہ اس کے ساتھ نہ تھا نہ ہی کچھ کا سامان ہاتھ سے نہیں چھوٹتا تھا۔ (حدیث)  
ماحولیہ دور سال بخیر و خلافت یزید و معاویہ لا غلبہ نہ کہ جس کا ترجمہ پروفیسر  
قاسم احمد حیدری نے کیا۔ (۴)

۶۔ اعلیٰ محمد یوسف لدھیانوی ویرا مائتہ "نبات کرامی" لکھتے ہیں کہ  
نیل منہ کے نزدیک یزید پر لعنت جائز نہیں یہاں تک کہ اس کا شمار ہے جو امام یزید  
پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہل منہ کے عقیدے پر ہے۔ (اہل سنت و جماعت  
کرامی شہداء اگست ۱۹۸۸ء)

۷۔ فضیلہ اشخ حنن بن محمد آل قیس اٹمی اپنی تصنیف "آئینہ امام  
تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حسینؑ کی شہادت میں یزید بن معاویہ کا کوئی ہاتھ  
نہ تھا اور اسی یہ بات یزید بن معاویہ کے دفاع کے قبیل سے نہیں ملے حق کے  
دفاع کیلئے ہے۔ یزید نے عید اللہ بن زیاد کو اس لیے بھیجا کہ وہ امام حسینؑ کو کوفہ  
میں داخل ہونے سے روک دے اس نے (یزید) عید اللہ کو آپؑ کے قتل کا حکم  
نہیں دیا بلکہ امام حسینؑ بذات خود یزید کے حلق حنن بن علی رکھتے تھے۔ اس لیے  
آپؑ نے فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دنا کہ میں اس کے ہاتھ میں اپنا  
ہاتھ دے دوں۔ (کتاب آئینہ امام تاریخ)

۸۔ امام الانبیاء و خاتم الانبیاء، امام الہدیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا اور  
بھائی سیدنا عید اللہ بن عباس جن کو امت محمدیہ قرعان القرآن کے لقب سے م  
یاد کرتی ہے۔ وہ یزید کے بدست مائی تھا اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور  
سیدنا عید اللہ بن عمر طراز بھی یزید بن معاویہ کے مدافع تھے۔  
(کتاب فیہا بن رشید)

(باقی صفحہ ۲۵ پر)

(یزید) عید اللہ علیہ السلام کے ہاتھ سے ملے مستحب ہے اور ہم ان پر رحمت کی دعا  
اپنی ملائکہ میں مسلمانوں کے عقیدے میں لایا کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم نہیں دیا چنانچہ  
کتاب بخیر و خلافت کے یزید و معاویہ کی کتاب الہدیہ و ما قبلہ جلد ۱۱ ص ۱۱۱ کے  
یکو حصہ کا ترجمہ ہے۔ میں لکھا ہے کہ عثمان بن ابی مرثد اس شخص نے یزید کو  
یزید و معاویہ آپؑ (امام حسینؑ) پر گڑھے لگائے مگر اس (لحون) نے آپؑ کو  
کوفہ لایا اور سرکات کرتے سے چا کر کے غولی بن یزید کے حوالے کیا۔ بعض  
کہتے ہیں آپؑ کا قتل فرما کر یزید بھی لکھا ہے کہ لکن زیاد کو یزید پر لعنت نہیں  
دیکھتے تھے۔ ہر دے سے بھی معزول کرنا چاہتے تھے لیکن اپنے نظام سرچوں کے  
مطابق وہ ہر دے کے خلاف کوفہ کی حمایت سوچتی پڑی۔ کتاب بخیر و خلافت  
نہ کہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید بن کر (قتل حسینؑ) کا اظہار کیا اور کہنے لگا۔ قتل  
حسینؑ کے بغیر ہی تمہاری طاقت و مہم ندری سے غرض ہو سکتا تھا۔ اہل سید  
خدا کی لعنت و لعن (اللہ کی قسم) اگر میں وہاں موجود ہوتا تو خود گھر کرتا۔  
اللہ تعالیٰ حسینؑ پر رحمت کرے اس کا صدقہ سرچوں کرنے والے کو کوئی انعام نہیں  
دے گا۔

۳۔ محقق اسیر فضیلہ اشخ حنن ملاح الدین یوسف خطہ اللہ تعالیٰ  
لکھتے ہیں کہ ایک مسئلہ یزید پر سب و عجم کا ہے جسے بدعتی سے خارج مام حاصل  
ہو گیا ہے۔ ہر دے سے ہر دے ملتا ہے یزید کا نام برے الفاظ سے لیتے ہیں  
بلکہ اس پر لعنت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں رکھتے اور اس کو حب حسین اور حب  
اہل بیت کا لاری قضا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اہل منہ کے حراج اور مسلک  
سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ لیکن علامہ اہل منہ نے یزید پر سب و عجم کرنے سے  
بھی منع ہے۔ (ماحولیہ دور سال بخیر و خلافت مام محمد طراز)

۴۔ علامہ عبد اللہ بن الخطیب لکھتے ہیں کہ یزید کی سیر و گمار کے  
بارے میں محمد بن حنفیہ کی شہادت و گواہی کے بعد کسی تصدیق کی ضرورت نہیں،  
جب لکن زہر کا کافی عید اللہ بن طلحہ لوگوں کو یزید کے خلاف بناموت پر آمادہ  
کردا تھا اور یزید کی جانب سے ان باتوں کو منسوب کردا تھا جاس میں نہیں۔



# یزید کی جھوٹی تعریف و حمایت کر کے غیر مقلدین ابیہدیت فرقے نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ یکے یزیدی ہیں

دسمبر 2010ء

22

مجلہ تنظیم اسلام

## بقیہ:- یک نظر پر یزید بن معاویہؓ

۹۔ مادی حضرت ابیہدیتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا وہ شخص جس نے بیت اللہ پر دیباچہ کا پردہ چا علیادہ بن معاویہؓ ہے۔ (تاریخ الکفایہ)

۱۰۔ حضرت معاویہؓ سے روایات کیا گیا کہ آپ اپنے بعد کس کو خلیفہ بنا چاہو گے۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار فرمایا کہ جو کس وقت لائے گی لڑکے سجدہ گئے ہیں اور ان سب لڑکوں پر میرا بیعت کا زیادہ سخی ہے۔ لہذا اس کو ولی مہر داتا ہوں۔ (تاریخ الکفایہ للسیوطی)

”کہا جاتا ہے کہ امیر معاویہؓ کے بعد یزید کو ان کی جگہ خلیفہ بنایا گیا بہت بدنام ہوا۔ کیا علم ہوا اگر امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو خلافت دے کر کسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا تو میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت علیؓ کے بعد مگر ان کے بیٹے حسنؓ کو کیسے خلیفہ بنایا گیا؟ (یہ الفاظ طلحہ اصمرا حسان النبیؓ کے ہیں جو انہوں نے اپنے خطاب بعنوان ”واقعہ کریم“ میں فرمائے تھے)“

المرام ایک یزید بن معاویہؓ کا سالہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جاتا اور سکوت اختیار کیا۔ پھر ملک یزید کے خلاف مدائمت سب شیعوں اور منافقوں کی گزری ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور حضرت یزید کے الفاظ سے یہ سب کرا اصل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اللہ تعالیٰ ہم سب کو قیل کرنے کی توفیق جماعت فرمائے آمین۔ تم آمین

## جنوری 2011ء کے چند اہم مضامین

اہل حدیث نام کا ثبوت ..... از ڈاکٹر عبداللہ حامد الملوئی  
صنف بازک کا قتل ..... از مولانا بشیر احمد جمیل  
قرآن کے متعلق مذاہب عالم کی الہامی کتب میں بشارات  
..... از حمید اللہ خان عزیز  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ..... از ڈاکٹر عبداللہ حامد الملوئی

”حضرت حسینؓ نے نمازی، روزہ، زکوٰۃ سے بچ کر اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی۔ والدین کے لئے اور تمام اعمال حس کو کثرت سے کرنے والے تھے۔ (استیعاب داسم الخلیفہ) منوی اعتبار سے آپؓ کو اللہ نے محسنی فارغ الہامی صلا کی تھی۔ اسی طرح فاضل سے آپؓ کی اس راہ میں خرچ کرتے تھے۔ (تہذیب اللہ للہودی ۲۱۳)

ابن مساکر لکھتے ہیں کہ سیدنا حسنؓ اللہ کی راہ میں کثرت سے فحشاء کرتے تھے۔ (ابن مساکر ۲۲۲، ۲۲۳)

نبی کریم ﷺ نے حسن و حسین کے حلق فرمایا تھا: ہمارا رحمتی من اللہ (بخاری ۲۷۵۲) ”یہ میرے بچے تھے“ دو پہل ہیں۔“

حریر فرمایا: ”اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھا اور ان سے محبت رکھ کر ان سے محبت کرتے۔“ (ترمذی ۲۷۶۹) بھی فرمایا: الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة. (مسند احمد ۲۳۹۳۰ ترمذی ۲۷۶۸)

”حسن اور حسین جنت کے نو جوان مردوں کے سردار ہیں۔“ ایک اور جگہ فرمایا: قاطر جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین نو جوان جنتیوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی ۲۳۲۳۰ کتاب المناقب حدیث: ۳۷۸۱)

الغرض عرم کا مینہ سوگ کا مینہ نہیں بلکہ حرمت والے چار مینوں میں سے ایک مینہ ہے۔

## المدينة شین لیس سٹیل اینڈ کراکری سٹور

اپنی پیاری بیٹیوں کے جینز کی مکمل ورائٹی بازار سے بارعامت خریدیں۔ نت نئے ڈیزائنوں کے ساتھ۔

پروپرائیٹو: میاں محمد عثمان، میاں محمد حسین

Mob: 0300-6801665, 0332-7367947

نہرو نواب روڈ، نزد جنرل ہوسٹ آفس، احمدیہ پور شرقیہ







## سعودی مفتی کے نزدیک حلقہ باندھے لا الہ الا اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

کھائے بلکہ یہ بات عمرات شریک میں سے ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ كَانَ خَائِفًا فَلْيَتَخَلَّفْ بِاللَّهِ، أَوْ لِبَطْنَتِ»

اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی کھائی یا پھر غاموش رہے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ خَلَّفَ بَغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

اس حدیث کی ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے تخریج کی ہے۔ نیز اس بارے میں نور بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے اس بات پر اہل علم کا اتفاق بیان کیا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں۔ لہذا ہر مسلم پر واجب ہے کہ وہ اس سے پرہیز کرے اور سبقت باتوں اور تمام گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرے اور رونا حق پر ڈالے اور ان باتوں میں رغبت رکھتے ہوئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر اور رحمت ہو اجر ہے اور اس کے غضب اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے حق کی محافظت کرے۔ اور فضیلت اللہ ہی سے ہے۔

ہمارے ہاں بعض لوگ حلقہ باندھے اور اپنی کمریوں پر دھال باندھے

استغفار کرتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

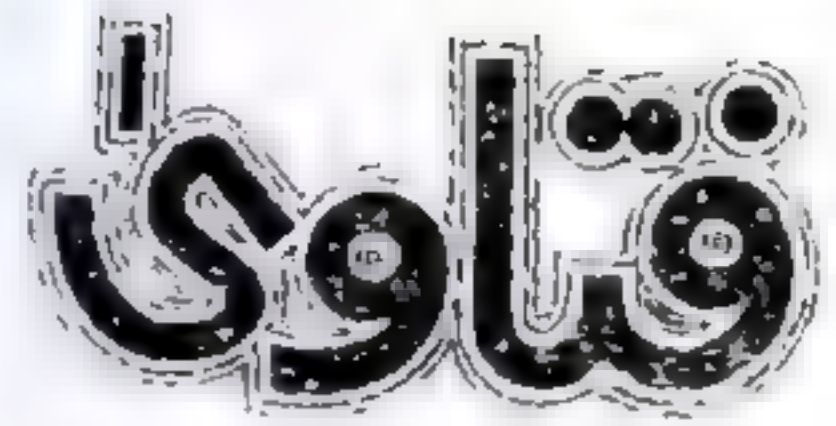
سوال : ہمارے ہاں ایک رواج یہ ہو چکا ہے کہ بعض لوگ حلقہ باندھتے ہیں اور وسط میں طیبہ دھال رکھ لیتے ہیں۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کہتے، استغفار کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دود بھیجتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب : یہ رواج بدعت ہے جسے نہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام لے کر نہ سلف صالحین نے کیا اور نہ اس کا حکم دیا ہے اسے برقرار رکھا۔ لہذا یہ بدعت ہوئی۔ جسے چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو پہلے اس میں نہ تھی وہ مردود ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ جمعہ میں فرمایا : «وَمَنْ



روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماعۃ الشیخ /

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ نے یا سلف صالحین نے عرب شریف کا نام مملکت سعودیہ عربیہ رکھا۔

یہ تو آپ کی بدعت ہے



## سعودی مفتی کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے

وَأَنَا الرَّكْعَةُ لِعَظَمَتِهِ فِيهِ الرَّبِّ . وَأَنَا الشُّجُودُ فَاجْتَنِبُوا قَبْلَ الدُّعَاءِ ، فَقَبْلُ أَنْ يَسْتَجَابَ لَكُمْ .

رکوع میں اپنے پروردگار کی عظمت بیان کیا کہ اور سجدہ میں بت دعا کیا کہ۔ پس لائق ہے کہ تسبیح دعا قبول ہو جائے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ »

بعد اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو۔ لہذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کہ۔

اور صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہید سکھایا تو فرمایا : ”پھر جو رسول تم اللہ سے پکارو کہ“۔ اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں : ”پھر جو دعا جس میں پسند ہو اور اچھی لگے“ کہ“ اور اس معنی میں اور بھی حدیثیں ہیں جو ان مقامات میں دعا کی شریعت پر دلالت کرتی ہیں جو دعا بھی مسلمان پسند کرے اور طویل دعا آخرت سے متعلق ہو یا دنیوی مصلحت سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی کلمہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انور دعائیں ہی مانگی۔

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمایا کرتے تھے؟

سوال : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا میں اپنے ہاتھ اٹھا کرتے تھے؟ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

مریم۔ م۔ الرضا

جواب : جو کچھ ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھا کرتے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے اور جو بعض لوگ فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یہ بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ حَبَلَ عَصَا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زَوَّارٌ »

جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مصلوب ہے۔

۱۸۱

## فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اُردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماعۃ الشیخ /

عبد اللہ بن عبد اللہ بن باز

☆ جبکہ سید عالم علیہ السلام نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے (مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، حدیث 1338، ص 239، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

دعا مانگنے کے آداب میں سے ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی جائے اور یہی سنت طریقہ ہے۔

حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرہ اور پرل لیتے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1492، ص 221، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

سعودی فقہی مفتی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں اور بدعات کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔



سعودی مفتی اپنے فتوے میں واضح لکھتا ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی (حالانکہ ایسا فتویٰ گمراہیت کی طرف لے جاتا ہے)

رکنہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر انہیں اس بات پر سخت غم لگ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ ”تم نے طلاق کیسے دی تھی؟“ رکنہ نے کہنے لگے۔ ”تین طلاق۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا ایک ہی مجلس میں؟“ رکنہ نے جواب دیا: ”ہاں۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ایک ہی طلاق ہے۔ اگر تو پہانتا ہے تو اس سے رجوع کر لے۔“ چنانچہ رکنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

سلیمن۔ م۔ یہ کونسا واقعہ

جواب: اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ دیکھتے ہیں: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درمیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عافیت کے پہلے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لوگ اس مسئلہ میں جلدی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے صحت تھی۔ تو اب کیوں نہ ہم اسے تین طلاق ہی ماننے کو دیں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں پر تین طلاقیں ہی ماننے کو دیں۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے اہل علم کی ایک جماعت اور ان کے شاگردوں نے بھی اس بات کو اختیار کیا ہے اور امام محمد بن اسماعیل صاحب السنۃ بھی اس بات کے قائل ہیں اور شیخ الاسلام امام ابن حجر اور ان کے شاگرد علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات اختیار کی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بھی پس کی ہے کہ دوسری اور تیسری طلاق صرف طلاق باریعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور اس کی کوئی دہائی نہیں ہوگی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ شریعت سے ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو ان کے دوسرے قول کی تائید کرے۔ نہ ہی میں صاحب رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی چیز جانتا ہوں جو اس کی ضرورت ہو اور درست بات یہی ہے کہ جب ایک ہی کلمہ سے تین طلاق کہا جائے تو اسے اسی حد تک محدود رکھا جائے (یعنی ایک ہی طلاق سمجھا جائے)۔

دوسری بات یہ کہ رکنہ دلائل سے تو اس موضوع میں صریح ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں بھی کلام ہے جو موقوف ہے کہ دو تین صحیحین مکرر سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو ایک جماعت نے کنور قرار دیا ہے۔ جیسا کہ یہ بات تقریباً اور تفسیر اور ان کے شاگردوں میں دیکھیں صحیحین کے بیان سے معلوم ہو سکتی ہے۔

## فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ الشیخ

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز



## تین طلاقیں تین ہی ہیں

کوئی بھی مسلمان اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی جبکہ اس کے برعکس غیر مقلدین اہلحدیث فرتے کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو ایک واقع ہوگی۔

یاد رہے کہ تین طلاقیں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی کہلائیں گی۔ تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان، چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ اور پوری امت کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
ترجمہ: طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا کوئی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ دینا (سورہ بقرہ آیت 229، پارہ 2)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں  
(سورہ بقرہ، آیت 230، پارہ 2)

## ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں تین ہی ہیں

حدیث شریف: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو حضور ﷺ کے زمانہ میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ سرور کونین ﷺ نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو (بحوالہ: دارقطنی جلد چہارم، ص 12)  
حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا پھر اس شوہر نے طلاق دے دی پس سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تاوقتیکہ دوسرا شوہر پہلے کی طرح صحبت سے لطف اندوز نہ ہو (صحیح بخاری جلد 2 ص 791، صحیح مسلم، جلد 1، ص 432)

تین طلاقیں تین ہی ہیں۔ اگر تین طلاقیں ایک ہوتی تو کبھی بھی سرور کائنات ﷺ بیوی کو شوہر سے جدا ہونے کا حکم نہ فرماتے۔ اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاوے اس ضمن میں ملاحظہ ہوں۔



## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

جناب معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقیں کے ساتھ جدا ہوگئی (زاد المعاد جلد پنجم، ص 57، فتح القدیر، جلد سوم، ص 330)

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا کہ تین طلاقیں سے تیری عورت تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی ساری طلاقیں اپنی عورتوں پر تقسیم کر دے (سنن دارقطنی جلد 4، ص 21، زاد المعاد، جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3، ص 330، سنن الکبریٰ، جلد 7، ص 335)

## حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے) میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کر دیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقیں سے وہ تم سے جدا ہوگئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 6، ص 395، مجمع الزوائد جلد 2، ص 338، زاد المعاد جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3، ص 330)

## حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق طلاق دی ہوتی تو رجوع کر سکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔



(صحیح بخاری، جلد 2 ص 792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”وعصبت الله ليما امرك من طلاق امرأتك“ اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں (صحیح مسلم جلد اول ص 476)۔  
 فائدہ: اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب و ممنوع امر ہے بہر حال اگر کسی نے اس طرح اکٹھی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔

## غیر مقلدین کی دلیل

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی۔ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تین طلاقیں دینے کے بعد وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی؟ انہوں نے نیت ایک ہی کی تھی تو حضور ﷺ نے کہا کہ رجوع کرلو۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

## دوسری دلیل

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین ہوں گی لہذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے جو حضور ﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا۔ یہ تین طلاقوں کا مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبدیل کیا غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

## غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

محترم حضرات اگر ہم پچھلی حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آ جائے گی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی۔ حدیث میں طلاق کے الفاظ یوں موجود ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے طلاق دی، طلاق، طلاق) یوں طلاق دی حضور ﷺ نے فرمایا تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولا ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے



طلاق دی، طلاق، طلاق) یعنی وہ طلاق ایک ہی دیتے دو سے اس کی تکرار کرتے صحابہ کرام کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق ایک ہی دیتے دو سے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ ”مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کیا ہے، مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دو سے میں نے تکرار کی۔  
مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں جاؤں گا۔ ایک مرتبہ ہی دو سے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دو سے اس کی تکرار کی ہے، یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بھانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا روایت ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دو سے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنادیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین الحمد للہ جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی۔

حدیث شریف: حضور ﷺ ایک دن منبر پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیمان لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب اتباع سنت خلفائے الراشدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اشال، لاہور)



## سعودی مفتی کے نزدیک میت کے گھر میں ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہے

میت کے گھر میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال : میت کے لئے اس طرح قرآن کی قراءت کہ ہم میت کے مقام یا اس کے گھر میں قرآن کے کچھ نئے رکھ دیتے ہیں۔ بعض مسائے اور بن بھان والے مسلمان آتے ہیں۔ وہ مثال کے طور پر قرآن کا ایک پارہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں اور اس پر کچھ اجرت میں لیتے۔ . . . قرآن اس طرح کی قراءت اور دعا میت کو پہنچ جاتی ہے اور کیا اسے اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟  
میں آپ سے اقلہ کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کا حکم یہ . . . یہ خیال رہے کہ میں نے سنا ہے کہ بعض علماء اسے مطلق حرام سمجھتے ہیں۔ بعض مکروہ سمجھتے ہیں اور بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔

عبد الرحیم۔ ج۔ الراسخ

جواب : ایسے اور اس سے بہتے جتنے کام کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ کام نہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم ائمہ سے متقلد ہے کہ وہ محدثوں کے لئے قرآن پڑھتے ہوں۔ بلکہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ قِيلَ عَنَّا لَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُنَا فَهُوَ زُورٌ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہ ہو وہ سود ہے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا اور بخاری نے اپنی صحیح میں علیہ بیان کیا اور مجہبی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ أَخَذَتْ فِي أَثَرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ بِنَا فَهُوَ زُورٌ »

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ سود ہے۔

اور صحیح مسلم میں ہمارے محمد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوہر کے دن اپنے غلبہ میں ہوں فرمایا کرتے تھے :

« إِنَّا بَنَدُ : فَإِنْ غَيَّرَ الْحَدِيثَ كَتَابَ اللَّهِ ، وَخَيَّرَ الْهَدْيَ هَدْيِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُتَحَدَّثَاتُهَا ، وَكُلُّ بِذْعَةٍ ضَلَالَةٌ »

لا بد! ہے کہ ہمارے حدیث اللہ کی کتاب ہے اور ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے اور سب سے بڑے کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور نسائی نے صحیح اسطو کے ساتھ یہ الفاظ لکھے ہیں «كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» (اور ہر گمراہی کی سزا جہنم ہے)۔

ابن قسطلانی لوگوں کے لئے صدقہ کرنے اور دین کے حق میں دعا کرنے سے انہیں قانع ہوتا ہے اور مسلمانوں کے اعلیٰ کے مطابق اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے . . . اور تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اور اسی

۲۱۷

# فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ الشیخ /  
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

☆ جن سعودیوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہو ان سے ہمارا سوال ہے کہ جو آپ لوگ سر پر

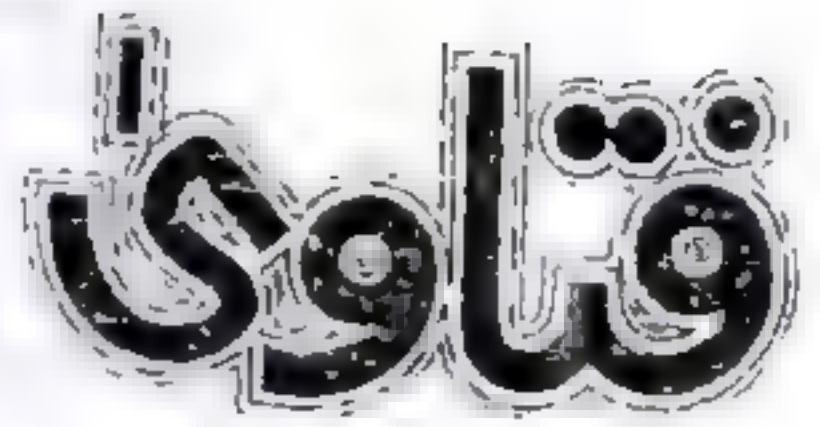
رومال رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟



## سعودی مفتی کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ منانا دین میں نئی بدعت ہے (معاذ اللہ)

ہوتے ہیں۔ البتہ جس نے جھوٹا ہندو حادہ ضرور گنہگار ہے اور جو شخص انہیں تقسیم کرے یا اس بات کی دعوت دے یا اسے لوگوں میں رائج کرے 'سب گنہگار ہیں۔ کیونکہ یہ سب کام گناہ اور زیادتی کے کام پر قتلوں کے 'نیز بدعت کو رائج کرنے اور اس کو قبول کرنے کی طرف رغبت دلانے کے باب سے ہیں۔

ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر برائی سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں اور جس نے کوئی بدعت گھڑی ہے اس کے مقابلہ میں اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ پر جھوٹا ہندو حادہ اور اس جھوٹ کو رائج دیا اور لوگوں کو ایسے کام پر لگا دیا جو انہیں نقصان ہی دے سکتا ہے 'قاعدہ نہیں دے سکتا' اس سے ایسا معاملہ کرے 'جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے دعا گو ہیں . . . جس پر تنبیہ پہلے گزر چکی ہے۔



کیا مسلمانوں کے لئے میلاد النبی کی محفل منع کرنا جائز ہے؟

سوال : کیا مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے دن کی مناسبت سے مسجد میں جلسہ کریں۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیرت مبارک کا تذکرہ ہو۔ مگر دن کو عید کی طرح چھٹی نہ منائیں؟ ہم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنة ہے کچھ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنة نہیں؟

عبد الرحمن - م - ع - الرضا

جواب : ۱۲ ربیع الاول کو اور نہ ہی کسی اور دن مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کی مناسبت پر جلسہ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح انہیں کسی دوسرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یوم پیدائش نہیں منانا چاہیے۔ کیونکہ یوم پیدائش منانا دین میں نئی بدعت ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنا یوم پیدائش نہیں منایا۔ حالانکہ آپ دین کے سچے اور اپنے پاک ہندو گار کے طریقوں پر چالنے والے تھے اور نہ ہی اس کا حکم دیا۔ پھر تو خلفائے راشدین نے یہ دن منایا اور نہ ہی کسی بھی دوسرے صحابی یا تابعی نے۔ حالانکہ وہی دور خیر القرون تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ أَخَذَتْ فِيهِ امْرَأَتَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ زَنْدَقٌ (مستحق عذاب) »

جس نے (اپنے) اس (امر) (شریت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مراءد ہے۔

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت سے بخاری نے صلیح بیان کیا ہے کہ

الفاظ یہ ہیں :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ امْرَأَتَا فَهُوَ زَنْدَقٌ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر امراء عمل نہیں وہ مراءد ہے۔

۲۲۳

روزمرہ زندگی کے ۲۷ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ الشیخ /  
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے سعودی عرب کا قومی دن منا کر مبارکباد دیں دیں؟



# سعودی مفتی نے اہلسنت کے عقیدہ علم غیب کی تائید کر دی

120

مذہب غیب و علم غیب  
(نہجی ۱۱۳۶)

## مسئلہ علم غیب

۱۔ علم غیب وہ ہے جس سے کئے جاتے ہیں کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کوئی رسول یا فرشتہ غیب میں جاتا تو وہ کئے جاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علم غیب جانتے تھے اور قرآن مجید کی جگہ کو لایا ہے وہ بھی تو علم غیب ہی ہے اور اس قسم کے دلائل دیتے ہیں۔ ایک دلیل یہ قرآن مجید کی اس آیت سے دیتے ہیں

﴿عَلَّمْنَاكَ مَا تَحْذَرُ فَلَا تَهْزِقْ عَلَىٰ حَبِيبِهِ لَعَنَ اللَّهُ الْكَافِرِينَ﴾ (النحل ۱۶۶/۱۶۷)

”وہ علم غیب جانتے تھے کہ میں اپنے حبیب پر کسی کو طعنے نہیں کرنا مگر جس رسول کو پہنچ کر لے لے۔“

اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پہنچ فرمایا تھا اس لئے کہ علم غیب جانتے تھے آپ اس دلیل کا کیا جواب دیتے ہیں کیا اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا جاز ہے کہ رسول اللہ ﷺ علم غیب جانتے تھے۔ یہ کہہ کر اس حوالہ کا جواب اور لے لے۔

﴿لَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ وَلَا تَتْلُوهُ وَلَا تَسْمِعُ بِهِ﴾ (النحل ۱۶۶/۱۶۷)

”تو نہ پڑھ نہ پڑھ کر دے نہ سننے دے کہ اس میں کوئی بھی علم غیب نہیں ہے۔“

اور لے لے۔

﴿وَلَا يَكُنْ مِنَ الْغَائِبِينَ﴾ (النحل ۱۶۶/۱۶۷)

”وہ نہ ہو غائب نہ دیکھنے میں آتی ہیں (اللہ) کے لئے کسی طرح ممکن ہو گا کہ میں ہوں مگر وہ اللہ جانتے ہیں اور اگر میں غیب جانتا تو اس سے پہلے ہی معلوم کر لیتا اور مجھے کوئی پہلے ہی (تکلیف) نہ پہنچا دیتی۔“

یہی دلیل ہے بعض علماء (میں) میں ہوں اور رسولوں میں سے سے جانتے ہیں کہ جانتے ہیں کہ علم غیب ہے کہ اس نے لے لے۔

﴿عَلَّمْنَاكَ مَا تَحْذَرُ فَلَا تَهْزِقْ عَلَىٰ حَبِيبِهِ لَعَنَ اللَّهُ الْكَافِرِينَ﴾ (النحل ۱۶۶/۱۶۷)

”وہ علم غیب جانتے تھے کہ میں اپنے حبیب پر کسی کو طعنے نہیں کرنا مگر جس رسول کو پہنچ کر لے لے۔“

رسول کو حاصل ہونے والے اس علم میں وہی کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا، مثال فرمائی اور قرآن مجید میں اس کی ایک حد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ساتھ دینا اور اس کی پیروی سے کسی کی سزا نہیں ہے۔ لیکن ان کا علم ذاتی نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ایسی خبر دے گا کہ اس شخص سے یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم غیب کا علم دے دیا ہے۔ کہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ نے چاہا اس قدر انہیں علم غیب عطا فرمایا۔

﴿وَمَا لَهُمْ لَوْ أَنَّهُمْ عَلِمُوا مَا فِي بَيْتِهَا مِنْ خَبَرٍ﴾ (النحل ۱۶۶/۱۶۷)

﴿وَمَا لَهُمْ لَوْ أَنَّهُمْ عَلِمُوا مَا فِي بَيْتِهَا مِنْ خَبَرٍ﴾

فتاویٰ اللجنة الدائمة  
للبحوث العلمیة والافتاء

# فتاویٰ

## دارالافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

سیدنا شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

سیدنا شیخ عبد الرزاق عقیق حفظہ اللہ  
سیدنا شیخ عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عیسیٰ حفظہ اللہ  
سیدنا شیخ عبد الرحمن بن قعود حفظہ اللہ  
سیدنا شیخ عبد اللہ بن سلیمان بن عیسیٰ حفظہ اللہ

والدین احادیث بحوث العلمیة والافتاء

سیدنا شیخ محمد بن عبد الرزاق الدمشقی حفظہ اللہ

زید بن ولید حفظہ اللہ  
سیدنا شیخ عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عیسیٰ حفظہ اللہ

سیدنا شیخ عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عیسیٰ حفظہ اللہ

سیدنا شیخ عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عیسیٰ حفظہ اللہ

پیشتر: دوسری بیروت

☆ ہم اہلسنت و جماعت سنی بریلوی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور انبیاء کرام علیہم السلام کا عطائی ہے اور جس قدر چاہتا ہے، اپنے محبوب بندوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے







سعودی مفتی نے گستاخ اور ظالم ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کو دین کا سچا داعی قرار دیا

168 فر 3

ویرہ لے جس کی گناہ۔ کیا اس کی بہت بھی ہے یا بھائی؟  
**جواب** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحَمْدُہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ  
 علیہ السلام جو تیرے لئے اہل سنت کے ناموں میں سے ایک نام ہیں اُنہی کی طرف دعوت دیتے ہو یہ دے  
 برائے کی طرف بلاتے تھے اُنہی نے ان سے سنت کی مدد فرمائی اور اہل بدعت اور کفر میں کٹاؤ فرمایا جو انہیں  
 ان کے حلقہ بیکہ دور کرتا ہے وہ طور پر حق گو کہ وہ دور دوروں کو گمراہ کرتے دے گا۔ ان لوگوں کو حقیقت ہی کہ نہیں  
 آئی اس لئے انہوں نے حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیا۔ جسے اہل عقل نے ہجرت مٹا فرمائی ہے اور اس نے اس کی  
 اور اس کے مخالفین کی تکلیف دہی میں دور ان کی ہجرت کا مخالفین کی ہجرت سے ہوا نہ کیا ہے اسے یہ با۔ انہیں طرف  
 معلوم ہے۔ یہ چتر فرمیں گے وہ وہاں لیٹا اور وضاحت کرنے والی ہے۔

وَبِالْحَمْدِ لِلَّهِ التَّوَكَّلْتُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ الْأَكْبَرُ، فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ،

११६६५

شیخ محمد بن عبد الوہاب کے بارے میں غلط فہمی گنبد

سبیل: بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ ایک وہابی فرقہ بھی ہے؟ میں نے کہا: "وہابی فرقہ نہیں۔ ہم تو اثریہ اہلکما نے اپنے رکھ رکھاؤ کو اس اسلامی تحریک سے دور رکھ رکھا۔" لیکن میں بھی سے ایک شخص نے کہا: "میں نے جب دارالبیروت میں ایک اسی شخص سے لیکن زندگی کے آخری حصے میں وہ دارالامست پر قائم نہیں رہے تھے کیونکہ انہوں نے کسی کچھ حد میں اس نے مار کر دی تھی کہ وہ اکی راہ سے کے چھوٹے تھے تھے۔" آپ کا فرمایا ہے؟

باب ۱۰۰۰ الفتنہ اور خوفناک و المومنین علی رسولہ وآلہ وصحبہ وخذ  
 علیہم من طرف اور کج حیلہ اور کج کما کی طرف دعوت دینے والے ایک بہت سے آدمی تھے۔ آپ کی  
 کہیں انہی مساک سے ہماری پی ہیں۔ آپ نے جو بتایا ہے کہ حق کی دعوت کے کسی ملک نے کہا کہ وہ آدمی کے  
 آخری عمر میں وہ دعوت سے ہٹ گئے تھے کہ انہوں نے اپنی رائے کی حالت کہنے والی حدیث کو کر دیا تھا یہ  
 ہاتھ بھرت اور جناب شیخ کرم پر کھل احرام ہے۔ وہ فوجت تک ملت کا اسلامی احرام کرنے سے پوری طرح قبول  
 کرنے اور پوری قوت سے اس کی طرف دعوت دینے رہے۔ اٹھ ضلعی ان پر بعض قابل فرمائے۔

يَا أَيُّهَا التَّوَّابُّ وَعَلَى اللَّهِ عُنَى ثَنَا مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 هَلْجَةُ الْعَصَا "وَكَيْ مَهْلِكِي قَوْمٌ مَهْلِكِي قَوْمٌ" بِجَبَّ عَوْدًا مَهْلِكِي قَوْمٌ

1997

## وہابیت کی صحیح پہچان

**پہلو کی طرف**


بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وصحبه، أما بعد،

吳興沈氏

فكادى على الجنة الدارة  
للجنة العليمة والفرقة

# فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب



— سید محمد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ —

فصل ششم در بیان حقیقتی که در  
فصل ششم در بیان حقیقتی که در

وارا کیں باطنیت البیڑت علیہ ذالانکہ

مفتی محمد امجد الدین عبد الرزاق المنکشی

نور المصطفیٰ المصطفیٰ المصطفیٰ  
مجلد اول

مذہب، مولانا مفتی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دائرة القضاء

پیشرو۔ دشمنی بنیوئیں



سعودی مفتی نے گستاخ اور بے ادب ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتابوں کا مطالعہ کرتے کا فتویٰ دیا

قرآن مجید

168

دعوت کا کٹا فسخ کر دینا یہ دعوت کے قائلین کی دعوت کے لئے ہے جس پر ایک شیخ نے اس کو شریک قرار  
دادل سے ہاک کہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے راستے کے ساتھ سب ماستوں کو پھوڑنے کی دعوت اپنے تھے  
قائلین کا مشورہ ہے کہ لوگوں کو شیخ کی دعوت سے بھر کر دیں اور لوگوں کو اس راستے سے روکیں جس کی طرف وہ جاتے  
تھے لیکن اس سے اس دعوت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ یہ دنیا میں اپنا مکمل گی اور جیش اہل حقیت نے توکل دی ہیں  
کو اس کی حقیقت حضور اور کتاب و سنت کی مدافعت میں اس کے مانگے معلوم کرنے کا ایسا اولیٰ بودہ اس طرح وہ  
اس پر مضبوطی سے ٹکر رہے ہو گئے اور وہ سب کو بھی اس کی طرف جاتے ہو گئے اور انہیں  
وَبِالْحَقِّ التَّوْبَتَيْنِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ

52-437

بد کہیں "منہاج السنہ" نور "شرح حدیث المنزل" کا تعادل

مخبر: موصوفہ کی زندگی کا مکمل انکشاف آپ کی کتاب سے ہوا۔ مصنفہ: "نور" فریضہ

الحمد لله

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَحْمَةُ الْمَلَائِكَةِ وَالسَّلَامُ عَلَى رُسُلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَحِيَّاتُهُ

کتاب میں ہے۔ اور صحتِ نعل کی خبر بھی اس کی کتاب "شرح صحتِ اطفال" سے مل کر آئی ہے۔

وَبِالْحَقِّ التَّوَكَّلْ وَعَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُتَمَسِّكِينَ وَمُنْتَصِبِينَ  
الْمُجْتَهِدِينَ فِي أَنْ يُبْدُوا مِنْكُمْ صَعُدًا وَلَهُمْ جَنَّتَانِ فِي الْأُولَى لَا يَدْخُلْنَ فِيهَا وَالْغَائِلُونَ

१५५५

### اصلاح عقیدہ کے لئے مفید کتب

۴۷۔ چھوڑ گئے کے لئے کنی سی سی پی ہے؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَحْمَتُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَعَالَى

نیز، اس کے لئے لوگوں کی کمر بوجھ اور علمی استعداد کے مطابق تفکراتیں طبعاً طبعاً ہی ہوں۔  
میں کہہ سکتا ہوں کہ اس بات سے شروع کیا جائے کہ اس کی حالت، اہم، فراغت اور استعداد اور عقلی علم کی  
تعمیر سے واقف ہوں۔

اس خط میں حضور کے طور و انداز پر اہل حق کیوں کام لیاں تاکہ حقیقت پر اس کی شہادت ہو۔  
 کتب کا یہ فیصلہ ہے کہ جو کتب میں اس کی شہادت ہو، ان کو اس کی شہادت کے ساتھ ہی لکھ دیا جائے۔  
 جو کتب میں اس کی شہادت نہ ہو، ان کو اس کی شہادت کے ساتھ ہی لکھ دیا جائے۔

學海遊蹤

فأما على اللجنة الاقتصادية  
للبحوث العلمية ومراكز

# فتاویٰ

دارالافتاء اسلامی عربیہ



سَامِعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَرٍ خَطَّاهُ -

فمنه احب الرزاق عيسى عليه السلام : فلهذا سمي عبد الرحمن عبد الرحمن

الحمد لله الذي جعل العلم من قوام حقايقه

ولذا كبرنا ادارت جرئت الهیة كالانارة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نعم، مولانا عظیم الدین صاحب دہلی

۱۰۸

رہبر، مولانا کی انجمن بہار ہے جس کا

الحمد لله

پیشترز۔ دہشتری بیوٹنز

☆ لہذا معلوم ہوا کہ سعودی اور سعودی مفتی ابن تیمیہ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی جیسے گستاخ اور گمراہ لوگوں کے پیروکار

اور جاننے والے اور ماننے والے ہیں







# سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاویٰ اہلسنت والجماعت  
للشیخ محمد صالح المنجد

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من لا نبي بعده

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من لا نبي بعده

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

والسلام علی من تبعہ باحسان

الحمد لله اعقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے مطالعہ اہلسنت کی کتابیں جائز ہیں، منزل کی حلال ہیں، صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔







$2\sqrt{3} \approx 3.464$

304

١٨٤٤

白雲飛渡

فكروا على البنية الثلاثة  
للبحرث الحليّة وهم

فتاویٰ

دارالافتاء اسلامی عربی

●●●●●

مذہب کا یہ فرقہ بدعت کے زیل میں آتا ہے

[illegible]

التَّحَنُّنُ فِي رَحْمَةِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَعَدُّ

مسئلہ نکاح ہوئے اور طالب میں خود دگر کرنے ہوئے تو ان کی صحبت کا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے اور اہل  
عقل سے دعا کا اثر کی عقلی طلب کا ذوق کی لڑائی اور دوسری باتوں کی دعا کا جواز ہوتا ہے۔ لیکن مسئلہ میں اگر  
کہ اس سے دور بھی انھیں، فقیر کر کے ہر ایک کا ایک ایک سورت چھوٹا کر اس کے بعد ذوق کی لڑائی کی دعا کی  
جائے، یہ کام ہر وقت ہے کہ یہ ہی چھوٹے کے ارشاد سے ہی ہے فقیر، عقل سے ہی نہیں، نہ کسی عقلی کام سے  
جوت ہے اور عقل تو سب ملک صالحین کے حقوق کی اجازت میں ہے اور عقلی اور کے لوگوں کی عقل میں ہے اور یہ  
جوت ہے کہ عقلی اور عقلی کے لئے ہے۔

سَبَّاحٌ عَمْدُ الْعَرْشِينَ بِكَامِلِهِ مِنْ بَابِ خُطْبَةٍ لَهُ -

قنبر لا یح حبسہ از اقای عقیلی خواند  
 قنبر لا یح حبسہ از ائمه ان محمد خواند

والا كبر الحلفت بغير الله والافادة

مكتبة أحمد بن عبد الرزاق النكاشي

ترجمہ مولانا محمد علی صاحب دہلوی

مراجعہ: مولانا مفتی بلال حسین شاہ کبیری مدظلہ

دلیل علی

پیشتر-دیشتری-پیشتر

سوال: مفتی صاحب! اپنے جلسوں اور اجتماعات کے آغاز میں جو تلاوت کرواتے ہو، کیا یہ بدعت نہیں؟ کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے جلسوں اور اجتماعات سے پہلے تلاوت قرآن کروائی؟ کیا انہوں نے حج کے علاوہ کوئی اجتماع منعقد کیا تھا؟







سعودی مفتی نے ”اللہ“ اور ”رسول“ کے نام آٹھ بار لکھنا ناجائز قرار دیا ہے اگر کہیں لکھا ہو تو حضور ﷺ کا نام یاد دیا جائے

سوال کے سائل

179

(سوال) طول کے مثل دعا نہیں کرنی چاہیے کیونکہ طول 70 فقرے کی ہو سکتی ہے اور شریعت میں یہ دعا ہے جس کی ہر طویل اور لمبے اور کھڑے کر کے اس کے طویل آپ کی دعا میں ہر طویل دعا میں اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کسی معمولی چیز کا سوال نہیں کرنا چاہیے

(جواب) اصل روک طویل کی دعا کے واسطے سے سوال کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: ”میں تم سے طویل دعا کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔ تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟“

(جواب) طویل دعا اس سے کہیں حکم ہے کہ انسان اس کے واسطے سے دنیا کی کوئی شے حاصل کرنے کے لیے دعا کرے یا دنیا کی کوئی شے حاصل کرنے کے لیے دعا کرے یا دنیا کی کوئی شے حاصل کرنے کے لیے دعا کرے۔

کیا ”اللہ“ اور ”رسول“ کے الفاظ آٹھ بار لکھنا مکہ کی جگہ ہے؟

(جواب) ہاں اگرچہ یہ جگہ ہے کہ ہر ایک طرف ”اللہ“ لکھا جائے اور ہر ایک طرف ”رسول“ لکھا جائے۔

ہاں تو اس میں کوئی عیب نہیں ہے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے۔

(جواب) اس دعا کا اس طرح لکھنا مکہ کی جگہ ہے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے۔

اس دعا کا اس طرح لکھنا مکہ کی جگہ ہے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے۔

کیا ایسا کہنا جائز ہے کہ ”اللہ آپ کا حال پوچھتا ہے؟“

(جواب) اس دعا کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ”اللہ آپ کے حال کے بارے میں پوچھتا ہے؟“

(جواب) ہاں اس دعا میں کوئی عیب نہیں ہے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے۔

کسی کو ”مروم“ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) کسی کو ”مروم“ کہنا مکہ کی جگہ ہے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے کہ اس طرح لکھا جائے۔

## فتاویٰ ارکانِ اسلام

مقامی عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

ترجمہ  
مولانا محمد صالح المنجد

ترجمہ  
مولانا محمد صالح المنجد

دارالاسلام  
کتب خانہ دارالاسلام



☆ سعودی مفتی کی اسم محمد ﷺ سے عداوت دیکھئے، ہر ذی شعور مسلمان اس بات کو جانتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسی کے محبوب ﷺ کا نام ہونا حضور ﷺ کا بندہ خاص اور محبوب خدا ہونے کی دلیل ہے







# سعودی مفتی کے نزدیک تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا بدعت ہے

حدیث قرآن کی ہر جہت

وہ اس وقت شروع ہے جب قرآن کے بعد تلاوت الہی کی دعوت کی گئی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہم اس کو قبول کر سکتے ہیں۔ یہ دعوت الہی ہے جو ہر انسان کو ملتی ہے۔ یہ دعوت الہی ہے جو ہر انسان کو ملتی ہے۔ یہ دعوت الہی ہے جو ہر انسان کو ملتی ہے۔

ختم قرآن کی جگہ سے دیکھ کر یا قریب منظر کا میٹھا ذائقہ دیکھ کر منہ سے نکل جاتا ہے۔ یہ دعوت الہی ہے جو ہر انسان کو ملتی ہے۔ یہ دعوت الہی ہے جو ہر انسان کو ملتی ہے۔ یہ دعوت الہی ہے جو ہر انسان کو ملتی ہے۔

وَبَلِّغِ الصَّالِحِينَ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

الحمد لله الذي هدانا لهذا هذا كنا لنهتدي لہدنا لولا ان هدانا الله

نوی ۱۴۲۹ھ

تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا

اسلام طے دینا ضروری ہے کہ اس میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا اس میں مٹھائی تقسیم کرنا صحیح ہے؟ کیا اس میں مٹھائی تقسیم کرنا صحیح ہے؟ کیا اس میں مٹھائی تقسیم کرنا صحیح ہے؟

وَبَلِّغِ الصَّالِحِينَ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

مٹھائی تقسیم کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اس کا حکم کیا ہے؟ اس کا حکم کیا ہے؟ اس کا حکم کیا ہے؟

﴿لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْسِلُوا رِجْلَيْكُمْ﴾ (صحیح مسلم ۱۷۱)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے پاؤں دھونا ضروری ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے پاؤں دھونا ضروری ہے۔

## فتاویٰ ارکانِ اسلام

مفتی محمد امجد علی اورنگ آبادی

مفتی محمد امجد علی اورنگ آبادی

مفتی محمد امجد علی اورنگ آبادی



دارالاسلام  
کتاب خانہ







# سعودی شیعہ کے نزدیک قبروں پر آنے کی عبادت (مجاز اللہ)

لاد کے سرائی

340

اور فرمایا

﴿وَقَوْلِهِمْ بَنُوا قُبُورًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (البقرہ: ۱۲۵)  
﴿وَقَوْلِهِمْ بَنُوا قُبُورًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

"اور اسی آیت سے عبادت کو لانے کی حالت میں (جس میں اللہ کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہیں کرتے) میں نے اس کی تائید کی ہے۔  
میں نے انہیں دین کا لفظ ہی ہے تاکہ (جیسا کہ پہلے ہی ذکر کر رہی تھی) ان کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہ کرے۔ (اس کی تائید کرتے ہوئے کہ)  
میں نے انہیں دین کا لفظ ہی ہے تاکہ (جیسا کہ پہلے ہی ذکر کر رہی تھی) ان کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہ کرے۔ (اس کی تائید کرتے ہوئے کہ)  
جہالت کا نشانہ نہ ہو کہ انہیں اس علم میں سے کسی چیز کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے لایا جائے اور اس کے بعد انہیں پتہ  
اس کے بعد پتہ نہ ہو جائے۔

قبروں پر قرآن مجید پڑھنا اور دعا کرنا کیا ہے؟

﴿قبروں پر قرآن مجید پڑھنا﴾ اس حدیث کے لئے دعا کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے دعا کرنے کے  
بارے میں کیا حکم ہے؟

﴿قبروں پر قرآن مجید پڑھنا﴾ اس حدیث کے لئے دعا کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے دعا کرنے کے  
بارے میں کیا حکم ہے؟

﴿قبروں پر قرآن مجید پڑھنا﴾ اس حدیث کے لئے دعا کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے دعا کرنے کے  
بارے میں کیا حکم ہے؟

"میں نے انہیں دین کا لفظ ہی ہے تاکہ (جیسا کہ پہلے ہی ذکر کر رہی تھی) ان کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہ کرے۔ (اس کی تائید کرتے ہوئے کہ)  
میں نے انہیں دین کا لفظ ہی ہے تاکہ (جیسا کہ پہلے ہی ذکر کر رہی تھی) ان کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہ کرے۔ (اس کی تائید کرتے ہوئے کہ)  
جہالت کا نشانہ نہ ہو کہ انہیں اس علم میں سے کسی چیز کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے لایا جائے اور اس کے بعد انہیں پتہ  
اس کے بعد پتہ نہ ہو جائے۔

﴿قبروں پر قرآن مجید پڑھنا﴾ اس حدیث کے لئے دعا کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے دعا کرنے کے  
بارے میں کیا حکم ہے؟

﴿قبروں پر قرآن مجید پڑھنا﴾ اس حدیث کے لئے دعا کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے دعا کرنے کے  
بارے میں کیا حکم ہے؟

"میں نے انہیں دین کا لفظ ہی ہے تاکہ (جیسا کہ پہلے ہی ذکر کر رہی تھی) ان کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہ کرے۔ (اس کی تائید کرتے ہوئے کہ)  
میں نے انہیں دین کا لفظ ہی ہے تاکہ (جیسا کہ پہلے ہی ذکر کر رہی تھی) ان کی عبادت میں کسی چیز کو شامل نہ کرے۔ (اس کی تائید کرتے ہوئے کہ)  
جہالت کا نشانہ نہ ہو کہ انہیں اس علم میں سے کسی چیز کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے لایا جائے اور اس کے بعد انہیں پتہ  
اس کے بعد پتہ نہ ہو جائے۔

﴿قبروں پر قرآن مجید پڑھنا﴾ اس حدیث کے لئے دعا کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے لئے دعا کرنے کے  
بارے میں کیا حکم ہے؟

## فتاویٰ ارکانِ اسلام

تالیف: مولانا محمد امجد علی عثمانی

ترجمہ: مولانا محمد امجد علی عثمانی

دارالاسلام  
کتاب خانہ دارالاسلام





# سعودی مفتی نے المدد یا رسول اللہ ﷺ پکارنے کو شرک اکبر (سب سے بڑا شرک) قرار دے دیا (معاذ اللہ)

توحید لاشرک (۱۵)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو  
نواہیات میں سے کسی کو بھی نہ دیکھنا چاہیے کی گواہیوں سے اپنی پناہ میں رکھے  
جیسے اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ سے فرمایا ہے کہ اے محمد! یہ ہے اللہ کی طرف سے  
وہ السلام غلبتکم ورضیتکم ورضیتکم عنکم  
رسول اللہ ﷺ سے  
وہ طلب کرنے کی شرعی حیثیت  
مطلوبہ ہم بہت سے لوگوں کو "مدد یا رسول اللہ" "مدد یا اللہ"  
کے کلمات پکارتے ہوئے سنتے ہیں بشریت اسلام میں اس کا کیا حکم  
ہے؟  
مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ اس کے جواب  
میں فرماتا:  
مدد یا اللہ مدد یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے اس کی  
سزا کی حد ہے عذاب کا ہے۔ یہ اگر پہنچنے سے پہلے کہہ دے  
میں کے قتل قدم پہنچے دالے اللہ علیٰ منہ وعلیٰ ما یمس بہ من  
یقتل میں کہ مردوں کا انکار، شیطان کا نام تاکہ لوگوں کا دل نہ

توحید لاشرک (۱۶)

کچھ جاننا بھی ہے کہ وہ نام نہان شیخ مدعی غیر اللہ کی قسم کی حرمیت اور  
اس کے حرام و شرک کا نام ہونے پر کلمات کرنے والی اعلیٰ کی طاقت  
کرتے ہوئے اس ایک شان و مہابت سے ہٹ جاتے۔  
نام نہانی نے کج سہ کے ساتھ حضرت محمد بن عبد اللہ سے  
مہابت کی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے (کات) اور (خوی) کی قسم کا  
لی بھاری کھینچنے سے اس کے ہاتھ میں ہلات کیا تو آپ ﷺ نے  
فرمایا کہ: "لا یلہ الا اللہ وعلیہ لا فخرک لہ، لا  
الشیء ولا المحدث وعلیٰ علیٰ کل شیء والبیہر"  
یہ مانہ کہ اپنے نامی جانب میں مرجع تو کو ہے اور اللہ کے  
واسطے سے مردہ شیطان سے پناہ مانگو، اور اگر وہ اس طرح کے  
شرک کلمات پکارتا ہے تو شرک  
نہ کہہ دالے اللہ علیہ کی قسم کی حرمیت اور  
اس کا شرک شیطان اور مردہ کا کھینچنے سے اس میں کوئی فائدہ  
نہ کہہ دالے اس میں کوئی فائدہ نہ کہہ دالے اس میں کوئی فائدہ  
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کہ وہی کہہ دالے اس میں کوئی فائدہ نہ



سنیوں اسعودی مفتی نے تمہیں سب سے بڑا شرک کہا ہے، کیا اب بھی ان کے پیچھے نماز پڑھو گے؟



## توحید کا قلعہ

علماء کرام کی جماعت

**محسن القدر عبد الملك بن عبد الله بن محمد**

احکام



اور صوفیہ کلمہ سے مراد وہ دعا کا کہ غریب ہے جو کسی انسان کا  
چاند اور شادی جائے اگر میں میں کتاب دولت کے معانی دیکھ کر  
کسی کوئی ہو تو وہ اہل علم کے عاشق کے ساتھ جائز نہیں ہیں بلکہ  
اہل علم کے کج قول کے مطابق کتاب دولت کی ادا دس یا مشکل توفیق  
میں اور سو نہیں ہیں کیوں کہ یہ ترک کے اسباب میں سے ہیں۔  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا بھوک توفیق اور محبت کا سرچ  
سب ترک ہیں۔"

۴۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ایسا ہیہاتوں میں رکھوں اور فیروز کے نام پر ہاتھ دیا جائے گا کہ ان کو کس کو کس کی طرف سے نصیب حاصل کیا جائے اور ان کے شر سے بچا جائے تو حق کے ساتھ شریک اکبر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کے سادہ مردوں کے نام پر رواج کیا جائے گا انھیں ہے اسی طرح جس تک فیروز کے نام پر ہاتھ دیا جائے گا جس پر وہی اللہ کے نام

☆ سعودی مفتیوں کے نزدیک خانہ کعبہ کو تمکک کے لئے چھونا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے توحید بگڑتی ہے (معاذ اللہ) جن کے نظریات ایسے ہوں۔ کیا یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے وقادار ہو سکتے ہیں؟



سعودی فقیہوں نے حرمین شریفین میں فساد برپا کرنے والے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو  
شیخ الاسلام اور قدس اللہ روحہ لکھا (معاذ اللہ)

۹۰

**توحید کا کلمہ**

فلا تعجل لہ و من یعجل لہ فاعداہ لہ و لا یلہ الا اللہ رب العزت کرتے ہیں۔  
و خلد لا فخر لک لہ و ان شئت لعلک و زو لہ۔ لقا بعد  
سے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب قدس اللہ روحہ کی کتب قدس اللہ روحہ لکھے گئے اور

کتاب التوحید کے مختلف موضوعات کی شرحیں لکھی گئیں ہیں جن کی  
ہم نے اس کتاب کی شرح میں پوری وضاحت کے ساتھ مسلسل نسخہ طبع  
مطومات اور ان کی قسم جو علم اصل سے نقل رکھنے والوں کیلئے قابل  
دعوت ہے اور اس قدر کیلئے ہی تدریس میں مکتبہ دارالافتاء مدینہ منورہ  
لہذا مفت ترین ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ طبع کرانے  
مطرح نام پر ہوا جائے اور اس بارے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کتاب  
دارالافتاء کے جمل حکام و اصول و فروع پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ بھی  
شامل کروں، جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ اسے قبول فرمائے۔

لل سنت والجماعت اللہ اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں  
آخرت کے دن نورانی کی قدر پر ایمان رکھنے ہیں اور اس بات کی  
گواہی دے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی پروردگار ہمارا ہے اور وہی ہے  
سنات کامل میں لکھا ہے کہ چنانچہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ

۹۱

**توحید کا کلمہ**

وہ اللہ کی ذات قدس متکبر پر انفرادیت سے عقائد پر بلند رہے۔  
وہ اللہ ہی اور نہ اسے عرض پر مستحق ہے، جو اس کی عظمت و جلال کے  
علاقوں میں ہے۔ وہ مطلقاً اپنی عظمت پر بلند رہے اس کا علم ظاہر  
دہن، عالم طہری (عالمی دنیا اور عالم اسرار) میں دیا گیا کہ وہی ہے اس  
کی تمام احوال سے واقف، بندوں سے قریب ان کی دعاؤں کا قبول  
کرتے ہیں۔  
وہ اللہ ہی ذات کے اعتبار سے تمام عقائد سے بے نیاز ہے اور

**توحید کا قلعہ**

علماء کرام کی جماعت  
مکتبہ التوحید دارالافتاء المدینہ



دارالافتاء دارالافتاء

☆ یاد رہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنے وقت کے امام، امام شامی علیہ الرحمہ نے ظالم، جابر اور قاتل لکھا ہے



## حرف آخر

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام عقائد و نظریات دیوبندی، جماعت اسلامی، غیر مقلد اہلحدیث اور سعودی نجدی مکاتب فکر کے اکابرین اور پیشواؤں کی مستند کتابوں سے درج کئے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لئے اصل کتاب کا ٹائٹل صلی اور گستاخانہ عبارت والے صفحہ کا اصل عکس بھی ساتھ دے دیا ہے۔

تعصب اور بغض کی عینک اتار کر ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان جب اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ بظاہر کلمہ پڑھنے والوں، نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج کرنے والوں، قرآن مجید پڑھنے والوں، تبلیغیں کرنے والوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کرنے والوں اور بظاہر مذہبی حلیہ بنانے والوں سے ہمارا آخر اختلاف کیا ہے؟

اختلاف حلوے اور ماٹھے کا نہیں، اختلاف ڈیڑھ اونچ کی مسجد کا نہیں، اختلاف مذہبی دکانداری چکانے کا نہیں، اختلاف کسی ذاتی بغض و عناد پر مبنی نہیں بلکہ دیوبندی، وہابی، اہلحدیث اور سعودی نجدیوں کا ہم اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا اختلاف ان کی گستاخانہ عبارتیں ہیں جو کہ اب تک کتابوں میں شائع ہو رہی ہیں۔

گستاخیاں تو اکابر دیوبند و اہلحدیث و نجدی نے کیں مگر موجودہ دور کے دیوبندی، اہلحدیث اور سعودی نجدی اس لئے مجرم ہیں کہ وہ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کو اپنا پیشوا، رہنما اور عالم ماننے ہیں اور ان کی گستاخانہ کتابوں کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ یہی ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے۔

میں کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص آپ کے والدین کے حلق ایسی باتیں کہے تو کیا آپ اس سے تعلق رکھیں گے؟ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ اس سے میل ملاپ پسند کریں گے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!!

یاد رکھو! ہمارے والدین سے زیادہ عظمت ہمارے آقا ﷺ کی عظمت ہے۔ ان کی عظمت و شان پر ہمارے ماں باپ قربان! کیا اس رسول ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور دم بھرنا ہمیں ان گستاخوں سے تعلقات، محبت، میل ملاپ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے پر کیسے آمادہ کرتا ہے؟

اگر کرتا ہے تو ذرا سوچو اس محبت میں ضرور نقص ہے۔ کیونکہ محبت تو اپنے محبوب کی طرف سے انہی اٹھانے والے کو بھی پسند نہیں کرتا، پھر تم کیسے مافق رسول ہو؟ ذرا سوچئے.....!!!

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ آخر اختلافات کی بنیاد کیا



ہے؟ آپس میں فساد کروانا مقصد نہیں ہے۔ صرف اور صرف بد مذہبوں کی گستاخوں سے پردہ اٹھا کر ان کے عقائد باطلہ اور عقائد فاسدہ سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق سرور کونین ﷺ نے چودہ سو سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔

حدیث شریف: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد میری امت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔ (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 2469، ص 434، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیشی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہے؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے، اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ ”ہدنة علی دخن و جماعة علی اقداء لیہا اولیہم“ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ”الہدنة علی الدخن“ کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جتے ہوں گے، اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مرجاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی عہدی کرو (ابوداؤد، کتاب الفتن، حدیث 4236، ص 595، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

معلوم ہوا کہ ہر قرآن پڑھنے والا، ہر تبلیغ کرنے والا اور مذہبی حلیہ والا صراطِ مستقیم پر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عقیدہ اہلسنت پر زندہ رکھے اور اسی عقیدہ پر موت عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین

**اہم بات:** اے بھولے بھالے مسلمانو! بد مذہب کبھی بھی کھلم کھلا ان عقائد کا اظہار اور پرچار نہیں کریں گے کیونکہ اگر انہوں نے اس طرز عمل کو اپنایا تو کوئی مسلمان ان کے قریب نہیں آئے گا۔ ان کا کام شہد دکھا کر زہر کھلانا ہے۔ مطلب یہ کہ پہلے وہ آپ سے دوستی کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات آپ کو بتائیں گے پھر جب آپ ان کے بالکل قریب ہو جائیں گے تو یہ لوگ آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔



## اتحاد امت کے لئے چند تجاویز

آج کا یہ دور نفسا نفسی کا دور ہے۔ ہر طرف پریشانیاں، مہمیتیں منڈلا رہی ہیں، ہر کوئی مصیبت زدہ ہے، دہنی پریشانی کے ساتھ ساتھ مالی الجھنوں کا بھی شکار ہے۔ سب کا سب وبال کمزور ایمان اور شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔

اس لئے عالم کفر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور شرک و بدعت کے فتوؤں کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ کیوں نہ ہم ان چند اصولوں پر چلیں تو ہم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک اور قادر مطلق ماننا کہ وہ اپنے ہر نیک بندے کو جو چاہے علم، کرم، فضل، حیات اور بلندی کے خزانوں سے مالا مال کر سکتا ہے۔

2۔ سرکارِ معظم ﷺ کو نبی آخر الزماں اور ہر مہمب سے پاک ماننا، آپ ﷺ کی حیات میں، علم غیب میں، آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز میں کبھی عیب نہ نکالنا بلکہ ادب کا لحاظ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے با اختیار ماننا

3۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں کسی قسم کے نازیبا الفاظ کے استعمال سے گریز

4۔ حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت نہ دی جائے، یزید کو آڑہا کر اہل بیت اطہار پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

5۔ ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، امام شافعی علیہ الرحمہ، امام مالک علیہ الرحمہ، امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ سمیت کسی بھی امام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور نہ ہی ان کے فقہ پر کچھ اچھا لایا جائے۔

6۔ اولیاء کرام چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے درجے پر ہوں، ان کی شان میں یا ان کے حرارات کے بارے میں کوئی زبان درازی نہ کی جائے جو لوگ حرارات پر خلاف شرع عمل کرتے ہیں، وہ غلط ہیں۔ با ادب حاضری دینے والوں پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

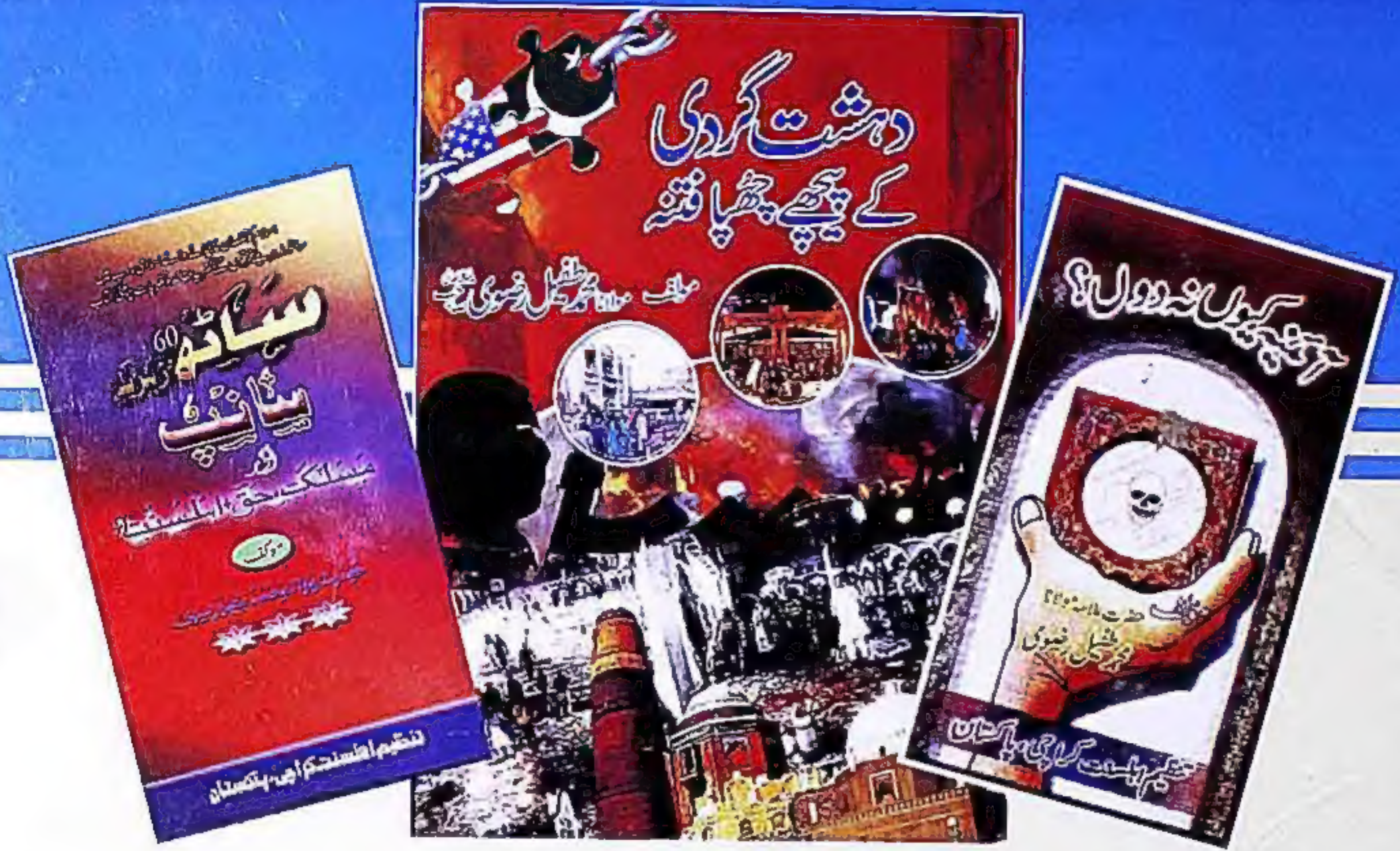
اسلام سب سے محبت کا درس دیتا ہے، کسی سے بھی بغض و عداوت یا کسی قسم کی انگلی اٹھانے کو منع کرتا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے بعد عمل کا کام شروع ہو جاتا ہے کیونکہ عقیدہ بنیاد ہے اور عمل اس کی منزلیں ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ان تمام فرائض پر سختی سے عمل کیا جائے، گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو، جس قدر ہو سکے، اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ جہاں غفور الرحیم ہے وہیں جبار وقہار بھی ہے، اس کی پکڑ بڑی شدید ہے، اس سے ہمیں ڈرنا چاہئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود بھی نیک عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ خود بھی اچھے عقیدے کا علم سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں، اگر ہم ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا نہ ہوئے تو قیامت کے دن تہمتی ہوئی زمین پر اپنے رب جلالت کو کیا جواب دیں گے؟

موجودہ حکومت اگر فتنہ و فساد کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ اب قہاریز پر عمل کروائے تاکہ مسلمان اسلام کی حقیقی خوشبو کو پاکس اور جو اخبارات، پریس اور کتب خانے اہل اللہ کی گستاخیوں پر مضامین اور کتب شائع کرتے ہیں، ان پر پابندی عائد کرے، ان پریس کو سبیل کرے۔ اگر حکومت مخلص طریقے سے یہ کام کرنے کو تیار ہے، تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔



## مصنف کی دیگر کتب



دو فتنے

شیخ امین ادریسی کا تعارف

ملک بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں

مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بزمِ اللہ مسجد کھارادر۔ کراچی